تاریخ راج پرشستی

یعنے

کارنامہ ہاے رانا اودیپور راجپوتانہ

جو ملک میواڑ مین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہے اسکو رانا راج سنگہ کے عہد مین رنچھور بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف کیا تھا اور کنور جے سنگہ نے سمت ۱۷۳۲ مین کندہ کرایا تھا میجر ایرن روس صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ سابق ہاڑوتی اور کپتان جے جے میر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جادو رای نامے ساکن راج نگر سے بمزید اشتیاق اوس کندہ کی نقل کرا کر انگریزی مین ترجمہ کرایا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے بنہایت صحت کے ساتھ سنسکرت سے اردو مین ترجمہ کیا

ماہ نومبر سنہ ۱۸۷۵ع

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بمقام کانپور طبع ہوا

تاریخ راج پرشستی

یعنے

کارنامہ رانا اودیپور راجپوتانہ کے

جو ملک میواڑ مین راج سمند تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہے اسکو
رانا راج سنگہ کے عہد مین رنچھور بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف
کیا تھا اور کنور جے سنگہ نے سمت ۱۷۳۲ مین کندہ کرایا تھا میجر ایون
ڈوس صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سابق ہاڑوتی اور کپتان جی جے
لیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن
جادو رامی نامی ساکن راج نگر سے بمدد اشتیاق اوسکے کندہ کی نقل کراکر انگریزی مین
ترجمہ کرایا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ
سنسکرت سے اردو مین ترجمہ کیا

ماہ نومبر ۱۸۸۵ع

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بمقام آگرہ مطبوع ہوا

ترجمہ راج پرستی

دیباچہ

واضح ہو کہ یہہ راج پرستی بیچ اُن راج سمند تالاب کے اوپر طاقون مین کھدی ہوئی ہے اسکو رانا راج سنگہ کے وقت مین رنچھوڑ بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف کیا تھی اور ماہ سودی پورنماشی سمت ۱۷۳۲ مین کنور جی سنگ [illegible] مین کندہ کرادی ہوا ابتک موجود ہے ٭

تخمیناً دو تین برس کا عرصہ ہوا ہو گا کہ جبرالے این [illegible] ما در پولٹیکل ایجنٹ دولی اور کپتان سی جے بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ اپنے ٹونک واسطہ سیر راج سمند تالاب کے تشریف لے گئے تھے وہان انھون نے اس کتاب کو کندہ دیکھ کر لوگون سے دریافت کیا کہ یہہ کیا لکھا ہوا ہے انھون نے کہا مہارانا اودی پور کا کرسی نامہ اور اس عمارت کا حال ہے صاحبان موصوف نے سورائے نامی ایک برہمن جو وہان سے قریب قصبہ راج نگر مین رہتا تھا فرمایا کہ تم اسکی نقل ہمارے پاس بھیجدینا اور اجرت تحریر کتاب مذکور کی اسکو دیدی اور ہم بذاشتیاق

طاق پر جسقدر عبارت کندہ ہوتی تھی دو ورقہ مین نقل کرکے بذریعہ ڈاک صاحب پولیٹکل ایجنٹ
ہاڈوتی کے پاس دیولی مین بھیجا تھا اور صاحب بہادر موصوف واسطے ترجمہ انگریزی
کے ٹونک مین کپتان سچے بلیر صاحب کے پاس بھیجتے تھے اور بلیر صاحب پنڈت
رام کرن جی کی ترجمانی سے جو ٹونک مین مشہور پنڈت ہین اون ورقون کا ترجمہ سنسکرت
سے انگریزی مین کرتے تھے ہنوز وہ کتاب تمام اور کمال آنے نپائی تھی کہ وہ دونون صاحب
جو اوسکے پڑہنے والے تھے قضاے الٰہی سے بتفاوت چند ماہ کے انتقال کر گئے اور اونکے
وفات کی خبر سنکر جادو رائے نے باقیماندہ کتاب کا بھیجنا ملتوی رکھا اوس کتاب سے
صرف سولہ طاقونکی عبارت جو سولہ دو ورقون مین آئی تھی آئی اور باقی کا حال معلوم نہین کہ
کسقدر اور ہے اور ہر دو ورقہ مین ایک ایک سرگ ہے جسکے معنے باب یا فصل کے
ہو سکتے ہین ٭

سبب ترجمہ

جب کہ راقم کی ملاقات رام کرن جی سے ہوئی اور ایک دن بسبیل تذکرہ تواریخ
کا ذکر آیا تو مین نے اون سے کہا کہ اودے پور کے راناؤنکی کوئی مسلسل تاریخ ہندی یا فارسی
مین نہین ملتی اور مین نے جو کچھ حالات ان راناؤن کے کتب متفرقہ تواریخ سے جمع کئے
ہین وہ بسبب معلوم نہونے بہت سی باتون کے بے سر و پا سے ہین پنڈت جی نے
راج پرستی کی نقل نکالکر مجھکو دکھائی اور کہا کہ یہہ اودے پور کی مختصر تاریخ ہے مگر تمام
نہین اور اوسکا سب حال جیسا کہ اوپر لکھا گیا بیان کیا مین نے کہا آپ کو تکلیف تو ہوگی
مگر اسکا ترجمہ اردو مین مجھکو کرا دو کیونکہ یہہ بہت کار آمد چیز ہے انھون نے بکشادہ پیشانی
قبول فرمایا اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف سنسکرت سے ہندی مین کہتے گئے اور مین محاورہ کے
بموجب اردو مین لکھتا گیا ٭

گیارہوین بارہوین سرگ مین اوس عمارت کی لنبائی چوڑائی اور بلندی کے حالات
اور اوس کے حصون کی علیحدہ علیحدہ پیمائشی مقدارون اصطلاحون کے ساتھ کہ جو

سلپ شاستر سے مخصوص اور متعلق ہین سلکے تھے اونکا ترجمہ بسبب اسکے کہ یہان سلپ شاستر
سے کے پڑھے ہوئے پنڈت موجود نہین اردو مین نہو سکا ناچار قلم انداز کیا اور باقی ترجمہ بہت
سلیس موافق روزمرہ حال سے کے درست کر سکے جہان جہان مناسب دیکھا اپنی معلومات
کی رو سے حاشیہ لکھدیا ہے۔

اصل ورقون مین بہت جگہہ غلطی ہے کہین کہین سکے اشلوک تو ایسے ناموزون ہین
کہ جنکا مطلب ہی معلوم نہین ہوتا پنڈت جی نے اور راقم نے سیاق عبارت اور پچھلے
اشلوک کی مناسبت سے اونکے مطلب مناسب سمجھ کر لکھے ہین سو یہہ غلطی کاتب
کی معلوم ہوتی ہے یا پتھرون پر حرفون مین کچھ شکست و ریخت ہوگئی ہوگی۔

اصل کتاب مین اکثر مقامون پر تعریف کے طور پر بہت بہت عبارت آرائی تھی
راقم نے اوسکا حرف بحرف ترجمہ کرنا علم تاریخ مین داخل نہ سمجھ کر صرف واقعی مطالب
کے لکھنے سے سروکار رکھا مگر اصل مطلب سے کہین بھی ایکطرف جانے نہین دیا۔

آغاز کتاب

سرگ اول بطور دیباچہ کے

اسکے آغاز مین ایک لنگ مہادیو جی اور روپ چتر بھوج جی وغیرہ دیوتون کے نام
سے جو میواڑ مین مشہور ہین رانا راج سنگہ کو دعا ہے۔

پھر رنچھوڑ بھٹ مصنف کتاب اپنا حسب و نسب لکھتا ہے کہ وہ ذات کا تیلنگ
برہمن اور مدھو سودن بھٹ کا بیٹا ہے اور اوسکی ماں سماق بنی بدرو ناتھ گسائین کی بیٹی ہے
اور اوسکا ایک بھائی لکشمن بھٹ تھا سو کہتا ہے کہ اس لکشمن بھٹ کے پڑھانے کے
لئے گوگوندا نامی گانوں کے تالاب کے حالات جسکو رانا راج سنگہ نے بنایا ہے سنسکرت
مین لکھتا ہون۔ اور سبب تالیف کتاب مذکور کا زبان سنسکرت مین یہ بیان کرتا ہے

۲ بھٹ ایک قسم برہمنون کی ہے۔

کہ آدمیون کے زبان کی عمر اونکے عمر کے مانند ہوتی ہے اور دیوتون کے زبان کی عمر دیوتونکے عمر کے برابر ہے یعنے اس زبان مین جو دیوتون کی زبان ہے یہہ کتاب زمانہ دراز تک باقی رہے گی سمبت ماہ بدی ستین ہشت ۱۷۱۸ سے اس کتاب کی تالیف شروع† ہوتی ہے ؛

پھر رانا راج سنگہ کے اوصاف اور اوسکے بزرگون کی عظمت کا ذکر ہے وہان لکھا ہے کہ رانا راج سنگہ کا خاندان ایسا نامی اور گرامی ہے کہ جسکے قدیم حالات کو اگلے رکھیشرون‡ نے لکھہ کر بہت خوشی ظاہر کی ہے اور باسپا وغیرہ رانا کا ذکر جو کچہہ مین لکھتا ہون اوسکی سند بھی اون ہی رکھیشرون کے بیان سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ باسپا راول نندی گن کا اوتار ہے جو مہادیو جی کے خاص خدمتگارون مین شمار کیا گیا ہے اور اوس کے اوتار لینے کی سند باپوران کی پیشین گوی ہے جو میدپات کہند مین (میدپات کھنڈ باپوران کے بابون سے ایک باب ہے) مندرج ہے اور اوسکی چھٹی فصل مین جہان ایک لنگ مہادیو جی کا بیان ہے یہہ چند اشلوک لکھے ہین جو سنداً یہان درج ہوتے ہین ؛

श्लोक भूपन्वास्यादिकान्वक्ष्ये वदेहं मुनिसम्मति।
वद्वेवायुपुराणस्य मेदपाटीयखण्डके षष्ठेऽध्याये
महात्म्येवाक्यमीरितं

ममशैलात्मजाब्रह्मनशोकाव्याकुललोचना नंदि
नेप्रथंवाप्यसृजंतीतमुचह

† اسی سال مین راج سمندر تالاب کا کام شروع ہوا تھا ـ

‡ اگلے رکھیشرون سے بالمیک اور بیاس جی وغیرہ مراد ہین جنہون نے رامائن اور مہابھارت وغیرہ مین منجملہ راجاؤن کے ذکر لکھے ہین جو خاندان رانا کے مورث اعلی تھے ـ

यस्माद्वाष्पंमज्ञाम्यद्यवियोतशंकारस्यच पूर्वदत्ता
त्त्वमच्छापाद्वाष्पोराजामविष्यसि

आराध्यतंजगन्नाथंतीर्थेनाह्रदेशुभेराज्यशत्राद्
वप्राप्यपुनःस्वर्गमवाप्स्यसि

पुनश्चंडुगशांप्राहपार्वतीव्याकुलेक्षणा मर्यादां
हतवानद्यद्वारस्थेप्यरक्षणात्

हारीतइतिनाम्नात्वंमेदपाटेमुनिर्भव तत्राराध्यशिवंदेवंततःस्वर्गमवाप्स्यसि

इतिवायुपुराणस्यसंमतिस्तत्र विस्तर॥

تتمہ راج پرستی

دوسرا سرگ

اسمین سورج بنسی راجاونکا کرسی نامہ ابتدا سے لیکر راجہ بجے راج تک ہے یعنے یہان تک اونکا راج اجودھیا مین رہا اور بجے راج وہان سے اوٹھ کر دکھن مین آبسا اوسکی نسل مین اودیپور کے رانا ہین —

مصنف راج پرستی کے نزدیک باسپا راول یا بابا راول اور ہیدپات میواڑ اور چترکوٹ چیتور اور ناگدہ مکان ہو تو وہ مندر الکلنگ شیوجی سے مراد ہے —

جاننا چاہیے کہ ابتدا مین سواے ذات خداوند حقیقی کے کچھ نہ تھا اور تمام زمین پانی مین ڈوبی ہوئی تھی جب قدرت الٰہی ایجاد و تکوین کائنات کی مقتضی ہوئی تو اول برمہاجی نے ایک کنول کے پھول سے جو پانی مین تھا ظہور پایا پھر برہما سے مریچ اور مریچ سے کشب اور کشب سے سورج بطناً بعد بطن پیدا ہوئے جو نسل سورج سے چلی اوسکو سورج بنس کہتے ہین تفصیل[+] اوسکی ذیل مین لکھی جاتی ہین — +

۱ سورج	सूर्य्य
۲ بیوست منو	वैवस्वतमनु
۳ اکشواکو	इक्ष्वाकु
۴ بککشی یا ششاد	विकुक्षिवाशशाद
۵ پورنجے یا کاکستھہ	पुरंजयवाकाकुत्स्थ
۶ انینا	अनेना
۷ راجہ پرتھو	पृथु
۸ بشورند	विश्वरंधि
۹ چندر	चंद्र
۱۰ یوناشو	युवनाश्व
۱۱ ساوست	सावस्त
۱۲ برہدشو	वृहदश्व
۱۳ کولیاسو یا دہندمار	कुवलयाश्ववा धुंधमार
۱۴ درڑہاسو	दृढाश्व
۱۵ ہریشو	हर्य्यश्व
۱۶ نکنبھہ	निकुंभ

+ اس فہرست کو پنڈت رام کرن جی نے بھاگوت اور کئی کتابون کی فہرست سے مطابق کرکے بہت صحیح کر دی ہے —

वईनाश्व
कुशाश्व
सेनजित
युवानाश्व
शंधाता
परकुत्स
त्रसदस्यु
अनरण्य
हर्यश्व
अरुण
त्रिबंधन
त्रिशंकु
हरिश्चंद
रोहित
हरित
चंप
सुदेव
विजय
भरुक
वृक
वाहुक
सगरचक्रवर्ति
असमंजस

۴۰ انسمان	अंशुमान
۴۱ دلیپ	दिलीप
۴۲ بھگیرتھ	भगीरथ
۴۳ سورت	श्रुत
۴۴ نابھ	नाभ
۴۵ سندھودیپ	सिंधुद्वीप
۴۶ ایوتایو	अयुतायु
۴۷ رت پرن	ऋतुपर्ण
۴۸ سرب کام	सर्वकाम
۴۹ سوداس	सुदास
۵۰ متر سہہ	मित्रसह
۵۱ اسمک	अश्मक
۵۲ مولک	मूलक
۵۳ دسرتھ	दशरथ
۵۴ ایڑبیڑ	ऐडविड
۵۵ بس سہہ	विश्वसह
۵۶ کھٹوانگ چکرورتی	खट्वांग चक्रवर्ति
۵۷ دیرگھ باہو	दीर्घबाहु
۵۸ دلیپ	दिलीप
۵۹ رگھو	रघु
۶۰ اج	अज
۶۱ دشرتھ	दशरथ

۶۲ سری رام چندر جی اوتار	श्रीरामचंद्रजी
۶۳ کُش	कुश
۶۴ اتتھہ	अतिथि
۶۵ نشدھ	निषध
۶۶ نل	नल
۶۷ نابھہ	नाभ
۶۸ پنڈریک	पुंडरीक
۶۹ کھیشیم دہنوا	क्षेमधन्वा
۷۰ دیوانیک	देवानीक
۷۱ انیھہ	अनीह
۷۲ پارباتر	पारियात्र
۷۳ بل	बल
۷۴ ستھل	स्थल
۷۵ بجرنابھہ	वज्रनाभ
۷۶ کگن	खगण
۷۷ بدہرت	विधृति
۷۸ ہرن نابھہ	हिरण्यनाभ
۷۹ پشب	पुष्य
۸۰ دہرو سندہ	ध्रुवसंधि
۸۱ سودرشن	सुदर्शन
۸۲ اگن برن	अग्निवर्ण
۸۳ سیگھر	शीघ्र
۸۴ مردت	मरुत

۸۵ پرسُسرت	प्रशुश्रुत
۸۶ سندہی	सन्धि
۸۷ امرن سن	अमर्षण
۸۸ مہس وان	महस्वान्
۸۹ بسوسہا	विश्वसाह्व
۹۰ پرسین جت	प्रसेनजित
۹۱ تکشک	तक्षक
۹۲ برہدبل +	बृहद्बल
۹۳ برہدرن	बृहद्रण
۹۴ اروکریہ	उरुक्रिय
۹۵ برتس بیوہ	वत्सव्यूह
۹۶ ترپیتوم	प्रतिव्योम
۹۷ بہان	भानु
۹۸ دواک	दिवाक
۹۹ سہدیو	सहदेव
۱۰۰ برہدسو	बृहदश्व
۱۰۱ بہان مان	भानमान
۱۰۲ پرت کاشو	प्रतिकाश्व
۱۰۳ سوپرتیک	सुप्रतीक
۱۰۴ مرودیو	मरुदेव

+ یہہ راجا مہابہارتھ کی لڑائی مین ابہمن کے ہاتھہ سے مارا گیا اسکی لڑائی کا حال مہابہارت کے ساتوین پرب ورذون مین مفصل لکہا ہی اور بہاگوت کے مصنف نے برہدبل تک تو پچہلے راجہ لکھے تھے اور برہدبل کے بعد سوتر تک بطور پیشین گوئی کے ہونے والے راجہ لکھے تھے سو ہو گئے۔

۱۰۵ سن چھتر	सुनक्षत्र
۱۰۶ پوشکر	पुष्कर
۱۰۷ انترکش	अन्तरिक्ष
۱۰۸ ستپا	सुतपा
۱۰۹ مترجیت	मित्रजित
۱۱۰ برہدراج	बृहद्राज
۱۱۱ برہی	बर्ही
۱۱۲ کرتن جی	कृतंजय
۱۱۳ رن جی	रणंजय
۱۱۴ سنجی	संजय
۱۱۵ شاک	शाक्य
۱۱۶ شودہودہ	शुद्धोद
۱۱۷ لانگل	लांगल
۱۱۸ پرسین جیت	प्रसेनजित
۱۱۹ کشدرک	क्षुद्रक
۱۲۰ رنک	रणक
۱۲۱ سورتھ	सुरथ
۱۲۲ سومتر +	सुमित्र

+ بھاگوت اور بشنو پوران مین سوریج بنس کا اختتام سومتر کے اوپر کیا گیا ہے چنانچہ سومتر کے بعد اس خاندان کا سلسلہ پورانون مین نہین ملتا اسی وجہ سے اکثر لوگ خیال کرتے ہین کہ اس خاندان کا راجہ سومت پر خاتمہ بالخیر ہو گیا صاحبان انگریز نے تحقیق کیا ہے کہ اس راجہ نے بکرماجیت راجہ سے بہت پہلے انتقال کیا دیکھو تاریخ مارشمین ـ

نمبر	نام	नाम
۱۲۳	بجرنابھ	वज्रनाम
۱۲۴	مہارتھی	महारथी
۱۲۵	اترتھی	अतरथी
۱۲۶	اچل سین	अचलसेन
۱۲۷	کنک سین	कनकसेन
۱۲۸	مہاسین	महासेन
۱۲۹	انگ رتھی	अंगरथी
۱۳۰	بجے سین	विजयसेन
۱۳۱	اجے سین	अजयसेन
۱۳۲	ابھنگ سین	अभंगसेन
۱۳۳	مدسین	मदसेन
۱۳۴	سنکورت	संहरति
۱۳۵	بیجے راج	विजयराज

بیجے راج اجودھیا کو چھوڑ کر دکھن مین گیا اور وہان کے راجاؤن سے لڑکر ایک بڑی فتح پائی اور اون کو مطیع کر کے دکھن مین راج دھانی مقرر کی جہان مختصیل اوترشی کی اقامت کی طرح اور تاریخ بلند شہر مین جسکو منشی منگل سین ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے تالیف کی ہے یون لکھا ہے کہ جب سورج بنسی راجون کی سلطنت بوجہ لاولد ہو نے راجہ سومتر کے قطع ہوئی تو اجودھیا وغیرہ اون کے تمام علاقون مین چندر بنسیون کا عمل ہو گیا —

یہہ نہین معلوم کہ مؤلف راج پرستی نے بجرنابھ کو سومتر کا بیٹا قرار دیکر کس سند سے راناؤن تک سلسلہ ملادیا یہہ بات البتہ تحقیق طلب ہے اسی طرح جے پور اور جودھپور کے راجہ بھی اپنی نسل کا سلسلہ سومتر تک جا ملاتے ہین ۔

ڈالی ایک دن غیب سے آواز آئی کہ تم اپنے نام سے راجگی کا لقب دور کر دو اور ریجا سے

ورا جدیہانی کا نام اور مقام نہین لکھا کہ کہان تھی اور نہ بیجے راج کا دکھن مین آنے کا سال سمت درج کیا کہ جس سے
اوس کا زمانہ معلوم ہوتا اور جو انگریزی تواریخ سے اس نئی ریاست کے قایم ہونے کا حال اور سال
سمت معلوم کرتے ہین تو اوسمین اور کتاب ہذا کی روایت مین کئی اختلاف واقع ہوتے ہین — اول
اختلاف راجہ بانی کے مقام مین ہے دوسرا اختلاف اوس راجہ کے نام مین جو اوس نے نقل مکان کر کے آیا تھا چنانچہ تاریخ الفنسٹن مین بموجب
تحقیقات کرنیل ٹاڈ صاحب کے لکھا ہو کہ مقام بلبھی واقع گجرات مین کنک سین سورج بنسی خاندان کا ایک
شخص جسکی سلطنت اودہ مین تھی نقل مکان کر کے چلا آیا تھا ایک اور ریاست کی بنا ڈالی دیکھو تاریخ الفنسٹن کا
چوتھا حصہ اور اوسمین گجرات کا ذکر —

کنک سین بیجے راج سے دس پشت اوپر ہو گیا ہے مولف راج پرستی نے بجز نام اوسکا کچھ ذکر
نہین لکھا وہ بیجے راج کو دکھن مین ایک نئی سلطنت کا بانی بتاتا ہے اگر یہ سمجھا جاوے کہ بموجب تحقیقات
کرنیل ٹاڈ صاحب کے کنک سین نے گجرات مین اور بیجے راج نے حسب روایت کتاب ہذا کے دکھن
مین جدا جدا دو ریاستین پیدا کین تو یہہ بات معلوم کرنا دشوار ہو جائیگا کہ اودی پور کے رانا جن کے
سبب سے یہہ بحث پڑی ہوئی ہے کونسی ریاست سے نکلے ہین ٹاڈ صاحب انکو کنک سین کی نسل
مین بتاتے ہین جو بلبھی مین آکر حاکم ہوا اور مولف راج پرستی بیجے راج کی اولاد مین قرار دیتا ہے
جسکی ریاست بموجب روایت مشار الیہ کے دکھن مین قایم ہوتی تھی اگر ہم یہہ خیال کرین کہ راج پرستی
کی روایت معتبر ہے کیونکہ اسکی بنا رانا کے قدیمی دفتر ونسے قایم کی گئی ہوگی تو کرنیل ٹاڈ صاحب کی
اوس تحقیقات کو بھی نامعتبر نہین کہہ سکتے کہ جو راجپوتون کے روایتون پر مبنی ہے اور جسکی تصدیق
تانبہ پترون کے کتبون سے بھی بخوبی ہوتی ہے جنکا ترجمہ انگریزی مین واتہن صاحب نے کیا ہے
اون پترون سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ جس خاندان کے لوگون کے نام کے ساتھہ سین کا لفظ
لگا ہوا تھا اوسنے [illegible] مطابق سمت [illegible] سے لیکر [illegible] مطابق سمت [illegible] تک بلبھی مین سلطنت کی اور بعد
اوسکے ایک دشمن نے آکر اوس ریاست کو بالکل برباد کر ڈالی اس حساب سے اونکی سلطنت تین
سو ستی برس رہی اور راجونکی تعداد اگرچہ تاریخ الفنسٹن سے معلوم نہین ہوتی مگر اس راج پرستی مین
جو کرسی نامہ لکھا ہے اوس سے یون جانا جاتا ہے کہ راجہ کنک سین سے گوہا کے باپ تک جو ممالک

اوسکے آدت القاب رکھو سواو سلان سے راجا کے بیٹے پوتون کا جزو نام اودت ہوتا رہا یہ
کہ تیسرے سرگ میں آئیگا دوسرا سرگ تمام ہوا —

تیسرا سرگ

بیجے راج سے پیچھے کے راجاؤنکے نام

۱ پرتاپادت
۲ سیپادت
۳ ہرشیادت
۴ سوبہادت
۵ سوکھادت
۶ سوماوت
۷ سلادت
۸ کیشبوادت
۹ ناگادت
۱۰ بہوگادت
۱۱ دیوادت
۱۲ آسادت

مین تھا بائیس[۲۲] راجے اور بیجے راج سے وہانتک تیرہ[۱۳] راجے ہوئے ہمین سواسی برس کو بائیس[۲۲] کے اوپر تقسیم کرنے سے ایک راجا کی مدت سلطنت سترہ[۱۷] برس اور کچھ مہینے ہوتی ہے اور تیرہ پر اسم تقسیم کرنے سے انتیس[۲۹] برس اور کچھ مہینے مگر فی اسم اسقدر طویل مدت سلطنت کی قیاس مین نہین آتی لہذا اس حساب کی روسے تین سو آٹھ[۳۰۸] برس مین کنکاسین سے لیکر آخر تک بائیس اجون نے فی اسم سترہ[۱۷] برس بالعموم وبیش راج کیا ہوگا میرے نزدیک احوال مرقوم الصدر ترجیح معلوم ہوتا ہے کہ اسی ایک حساب قایم ہو سکتا ہے اور مولف راج پرستی نے نہ تو سن لکھے اور نہ یہہ لکھا کہ بیجے راج سے کو چودہ[۱۴] راجہ اتنے مدت مین ہوئے اس لیئے اوسکے قول کے صحیح وغلط ہونے پر کچھہ رائے نہین دیجا تی اور راجہ بلای کے مقام کا اختلاف بھی اسی قبیل سے ہے عجب نہین کہ ... راج پرستی بلبی پہ رکھو دیا مین سمجھتا ہون آئین اکبری مین لکھا ہے کہ انکی ریاست پر نالہ علاقہ برار مین تھی —
یہہ بھی واضح ہو کہ کناک سین سے لیکر گرہادت تک کل راجون کے نام کے ساتھ سین کا لفظ نہین صرف پانچ چھہ نامون کے ساتھ بیجے راج سے اول اول سین کا لفظ ہے —

۱۴ اگرہاوت ...	۱۳ کال بہوجاوت

گرہاوت سے اوسکی نسل گہلوت کہلائی اور سیسودیا گانون مین بسنی سے وہ لوگ سیسودیہ
मशہور ہوے باپارا ول اسی گرہاوت کا بیٹا تہا جو بموجب پیشین گوئی بایو پران سے वायुपुराण

+ گرہاوت تاریخون مین اسکا نام گوہا لکہا ہے مولف راج پرستی نے بجز نام کے کچہ حال نہ لکہا حالانکہ اس راجہ کی عجیب و غریب سرگذشت ہے شمار اسکا مناسب محل سمجہکر اور وہی تواریخ کے اس مقام پر لکہتا ہون واضح ہو کہ ۵۲۴ء مطابق سمت ۵۸۱ مین بلبہی پور کے اوپر ایک دشمن نے چڑہائی کی راجہ نے اوسکا مقابلہ کیا مگر فتح نہ پائی اور وہ معہ تمام خاندان کے اوس ہنگامے کشت و خون مین مارا گیا اوسکے متعلقون سے صرف ایک رانی پشپاوتی نام زندہ بچی یعنی سو وطن سے آوارہ ہوکر ملیاگرہ پہاڑ کے کہوہ مین جا چہپی چونکہ وہ حمل سے تہی اسلیے وہان ہی اوسے لڑکا پیدا ہوا جسکا نام گوہا رکہا گیا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو ایڈر کو اپنے تصرف مین لایا اور ایک علیحدہ ریاست قایم کی یہہ اودی پور کے رانا اوسکی اولاد مین ہین —

رہی یہہ بات کہ وہ دشمن کون اور کہان سے آیا تہا جسنے بلبہی پور کو قتل و غارت کرکے ویران کردیا سو اسمین بڑا اختلاف ہے راجپوت مورخ تو اوسکو اور اوسکے سپاہیون کو جنگلی اور وحشی بتاتے ہین اور کرنیل ٹاڈ صاحب اون کو قوم پارتہین خیال کرتے ہین اور وانتہن صاحب اونکو بیکٹریا کے ایرانی سمجہتے ہین الفنسٹن صاحب کی رای ہے کہ بیشک یہہ حملہ پارتہیا والون کے سرگروہ کے زمانہ سے بہت بعد کو ہوا ہے مگر ممکن ہے کہ حملہ کرنے والے دوسرے نسل کے ایرانی یعنے ساسانی ہونگی ۵۳۱ء مطابق سمت ۵۸۸ سے ۵۷۹ء مطابق سمت ۶۳۶ نوشیروان سنہ سلطنت کی وہ مختلف ایرانی مورخ جنکے اقوال مالکم صاحب نے نقل کیے ہین بیان کرتے ہین کہ اس بادشاہ نے شمال مین فرغانہ اور مشرق مین ہندوستان پر لشکر کشی کی اور پانٹینجر صاحب ایک مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیروان کے کوچ کا مکران کے بحری حد سے سندہ تک کرتے ہین مگر یہہ نہین لکہتے کہ اونہون نے کہان سے لکہا ہے ہو کہ مقام بلبہی سندہ کے پاس تہا اسلیے آسانی یقین ہوسکتا ہے کہ نوشیروان نے اوسکو غارت کیا ہوگا اور میواڑ کے راجا ونکا جو نوشیروان کی اولاد ہونا مشہور ہے شاید اسکو اسبات سے کچہ تعلق ہو کہ نوشیروان نے اونکو مجبور کیا کہ اوس مقام تک پہونچا دیا جہان وہ اب موجود ہین نوشیروان کے جلوس سے سات برس اول فتح ہونا بلبہی کا جو معلوم ہوتا ہے وہ ہندوونکی واقعات کی تاریخ مین ایک خفیف سی بات ہے — دیکہو تاریخ الفنسٹن اردو چوتہا حصہ گجرات کا ذکر —

نندی گن کا اوتار ہے * اور ہاریت رشی چنڈ گن کا اوتار تھا جس سے باسپا راول نے ظاہری اور باطنی فیض پایا پاتبی جی کی اوس بد دعا کا مطلب جو انھون نے نندی گن کو دی تھی اور وہ بطور پیشین گوئی کے بایو پران کے میدپاٹ کھنڈ مین درج ہے یہہ ہی کہ تو عالم فانی مین جا کر چند روز تک سرگردان رہے گا اور بعد اوسکے ہاریت رشی کی توجہ سے جو چنڈ گن کا اوتار ہوگا ایک لنگ شیوجی کو بذریعہ عبادت کے خوش کر کے میدپاٹ کا راجہ ہوگا اور بعد انقضاے عمر کے پھر اپنے اصلی مقام پر آجائیگا اور اہل عالم تجھکو باسپا کہین گے۔

تاریخ مارشمن مین اوس دشمن کی نسبت یون لکھا ہے کہ یہہ دشمن جو سندہ ندی کی راہ سے آیا تھا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ نوشیروان کا بیٹا ہوگا اور اس بات کی سندت کہ اودے پور کے رانا نوشیروان کی اولاد مشہور ہین مارشمن کے دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نوشیروان کا بیٹا اپنے باپ سے باغی ہوکر ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد ہندوستان مین رہگئی جس سے یہہ رانا ہوئے دوسرے یہ کہ نوشیروان کی ایک بیٹی ہندوستان کے شاہی خاندان مین بیاہی گئی تھی جو مارشن نام قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ کی لڑکی سے تھی اس سلیئے راجپوتونکے خاندان کا انگریزی مورخ بڑے تعجب سے کہتا ہے کہ ہندو انکا سورج جسکی سو پشت سے راج چلا آتا ہے اور اوسکو رام کی نسل مین شمار کرتے ہین اپنی والدہ کی طرف سے بچم کے عیسائی راجہ سے قرابت رکھتا

تاریخون مین کچھ اور طرح لکھا ہے غرض یہ بحث بہت طویل ہے اس مختصر مین اسکی گنجائش نہ دیکھکر مفصل حالات اور وجوہات اسکے دوسرے تاریخ میواڑ مین جسکو فراہم کرتا ہون لکھونگا۔

* تاریخ مارشمن کی رو سے باپا راول گوہا کی نوین پشت مین ہوتا ہے چنانچہ اوسمین لکھا ہے کہ گوہا کے بعد ایڈر کی مسند پر آٹھ راجہ بیٹھے اومن سب سے پچھلے راجہ کو اوسکے بیٹون نے مار ڈالا لیکن اوسکا چھوٹا بیٹا جسکا نام باپا تھا بھاندیر کے قلعہ مین پہونچا اور گڈریون مین پرورش پائی اوسکے لڑکپن اور جوانی کے عجیب عجیب قصے کہتے ہین۔

ابو الفضل نے آئین اکبری مین جو باپا کی سرگذشت لکھی ہے وہ مارشمن سے بہت مختلف ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ تخمیناً نو سو برس پہلے (اس زمانہ سے تخمیناً بارہ سو برس پہلے) سرتالکو جہان باپا کے باپ دادون کی ریاست تھی غنیم نے آگھیرا اوس لڑائی مین راجہ کا سارا خاندان مارا گیا صرف باپا نام ایک خورد سال لڑکا زندہ رہا اوسکی ماں اوسکو لے کر راجہ منڈلیک قوم بھیل کے پاس پناہ لائی فقط نہین معلوم کہ یہہ غنیم کون تھا۔

فی الجملہ باسپا نے ایام خورد سالی مین ہاریت رشی کی ملازمت حاصل کی * اور اونکی تعلیم سے ناگدہ مین ایک لنگ مہادیوجی کی ایسی پوجا کی کہ مہادیوجی اوسنے بہت خوش ہوئے اور ظاہر ہوکر یہہ بشارت دی کہ چترکوٹ مین تیرا اچل راج ہوگا اور وہان کی حکومت زمانہ دراز تک تیری اولاد کے قبضہ مین ہوگی سواوسی دن سے کہ سمت ۱۹۱ اور ستی ماہ سودی ستمین ** تھی باسپا کا کوکب بخت زور آور ہونے لگا ہاریت رشی کو مہادیوجی نے پانسو نکہہ بھر سونے کے کڑے دئیے تھے سو انھون نے وہ کڑے باسپا کو دے دئے اور باسپا تین سو پانچ گز کا لنبا دوپٹہ سر سے باندہتا تھا اور سولہ ہاتھ کا لنبا چولہ پہنتا تھا اور سولہ نکہہ بھر ٹنگلہ (یعنے پیسہ مروجہ میواڑ) کا ایک سیر اور ایسے ایسے چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے سو اوسکا کہانڈا ایک من کا تھا اور ہر وقت پوجن درگاجی کے دو بھینسون کو برابر کھڑا کرکے ایک ضرب مین بل دیتا تھا اور بڑے بڑے چار بکرے کھا جاتا تھا آخر اوسنے منو راج موری کو شکست دیکر چترکوٹ

* آئین اکبری مین لکھا ہے کہ ایکدن باپا نے برنج نائی رکھیشر کو جانور سمجہکر کمان کھینچی رکھیشر نے روشندلی سے آگاہ کردیا باپا نے شرمندہ ہوکر تقصیر معاف کرائی کبھی کبھی اوسکی خدمت مین حاضر ہوتا تھا آخر اوسنے ایکدن باپا کو راجگی کی بشارت دی —

اسبارہ مین مولف راج پرستی کا یہ بیان بہت درست ہے کہ اوسکو ایک لنگ مہادیوجی نے راج پانے کا مژدہ سنایا اور اونکی برکت سے وہ راجہ ہوا اسلیے کہ آجتک اودی پور کے راجا ئونکو ایک لنگ مہادیوجی سے بڑا اعتقاد ہے اور ہر کام اونکا نام لیکر شروع کرتے ہین —

** سنون مین اس کتاب کے روسے بڑا فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے حساب سے آجتک باپا راول کو کچھہ اوپر سترہ سو برس ہوئے اور انگریزی مورخ اوسکو عیسٰے کی آٹھوین صدی مین بتلاتے ہین اونکی تحقیقات کی روسے وہ ولید خلیفہ کا ہمعصر تھا اور خوب غور اور خوض کرنے سے بھی یہی زمانہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جب باپا کا راج سمت ۸۰۰ مین بلبھی پور سے جاتا رہا تو پھر وہ کسطرح سمت ۱۹۱ مین ہوسکتا ہے مولف راج پرستی نے بیان ہی کچھہ دہو کا کھایا ہے اور انگریزی مورخون نے یہہ سمت اون کتبون سے قایم کئے ہین جو اونکی بلبھی پور کی بابت بہم پہونچے ہین جیسا کہ اوپر لکھا گیا —

عرف چتور اوس سے چھین لی + اور آپ راجہ ہوگیا اور راول اپنا خطاب رکھا باپا کے بعد

+ مارشمن ہسٹری مین یہہ حال یون لکھا ہے کہ باپا سے اوسکی مان نے کہا کہ وہ چتور کے راجاؤن سے
قرابت رکھتا ہے جو پرمار کے قوم سے تھے یہ سنکر اوسکے دل مین ایک بڑا ارادہ ہوا اور مویشی چرانے کے
رذیل پیشہ کو چھوڑنا مناسب جانا پس اپنے لگئے دوستون کو جمع کرکے آٹھوین صدی عیسوی مین چتور
کیطرف گیا وہان بسبب ظاہر کرنے رشتہ داری کے اوسکی بڑی قدر کی گئی مگر بڑے بڑے
آدمیون کو ایک اجنبی لڑکے پر مہربانی کرنا بہت بری معلوم ہوئی اسی اثنا مین ایک قومی دشمن
آپہونچا راجہ نے سب خاندان والون کو اپنی اپنی فوج لیکر آنے کا حکم دیا لیکن سبھون نے اتفاق
کرکے اسباب کا مضایقہ کیا اور بطور شکایت کے راجہ سے کہلا بھیجا کہ اپنے لیے دوست سے مدد
مانگو باپا نے فوراً چڑھائی کرنا اختیار کرلیا — یہ دشمن مسلمان تھے جو اسوقت پہلے ہی پہل ہندوستان مین
گھسے تھے اور اونکا سپہ سالار محمد بن قاسم تھا جو وہ گجرات کو فتح کرکے چتور کے قریب آیا تو باپا چتور
راجہ کیطرف سے سپہ سالار ہوکر اوس سے لڑنے کو گیا اگرچہ راجہ کے خاندان والون سے کسی نے باپا کی مدد نکی
توبھی باپا نے میدان مین آکر دشمن کی فوج کو جو گجرات کی فتح سے مغرور ہورہی تھی شکست فاحش دی محمد بن
قاسم بعد شکست سندھ اور سورت کی راہ ہوکر بھاگا باپا نے غزنی تک جہان اوسکے بزرگون کی قدیم دارالریاست
تھی اوسکا تعاقب کیا وہان سلیم نامی حاکم تھا باپا نے اوسکو اپنا تابعدار کیا اور پھر اوسکی بیٹی سے بیاہ کرلیا
اور چتور کو لوٹنے کے بعد وہان کے خاندان والون سے مشورہ کرکے اونکی حمایت سے اگلے راجہ کو گدی سے
اوتار دیا اور اوسکی جگہ آپ راجہ بن بیٹھا اور اوس ملک پر بخوبی ضابطہ اور متصرف ہوکر اوسنے اپنے ملک و مذہب
کو چھوڑا اور سوا لشکر سندھ ندی کو عبور کرکے خراسان کو چلا گیا اور وہان بہت سی مسلمان عورتین کرکے بہتیری اولاد چھوڑ مرا۔
— اسمین چند باتین ایسی ہین کہ اور تاریخون سے نہین ملتین ایک محمد قاسم کا چتور پر آنا دوسرے باپا راول کا خراسان مین
چلا جانا اور وہان مسلمان عورتون سے عیش کرکے بہت ساری اولاد چھوڑ مرنا مؤلف کی نظر سے ابتک کوئی ایسی دلیل ان باتون کی
کہ جسسے بخوبی تسلی ہو نہین گذری مگر عجب نہین کہ یہ باتین تاریخ ہند و سندھ سے لی گئین ہونگی کیونکہ اسکے وہ کتاب عربی مین
محمد قاسم کے فتوحات کے بعد ہی تالیف ہوئی ہے اوس مین محمد قاسم کا ایک ایسی جگہ پہونچنا بیان کیا ہے جو میواڑ
سمجھا جاتا ہے دیکھو تاریخ الفنسٹن کا پانچوان حصہ سندھ کی فتح کا ذکر تاہم اگر کوئی صاحب ان خبرونکی اصلیت اور اوسکی
سند سے بخوبی واقف ہون تو مہربانی کرکے اس مختصر منتخب مین درج کرین [illegible] ہونے پر بھی رائی لکھدین

جو راجہ اوسکی نسل سے ہوئے اونکے نام ذیل مین لکھے ہین ٭

۱ کھمان راول
۲ گوبند راول
۳ مہندر راول
۴ آلو راول
۵ سنکھ برما راول
۶ سکت کمار راول
۷ سالباہن راول
۸ نرباہن راول
۹ انبا پرشاد راول
۱۰ کیرت برما راول
۱۱ نربرما راول
۱۲ نربت راول
۱۳ اوتم راول
۱۴ بھرون راول
۱۵ اسری پنج راول
۱۶ اکرناوت راول
۱۷ ابھاو سنگہ راول
۱۸ اگات سنگہ راول
۱۹ مہنسراج راول
۲۰ سوہیہ لوک راول
۲۱ رن مل راول
۲۲ بیر سنگہ راول
۲۳ تیج سنگہ راول
۲۴ سمر سنگہ راول
۲۵ کرن سنگہ راول

٭ اس فہرست کو اوس فہرست سے جو خاتمہ بھارت پرشتی کے آخر مین لکھی ہے مطابق کرنے سے ناموں کا ایسا کچھ تفاوت اور اوالٹ پھیر ظاہر ہوتا ہے کہ جو کسی طرح بغیر دستیاب ہونے تیسری فہرست صحیح کے رفع نہین ہو سکتا اگرچہ یہہ امر معلوم نہین ہوتا کہ بھارت پرشتی والے نے یہہ فہرست کہان سے پیدا کی ہاں مگر اسی فہرست سے کہ میواڑ کے حالات کی بنا قایم کرنے مین تاریخ کا اسپر عمل رہا ہے اسکے آغاز چھ سو عیسوی سن مات سو اٹھائیس لکھے ہین جس سے یہ مراد ہو سکتی ہے اور سے پہلے راناؤن کا راج چتور مین اس سنہ کے اندر ہوا ہے اور الفنسٹن صاحب اسمقام پر ۱۳۰۷ عیسوی مین لکھتے ہین معلوم نہین کہ ان صاحبون کے بیان مین یہہ اختلاف کس وجہہ سے پڑگیا فی الجملہ واسطہ ایضاح تفاوت فیمابین ہر دو فہرست کی اسامی مندرجہ خاتمہ بھارت پرشتی کے اسمقام پر لکھے جاتے ہین تاکہ دونو کا مقابلہ ہے اور انکا تفاوت اکیدن سرکار ابد پایدار کی توجہ سے نکل جاوے

راول سمر سنگھ کو مہاراجہ پرتھی راج والی دہلی کی بہن پرتھا نامی بیاہی تھی اسی قرابت سے راول سمر سنگھ بارہ ہزار جوانون کو لے کر اوس لڑائی مین راجہ پرتھی راج چوہان کی مدد کو گیا تھا جو اوس سے اور غزنین کے بادشاہ شہاب الدین غوری سے ہوئی تھی راول نے عین معرکہ مین شہاب الدین غوری کو اپنی قوت بازو سے پکڑ لیا تھا

باپا
اگوہل
۲ بھوج
۳ کال بھوج
۴ بھرتری بھٹ
۵ سنہایکا
۶ کھمان
۷ آلاٹ
۸ نرباہن سنہ ۹۶۹ء
۹ سکنت برم
۱۰ سنج برم
۱۱ نربرم
۱۲ کیرت برم

۱۳ بیر سنگھ
۱۴ بیجے سنگھ
۱۵ ادر سنگھ
۱۶ اکبرم سنگھ سنہ ۱۱۴۶ء
۱۷ سامنت سنگھ
۱۸ کمار سنگھ
۱۹ متھن سنگھ
۲۰ پدم سنگھ
۲۱ جیتر سنگھ
۲۲ تیج سنگھ سنہ ۱۲۸۶ء
۲۳ سمر سنگھ
۲۴ کرن سنگھ

[illegible]

اوس فہرست مین باپا کے بعد سے کرن تک ۲۵ نمبر مین کھمان راول نے سنہ ۸۱۲ء مطابق سمت ۸۶۹ سے لیکر سنہ ۸۳۶ء تک راج کیا اوسکو مسلمانون کے ایک بڑے جنگی لشکر سے جسکا سپہ سالار مسمی محمود والی خراسان کہلاتا ہے اور سار شمن کے نزدیک وہ ہارون رشید کا بیٹا مامون رشید ہے جو اپنے باپ کی نیابت مین خراسان کا حاکم تھا اپنی طاقت کا امتحان کرنا پڑا اور ان راجاؤن کی مدد سے جو اوسکی رفاقت مین حاضر ہوئے تھے غنیم سے صف جنگ مقابلہ کرکے چوبیس مرتبہ اوسکو شکست ہوئی ان فتحون کے ذریعہ سے کھمان کی نیکنامی اور مردانگی کی شہرت ایسی دور دور پھیل گئی کہ بہت برسون تک

مگر اوسکے ہمراہیون کے ہاتھ سے بارہ زخم کھا کر مر گیا یہہ سب حال راے ساناموں پاشاپوتھی
مین مفصل لکھا ہے —

اسکا بیٹا کرن راول تھا اوسکے دو بیٹے ہوئے بڑا ماہپ راول جو ڈونگر پور مین مسندنشین
ہوا ڈونگر پور کے راول اوسکی اولاد مین ہین ‡ —

چھوٹا راہپ جو اپنے باپ کے کہنے سے موکل سے رانا والی منڈور کے اوپر چڑھائی کرنے کی
فکر مین رہتا تھا آخر ایکدن سسل نامی بٹی وال برہمن کے کہنے سے جو شگونون کا علم خوب جانتا تھا
منڈور کی طرف کوچ کر گیا اور موکل سے رانا کو لڑائی مین مغلوب کر کے اپنے باپ کے پاس لے آیا
راول کرن نے اوسکے نام سے رانا کا خطاب ترک کر کے اپنے بیٹے راہپ کو بخشا اور موکل
کو جزا جاگیرداری پر ستعدل کر کے چھوڑ دیا اوسدن سے راہپ اور اوسکی اولاد کو رانا کہنے لگے۔
تمام ہوا تیسرا سرگ اسکے آخر مین کچھو شعبت نے پھر اپنا نسب نامہ لکھا ہے —

اوسکے دیس کے لوگون کے دلمین مسلمانون سے لڑتے وقت اوسکا نام لینے سے بہادری ورولاوری پیدا ہوتی
تھی کہتے ہین کہ کمان نے برہمن کے کہنے سے اپنے بیٹے کو مسندنشین کر کے راج سپرد کر دیا مگر بعد کو واپس لے لیا
کیونکہ برہمنون کے کہنے مین کچھ فریب معلوم ہوا تھا اسلیے برہمن کو مروا ڈالا اور باقیماندون کے خاندان کو خراب کرنا
چاہا آخر اوسکے بیٹے نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے باپ کے سپہیون نے اپنے ولی نعمت کا انتقام اوس سے لیا —

* سرداران میواڑ کی فہرست مین جو ذریح خاتمہ کی گئی ہے ایسا لکھا ہے کہ مہاراول سمرسنگہ سمت ۱۲۰۶ مین
گدی پر بیٹھا تھا اور اوسکا دوسرا بھائی کوم کرن نامی نیپال مین جا کر مسندنشین ہوا جسکی اولاد آجتک
نیپال مین خود مختار مالک چلی جاتی ہے اگرچہ یہہ فہرست اوس فہرست کی نقل ہے جو اودیپور کے دربار
سے سمت ۱۹۱۱ مین تیار ہو کر سر ہنری لارنس صاحب ریذیڈنٹ راجپوتانہ کی خدمت مین بھیجی گئی تھی مگر
اسمین سنون کی بڑی غلطی ہوتی ہے کیونکہ راج پرستی مین اوپر لکھا ہے کہ یہہ راول سمرسنگ پرتھی
راج کے ساتھ شہاب الدین سے لڑ کر مارا گیا یہہ معرکہ سنہ ۵۸۹ھ مطابق سمت ۱۲۴۹ مین ہوا تھا اس صورت
مین کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس قبل از جنگ مسندنشین ہوا اگر اوسکے مسندنشینے کے
سمت ۱۲۰۶ ہون عجب نہین —

‡ ڈونگر پور ایک علیحدہ ریاست راجپوتانہ کی ریذیڈنسی مین ہے۔

چوتھا سرگ

۱ سری راہے رانا	۸ بھوم سنگھ رانا	۱۵ کونبھا رانا
۲ نربت رانا	۹ جی سنگھ رانا	۱۶ ارامی مل رانا
۳ جسکرن رانا	۱۰ لکھشم سنگھ رانا	۱۷ اسنگھرام سنگھ رانا
۴ ناگپال رانا	۱۱ ارسی رانا +	۱۸ رتن سنگھ رانا
۵ پن بال رانا	۱۲ اجیتیر سنگھ رانا	۱۹ بکرماجیت رانا
۶ ہرتھی مل رانا	۱۳ لاکھا رانا	۲۰ اودی سنگھ رانا
۷ بھون سنگھ رانا	۱۴ موکل سی رانا	۲۱ ہرتاب سنگھ رانا

رانا لکھشم سنگھ کا گڈہ مندلیک خطاب تھا اوسکے چھوٹے بھائی رتن سے کی رانی پدمنی تھی دہلی کے بادشاہ علاوالدین نے اوس سے مانگی مگر اوسنے صاف انکار کیا تب علاوالدین

بقیہ فہرست بھارت برسی

۱ رہپ ولد کرن	۷ موکل جی [illegible]	۱۲ رتنا ۱۵۳۰ء
۲ لکھشمن سنگھ	۸ کونبھا [illegible]	۱۳ بکرماجیت ۱۵۳۵ء
۳ اجی سنگھ	۹ اودا [illegible]	۱۴ بن بیر
۴ ہمیر	۱۰ رامی مل [illegible]	۱۵ اودے سنگھ ۱۵۴۱ء
۵ کھیت سنگھ [illegible]	۱۱ سانگا ۱۵۰۹ء	۱۶ ہرتاب
۶ لکھشن گنا [illegible]		

+ جاگیرداروں کی فہرست میں ارسی کا نام اجی سنگھ لکھا ہے اور اوسکی سند نشینی کے ۱۳۰۳ء کے ہین جسکی انگریزی سنہ پورے تیرہ سو ہوئے اور انگریزی مورخوں نے علاوالدین کی چتوڑ پر چڑہائی ۱۳۰۳ء میں قرار دی ہے اور اجے سنگھ یا ارسی بعد اوس معرکہ کے سند نشین ہوا تو اوس حساب سے سنوں میں تین چار برس کا تفاوت رہتا ہے —

لشکر لیکے چتوڑ پر چڑہ آیا لکھشم سنگہ نے اوس سے لڑائی کی اور مع بارہ بھائی اور سات بیٹوں کے
اوس معرکہ مین کام آیا بعدہ اوسکا پوتا اجیسے کا بیٹا ارسی جو زندہ رہگیا تھا گدی پر بیٹھا تھا اوسنا
لڑائی مین غنیمون کے ڈر سے اکلنگ مہادیوجی کی بلو تہی مورت اندر سروہ تالاب مین

مہ رانی پدماوت کا قصہ اور اوسپر علاوالدین خلجی کا فریفتہ ہوکر چتوڑ پر چڑہ آنا اور رانا سے لڑائی کرنا تمام
ہندوستان مین مشہور ہے مگر رانا کے نام مین ویسا ہی اختلاف چلا جاتا ہے ابوالفضل وغیرہ مسلمان
مورخ تو اوسکا نام رتن سین لکھتے ہین اور انگریزی مورخ خصوص مارشمن نے اوسکو رانا بھیم کرکے
لکھا ہے اور مولف راج پرستی اگرچہ اوسکا نام رتن ہے لکھتا ہے لیکن اوسکو چتوڑ کا راجا نہین
بتاتا اوسکی روایت کے بموجب اوسکا بھائی لکھشم سنگہ رانا تھا اور بھارت برشی کی فہرست مین بھی
یہہ ہی نام لکھا ہے بھیم کا نام نہین اس صورت مین عجب نہین کہ بھیم اوسکا دوسرا نام ہو اور تواریخ فارسی مین
لکھا ہے کہ علاوالدین بعد اوسکے کہ رانا رتن سین لڑائی مین مارا گیا چتوڑ کی ایالت مالدیو چوہان حاکم
جالور کو دے آیا تھا مگر اوس سے وہ ملک آباد اور رعیت وہان کی مطیع اور منقاد نہوے تب اوسنے
لاچار ہوکر ہمیر ولد رانا رتن کو جو پہاڑون مین تھا بلوایا اور اپنی بیٹی دیکر رعیت ملک کی استمالت پر مقرر
کیا اوس کے ذریعہ سے وہ ملک پھر آباد ہوا اور پھر بعد انتقال مالدیو کے اپنے ملک کا مالک ہوگیا
اور جب علاوالدین خلجی مرگیا تو اوسنے خودمختار ہوکر اپنی ریاست کو بڑی وسعت دی چنانچہ بموجب روایت
مارشمن کے اوسوقت رانا ہمیر کے سوا اوتر ہندوستان مین کوی خودمختار راجہ نہ تھا اور چتوڑ کی ریاست
جسکو علاوالدین نے خاک مین ملادی تھی اس راجہ کے عدل و انتظام سے طاقتور ہوکر دو سو
برس تک ترقی پاتی رہی۔ انتہی راج پرستی مین ہمیر کا نام ہی درج نہین اور بھارت برشی کی فہرست
مین بعد اجے سنگہ کے ہمیر کا نام لکھا ہے اور مولف راج پرستی ارسی رانا کو لکھشم سنگہ کا پوتا
بیان کرکے اوسکا جانشین قرار دیتا ہے اس پیچ درپیچ اختلاف مین یہہ بات تحقیق نہین
ہوتی کہ آیا رانا ہمیر یہہ ہے اجے سے یا ارسی ہے یا کوئی شخص علاوہ انکے تھا اور وہ رتن سی
کی اولاد مین تھا یا لکھشم سنگہ کی اولاد مین غرض کچھہ ہی ہو مگر ہم یہہ یقیناً کہہ سکتے ہین کہ رانا ہمیر
اوسوقت مین بڑا نامی شخص تھا اور اوسکا خودمختار ہونا تاریخ الفنسٹن سے بھی ثابت ہوتا ہے
دیکھو تاریخ الفنسٹن صفحہ ۶۴۸ —

رکھدی تھی لڑائی کے بعد جب اوسکو وہان ڈھونڈھی تو نہ ملی اس لئے رانا ارسی نے بجاے اوسکے
پچو کھی سیاہ مورت قایم کی —
اسکے بعد جیت سنگہ رانا اور اوسکے بعد لاکھا جی اور لاکھا جی کے بعد موکل جی رانا مسند نشین ہوا
اوسکا ایک بھائی باگھہ سنگہ نامی تھا سو رانا نے اوسکے نام سے ناگدہ مین باگھلا تالاب
تیار کرا کے اوسکے اوپر سنگ مرمر کا تیر پولیہ بنوایا اور ایک لنگ مہادیو جی کے مندر کا
ہر کونہ بھی تعمیر کرایا بعدہ یہہ رانا دوارکا جی کے تیرتھہ کو گیا اور وہان سے سنکھو ادہار
کے جاترا کی اوس مقام پر اوسکی رانی ایک سادہ یعنے درویش کامل کی توجہ سے حاملہ ہوئی
اور اوسسے کونبھہ کرن نامی بیٹا پیدا ہوا جسکے سر سے گنگا جی کا جل چوتا تھا موکل جی کے
بعد وہ مسند پر بیٹھا اور کونبھل میر بسایا —

یہہ راناؤن کے خاندان مین کونبھا رانا بھی ایسا بہادر اور نامی راجہ ہوگذرا ہے کہ اوسکی لڑائیون اور
بہادریون کے حالات متعدد کتب تواریخ مین موجود ہین مولف نے اس نامور رانا کے واقعات جہان
تک کتب متفرقہ میسر ہوسکے اپنے کتاب تاریخ میواڑ مین جمع کئے ہین اب اس مقام پر اوسکا کسیقدر ذکر بھی
لکھنا مناسب سمجھکر بطور نمونہ کے کچھہ کچھہ لکھتا ہون —

واضح ہو کہ یہہ رانا سنہ ۱۴۹۰ع مطابق سنہ ۱۴۳۳ع مین مسند نشین ہوا تھا اور سنہ ۱۵۲۵ع مطابق سنہ ۱۴۶۸ع مین
پچاس برس سلطنت کرکے اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے مارا گیا اوسکو اپنے پڑوسے گجرات اور مالوہ کے
بادشاہون سے تمام عمر مقابلہ رہا اور اکثر معرکون مین اوسنے اپنے غنیمون پر خوب خوب فتح پائی
ایکدفعہ ایسا ہوا کہ محمود شاہ والی مالوہ اور قطب الدین سلطان گجرات دونو باہم متفق ہوکر واسطے استیصال
رانا کونبھا کے چتور پر چڑہ آئے والا ور رانا نے اوس متفقہ لشکر کا مقابلہ ایک لاکھہ پیادون کے ساتھہ
مالوہ کی سرحد مین کیا اور انکو سب طرح پر شکست دیکر محمود خلجی مالوہ والے کو پکڑ لایا اور پھر چھہ مہینے
کے اوسکو صرف چھوڑ ہی نہین دیا بلکہ اوسکو مدد اور دولت بھی دی اس واردات کی تاریخ
مین بڑا اختلاف ہے راجپوت مورخ اور ابو الفضل رانا کا فتح یاب ہونا لکھتے ہین مسلمان کہتے ہین کہ یہہ
معرکہ سنہ ۸۵۸ھ مطابق سنہ ۱۴۵۴ع مین ہوا اور علی محمد خان مولف تاریخ گجرات اور مورخ تاریخ
فرشتہ [illegible] سنہ ۱۴۵۴ع مطابق سنہ [illegible] واقعہ ہے اور کسی نے خاطر خواہ

بعد کوبنبھا رانا کے رائے مل ہوا اور اوسکے بعد رانا سنگرام سنگھ چتوڑ کی مسند پر بیٹھا

فتح نمایاں یعنے دونو لشکر واپس لوٹ گئے مگر مرات سکندری والا اپنے تاریخ گجرات مین لکھتا ہے کہ دونو بادشاہون کا عہدنامہ سنہ ۸۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۶ع موافق سمت ۱۵۱۳ مین زمانہ سابق الذکر سے ستہ برس کے بعد ہوا اور رانا نے دونو بادشاہون سے صلح کرلی اگر اس اختلاف کو چھوڑ کر بقول مارشمن صاحب کے راجپوت مورخ اور ابوالفضل کی تحریر کو مانو تو رانا نے فتح کامل پائی اور اوس فتح کی یادداشت کے لیے چتوڑ مین بڑی اونچی جگہہ پر ایک ستون بنوایا جو شہر کے بیچ مین نہایت موزون مکان تھا اور اس ستون کی تیاری مین دس برس گذرے تھے بعد اسمعرکہ مین بھی گجرات اور مالوہ کے بادشاہون کے ساتھ اکثر صف آرائی رہی کونبلمیر کا قلعہ جو اوسوقت مین بڑا متین تھا اسی رانا کا تعمیر کرایا ہوا ہے —

جغرافیہ جام جہان نما کی چوتھی جلد سے جہان میواڑ کا ذکر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میران بائی جو علم تصوف اور فقیری مین ایک کاملہ عورت ہوگذری ہے اسی رانا کی رانی تھی —

جوکہ کونبھا کو اوسکے بیٹے نے مار ڈالا تھا اس لیے راناؤن کے نسب نامہ مین اوس ناخلف کا نام تاریخ لکھنے والے نے نہین لکھا مگر اوس کا گناہ چھپانے سے اور ظاہر ہوگیا فقط تاریخ ہمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نالایق پدرکش اودا ہے جسکا نام مولف راج پرستی نے کہ یہہ بھی ایک اوسی خاندان کا مورخ ہے اپنی کتاب مین نہین لکھا اور بھارت برشی کی فہرست مین رانا کونبھا کے بعد موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے سنہ ۱۴۶۹ع سے لے کر سنہ ۱۴۷۴ع مطابق سمت ۱۵۳۱ تک پانچ برس کے قریب راج کیا اوسکے بعد رائے مل مسند نشین ہوا اسنے سنہ ۱۵۰۹ع مطابق سمت ۱۵۶۶ تک راج کیا اسکے اخیر وقت مین ایک دفعہ ۹۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۰۳ع موافق سمت ۱۵۶۰ مین سلطان ناصر الدین والے مندو نے چتور پر چڑھائی کی رانا نے اوس سے صلح کرلی اوسکے بعد سانگا رانا سال مذکور مین چتور کی گدی بیٹھا جو اولوالعزمی اور علو ہمتی اور نام آوری مین رانا کونبھا سے بہت بڑھ کر تھا اوسنے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون سے بڑی بڑی لڑائیان کین اور ایک لڑائی مین جو بموجب تحریر مارشمن کے سنہ ۱۵۱۹ع مطابق سمت ۱۵۷۶ موافق سنہ ۹۲۵ ہجری مین ہوئی تھی سلطان محمود والی مالوہ کو شکست دیکر گرفتار کرلیا اور پھر بغیر حاصل کرنے کسی غرض کے [illegible]

اور دو لاکھ فوج کے ساتھ دہلی کے بادشاہ بابر سے فتح پور کی لڑائی جیتی اور پیلی کھال تک

کی راہ سے اوسکو مالوہ مین بھیجدیا اور اوسکے ملک مین کسی نوع کی طمع نہکی بعد اس فتح کے سلطان مظفر

گجراتی سے مقابلہ رہا اوسنے چند بار چتوڑ پر یورش کی مگر رانا کی ہوشیاری اور زور آوری سے ہر دفعہ

بے نیل مرام پھر گیا سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۷ع موافق سمت ۱۵۷۴ مین ایسا اتفاق ہوا کہ رانا سانگا گجرات والون

کا تعاقب کرتا ہوا وہان تک جا پہونچا کہ جہان سے احمد آباد بہت قریب رہگیا تھا آخر سلطان مظفر نے آپس مین

صلح کر لی ۔ مارشمن ۔

† پیلی کھال یا پیلی ندی بیانہ کے قریب ہے ۔

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جب بابر بادشاہ نے سلطان ابراہیم کو لڑائی مین قتل کرکے دہلی کو

فتح کر لی تو محمود خان سلطان سکندر لودی کا بیٹا جو ابراہیم کا رشتہ دار تھا ملک اور مال سے آوارہ ہوکر

رانا سانگا کے پاس آیا اور واسطے انتقام اپنے دشمن کے اوس سے مدد مانگی رانا اوس وقت اسی لایق تھا

چنانچہ ایک بڑا لشکر جمع کرکے ہندوستان پر چڑھ گیا اور آگرہ کے قرب و جوار مین بابر بادشاہ کے

لشکر کو شکست دی مگر پھر جب بابر بادشاہ نے بذات خود اوس سے مقابلہ کیا تو رانا سانگا کی فوج اوسکے

توپ خانہ سے عہدہ برا نہو سکی آخر شکست کھائی رانا سانگا پسپا ہو کر اپنے دیس مین چلا آیا یہہ معرکہ

سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۷ع موافق سمت ۱۵۸۴ مین واقع ہوا ۔

بعد بابر بادشاہ نے چندیری کی اوپر چڑہائی کرکے میدنی رائے والی چندیری کے اوپر فتح

پائی اور وہان اپنا عمل دخل کر لیا جو کہ میدنی رائے رانا سانگا کے قریبیون سے تھا اس لیے اوسنے

واسطے دعوا سے خون میدنی رائے کے جو اوس لڑائی مین مارا گیا تھا پھر بابر کے اوپر لشکر کشی کی

استعداد کی جب اس مہم عظیم کا سامان درست ہو گیا تو اوسنے چتوڑ سے آگرہ کے قصد پر کوچ کیا مگر اوسکی

عمر نے وفا نہ کی اثنا راہ مین پہونچکر دفعتًا ایسا بیمار ہوا کہ اوس بیماری سے اوسکی جان بھی عالم مسافرت

مین دنیا سے رحلت کی ۔

فی الجملہ رانا سانگا بڑا بہادر سپاہی اور راجپوتانہ مین اوس وقت عجب شان او شوکت کا سردار تھا

اوسکے وقت مین یہہ ملک سرسبزی مین خوب آباد اور رعیت وہان کی نہایت شاد تھی اسی ہزار سوار اور

سات بڑے راجہ اور ایک سو تیرہ پردستے رئیس اور پانسو جنگی ہاتھی اوسکے ساتھ لڑائی کو جایا کرتے تھے

اپنی سرحد مقرر کی اوسکے بعد رانا رتن سی اور رانا رتن سی کے بعد رانا بکرماجیت میواڑ مین مسند نشین ہوئے ہے انکے بعد رانا اودے سنگہ ہوا اوسنے شہر اودے پور کو آباد کیا اور اودے سوگر تالاب بنوایا اوسکی تصویر مین چیتو بھٹ اور لکشمی ناتھ بھٹ کو بھوڑواڑہ گانو لطور

اور اودے کے ملک کے مورخ کہتے ہین کہ اوسنے مالوہ اور دہلی کے لشکر کو اٹھارہ بار شکست دی اور ایک بڑے حصہ مین اوسکی عملداری تھی —

اور رانا سانگا کے بعد رتن سی سنہ ۱۵۰۹ع مطابق سنہ ۹۱۵ مین گدی پر بیٹھا اور پانچ برس کے قریب راج کیا اوسوقت مین گجرات کی مسند پر سلطان بہادر تھا جسنے اپنی چڑھائیون سے راجپوتانہ دکن مالوہ اور ہندوستان مین ہل چل ڈال دی تھی اول اول تو ان دونون ہمسایہ تاجدارون کے درمیان مین اخلاص اور اتحاد قایم رہا مگر چند روز کے بعد ہی وہ موافقت منافقت کے ساتھہ مبدل ہوئی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا اس دشمنی کی بنا سلہدی راجپوت کا قضیہ تھا جو رانا سانگا کی مدد سے رای سین بھیلسا چین سارنگپور وغیرہ مکانات مالوہ پر متصرف ہو گیا تھا اور سلطان بہادر گجراتی اوسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا اور رانا رتن سی اوسکی حمایت کرتا تھا آخر اس جھگڑے نے یہان تک طول پکڑا کہ سلطان بہادر نے سلہدی پر اور رانا رتن سی نے اوسپر لشکرکشی کی مگر سلطان بہادر نے لوٹکر رانا کو ایک دو منزل پیچھے ہٹا دیا اور سلہدی پر خاطرخواہ فتح پائی اس عرصہ مین رانا رتن سی راو سورجمل والی بوندی کے ہاتھہ سے شکارگاہ مین مارا گیا اور اوسکا بیٹا بکرماجیت سنہ ۱۵۳۱ع مطابق سنہ ۹۳۷ مین مسندنشین ہوا چند روز کے بعد سلطان بہادر نے اوسپر فوجکشی کی اور چتوڑ کا محاصرہ کر لیا بعد سخت محاربات اور خونریزی کے وہ قلعہ بموجب روایت ابوالفضل کے ۳ رمضان سنہ ۹۴۱ع کو فتح ہوا اور رانی کرناوتی تین ہزار عورتون کے ساتھہ آگ مین جلکر ستی ہو گئی اور ۳۲ ہزار راجپوت زعفرانی پوشاک پہن کر لڑائی مین کام آئے خدا کی قدرت سے اوسی سال مین بہادر گجراتی ہمایون بادشاہ سے مالوہ گجرات مین جا بجا شکست کھا کر بعدہ مین فرنگیون کے پاس چلا گیا اور میواڑ والون نے اپنے علاقہ گجراتیون کے تحت سے نکال لیے بکرماجیت کے بعد بن بیر نے ریاست پائی جسکا نام ہی راج پرستی کے موئیدون نے نہین لکہا معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے بہت تھوڑی مدت سلطنت کی اگرچہ بہارت برشی کے فہرست مین اوسکی مسندنشینی کے سن درج نہین مگر رانا بکرماجیت کے سمت سے جو ۱۵۹۲ مطابق سنہ ۱۵۳۶ع مین جانا جاتا ہے کہ بکرماجیت اور بن بیر دونون نے

جاگیر کے دیا اور تلادان وغیرہ بہت کچھہ دان کئے جیمل راٹھور اور فتا سیسودیہ اسیکے ہی قلعہ دار تھے جو اکبر بادشاہ سے چترکوٹ عرف چتوڑ مین لڑے تھے۔

صرف چھہ برس کے قریب حکومت کی اسمین خواہ بکرماجیت کے ایام حکمرانی زیادہ ہون خواہ بین برس کے انکے بعد ۱۵۴۱ع مطابق ۹۴۸ھ مین رانا اودے سنگھ چتوڑ کے راج گدی پر بیٹھا اور شہر اودے پور کو آباد کرکے وہان اپنی بود و باش اختیار کی اور چتوڑ کے قلعہ کو جو بہادر شاہ کی چڑہائیون سے مسمار ہوگیا تھا ترمیم کرکے واسطے تباہ روز بد کے آلات جنگ اور مردان کارسے بدستور معمور اور مضبوط رکھا۔ اسعرصہ مین اکبر بادشاہ نے تخت نشین ہوکر ہندوستان کی اکثر طوائف الملوکی کو جو اوسوقت مین موجود تھی دور کرکے اپنا تسلط اور اقتدار ایسا قایم کیا کہ دور دور کے لوگ اوسکے مطیع ہوگئے اور امیر مارواڑ بیکانیر جیسلمیر ڈونگرپور کے راجون نے اوسکے دربار مین حاضر ہوکر بادشاہی خدمت بسروچشم قبول کی مگر رانا اودے سنگ نے باوجودیکہ اوسکی دولت اور شوکت اگلے رانا ون کے مانند نہ تہی تو بہی اپنے بزرگون کے عظم اور شکوہ باقی رکھنے کو اکبر بادشاہ کی ہرگز ایسی بندگی اور فرمانبرداری گوارا نکی کہ جیسے اور اوسکے ہمقوم راجہ اور ٹھاکر لوگ کرتے تھے اور نہ خود بادشاہ کی ملازمت کو گیا ہان جب اوسکا زیادہ زور دیکھا تو اپنے چھوٹے بیٹے سکت سنگ کو بھیجدیا اکبر بادشاہ کو اگرچہ اول سے ہی اوسکی خودمختاری کی تاب نہ تھی مگر اب اور زیادہ تر اوسکی طرف سے دلمین خفا ہوا آخرکار ۹۷۵ھ ہجری مطابق ۱۵۶۷ع موافق سمت ۱۶۲۴ مین اوسنے چتوڑ کے اوپر لشکرکشی کی رانا اودے سنگ چتوڑ کی حفاظت کے لیے جیمل راٹھور اور فتا سیسودیہ کو چھوڑکر آپ جنگلون اور پہاڑون مین چلا گیا اودہر اکبر بادشاہ نے آکر اوس قلعہ کا محاصرہ کرلیا جیمل نے کئی مہینون تک اوسکا ایسا مقابلہ کیا کہ اوسکی فوج فتح سے مایوس ہوگئی ایکدن رات میں جیمل اور راجپوت قلعہ کی فصیل پر کہڑا ہوا مورچون کا بندوبست کر رہا تھا اوسوقت اکبر بادشاہ کی نظر اوسپر جا پڑی فوراً بندوق اوٹھاکر ایسی گولی ماری کہ جیمل شست قضا کا نشانہ ہوگیا اوسکے مرتے ہی قلعہ کا انتظام بگڑ گیا ہر جگہ سے مورچہ اوٹھ گئے اور راجپوت لوگ زیست سے ناامید ہوکر اپنے عورتون کو مارنے اور جلانے لگے صبح ہوتی ہی اکبر بادشاہ کی فوج قلعہ مین گہس گئی وہ راجپوت لوگ جو اپنے ننگ و ناموس کو برباد کرکے موت کے منتظر بیٹھے تھے اونکے مقابل ہوئے اور دو ڈہائی پہر تک اون سے دل کھول کر لڑے کہ دشمن بہی اونکی ہمت اور مردانگی پر آفرین کرتے تھے

رانا پرتاب سنگھ

چونکہ درمیان رانا پرتاب سنگھ اور مہاراجہ مان سنگھ والی آمیر کے کھانے پینے
کی تکرار پر رنج آگیا تھا اسواسطے مان سنگھ اکبر بادشاہ سے عرض کر کے رانا کے اوپر چڑھ
آیا اور کھمانیر پہ پہونچکر لوہ کوٹ پر رانا کی فوج سے مقابلہ ہوا لڑائی مین کنور رام سنگھ رانا کے
بڑے بیٹے نے راجہ مان سنگھ کے ہاتھی پر بھالا مارا اور رانا پرتاب سنگھ نے بھی وہی حربہ کیا
ان دونو بھائیون کے صدمہ سے راجہ مان سنگھ کا ہاتھی بھاگ گیا کچھ دیر بعد سکت سنگھ
رانا کے حقیقی بھائی نے اوس سے کہا کہ آپ اپنے پچھاڑی کے نیلے گھوڑے پر سوار
ہو جاؤ تو عین مصلحت ہے کس لیے کہ راجہ مان سنگھ کے آدمی آپ کی تلاش مین دوڑے
چلے آتے ہین رانا پرتاب سنگھ اوس گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اتنے
مین راجہ مان سنگھ نے واسطے مقابلہ رانا کے دو مغل بھیجے اون مغلون سے سکت سنگھ اور
پرتاب سنگھ دونو جنگ کرنے لگے آخر سکت سنگھ نے دونون کو مار ڈالا تب رانا نے
فی الجملہ اکبر بادشاہ چتوڑ مین اپنا تھانہ بٹھا کر آگرہ کو چلا گیا اور رانا اودی سنگھ نے پہاڑون
سے نکلکر اودے پور مین نشست اختیار کی اور اسی بات کو غنیمت سمجھی کہ ساری میواڑ کی بلا چتوڑ پر
لی مگر دشمنون کی ترکتاز سے سب علاقہ اوسکا ویران ہو گیا تھا سمت ۱۶۲۸ مطابق ۱۵۷۲ء مین اودے سنگھ
تیئس برس راج کر کے مرگیا اور رانا پرتاب سنگھ اوسکا جانشین ہوا۔

✤ اکبر بادشاہ کی چڑھائی کا احوال اکبر نامہ سے نقل کیا

✤ سنہ ۹۸۰ ہجری مطابق ۱۵۷۳ء موافق سمت ۱۶۳۰ مین اکبر بادشاہ نے مقام گجرات سے راجہ مان سنگھ کو میواڑ
کی طرف بھیجا جب راجہ مان سنگھ ڈونگرپور کو فتح کرتا ہوا اودے پور کے قریب پہونچا تو رانا پیشوائی
کر کے شہر مین لے گیا اور بادشاہ کا خلعت پہن کر بہت خوش ہوا اور راجہ کی دعوت کی ابو الفضل
لکھتا ہے کہ وہ راجہ مان سنگھ کے ساتھ کچھ غدر کیا چاہتا تھا مگر راجہ کے خیرخواہون نے مطلع ہو کر اپنے
آقا کو اوسکے شر سے بچا لیا۔ مؤلف راج پرستی نے اس مقام پر چند ان دو فقرون کے اور کچھ نہ
لکھا کہ درمیان راجہ مان سنگھ اور رانا جی کے بوقت تناول کچھ رنج آگیا تھا اوسکے انتقام کے لیے
راجہ بادشاہ کی فوج میواڑ پر چڑھا لایا تھا ان مجمل تحریرون سے یہہ بات نکلتی ہی کہ رانا نے اس جہت سے کچھ

اوس بھائی سے فرمایا کہ جو تو نے میرے واسطہ اتنی جانفشانی کی ہے اس لیے مین تجھکو
بلبیہ کا خطاب دیتا ہون اور یہہ ہی خطاب تیری اولاد کو بھی ملا کریگا بعد اوس کے اکبر بادشاہ
یہان آیا اور رانا پرتاب سنگہ کو زور آور دیکھکر اپنے بیٹے شیخو کو چھوڑ آپ آگرہ چلا گیا شیخو

سے جہانگیر مراد ہے بادشاہ کو بیٹی دینے لگے تھے راجہ مان سنگہ کے شریک ہو کر کھانا نکھایا ہو اور عجب نہین کہ با تون
باتون مین یہ بات بادشاہ تک پہونچ گئی ہوگی جسکی کینہ کشی کے لیے راجہ مان سنگہ بادشاہ کے یہان سے رانا کے
استیصال کا بیڑا اوٹھا کر لڑائی کو آیا ہو وسے اور راجہ مان سنگہ کا میواڑ پر لشکرکشی کرنا تواریخ مین لکھا ہی ہے
خواہ وہ جو دراصل مرد سلسلہ جنبان ہوا ہو خواہ بادشاہ ہی نے اوسکو بھیجا ہو اور ابوالفضل یہہ بھی لکھتا ہے کہ آخر سنہ ۹۸۳
ہجری مطابق ۱۵۷۶ء موافق سنہ ۱۶۳۳ مین اکبر بادشاہ نے اجمیر سے راجہ مان سنگہ کو میواڑ فتح کے لیے
بھیجا جب وہ مقام گوگھونڈہ مین پہونچا تو رانا سے مقابلہ ہوا رانا کی فوج بادشاہی لشکر سے ایسی دل توڑ توڑ کر
لڑی کہ ویسی کبھی نہ لڑی تھی اگر اوس موقع پر یہہ مشہور نکیا جاتا کہ یہہ اکبر بادشاہ راجہ مان سنگہ کی مدد کو آپہونچا
تو راجہ مان سنگہ کا مع فوج کے کام تمام ہوگیا تھا مگر میواڑ کی فوج اس جھوٹی شہرت کو سچ سمجھ کر ہمت ہارگئی
اور بادشاہ کے نام سے اوسکی جمعیت بکھرنے لگی رانا پرتاب سنگہ طرح دیکر اوس کوہستان مین چلا گیا کہ
جہان اودے سنگہ بھی چندے رہا تھا اوس دن مین راجہ رام شاہ والی گوالیار رانا کے گھر مقیم تھا اوس
لڑائی مین رانا کے ہمراہ غنیم سے لڑکر مع بیٹون کے مردانگی کے ساتھ مارا گیا یہہ بات لکھنا بھی ضرور ہے
کہ اوس وقت رانا کے فیلخانہ مین رام پرشاد نامی ہاتھی ایسا مشہور اور لڑاکا تھا کہ اکبر بادشاہ نے اوسکی
تعریف سنکر ایک بار رانا سے طلب کیا تھا مگر رانا نے نہ بھیجا اس دفعہ جو رانا کے ہاتھیون اور بادشاہی ہاتھیونکی
لڑائی ہوئی تو فیل رام پرشاد کئی بادشاہی ہاتھیون کو زخمی کرکے اور بہت آدمیون کو مارکر بسبب مارے جانے
فیلبان کے غنیم کے لشکر مین گرفتار ہوگیا —

راج پرستی کے مؤلف نے اس لڑائی کا نتیجہ کچھ نہین لکھا کہ آخر کو اوسکی فتح ہوئی اور نہ سال
سمت درج کیا اور جو اکبر بادشاہ کا آنا لکھا ہے سو اوسکی تصدیق اکبرنامہ سے یون ہوتی ہے کہ بعد چلے جانے
راجہ مان سنگہ کے میواڑ سے رانا پرتاب سنگہ پہاڑون سے نکل آیا اور اپنے ملک کے ان حصون کی استرداد
کی تدبیر کرنے لگا کہ جو بادشاہی تصرف مین تھے اور نراین داس والی ایڈر بھی اوس سے متفق ہوگیا اکبر بادشاہ
یہہ خبر سنکر خود میواڑ مین گیا گوگھونڈہ کے مقام پر سردار اور ٹھاکر لوگ اوسکی ملازمت مین حاضر ہوئے

اور خان خانان نے چیتور فتح کر لی* اور ایکدفعہ موقع پاکر کنور امر سنگہ خان خانان کے قبایل کو گرفتار کر کے لے گیا مگر ان بہنون کی طرح رکھکر چند روز کے بعد بعزت تمام واپس بھیجدیے خانخانان شیخ سلیم کو اوسکی ہمت اور جرات کے اوپر بڑا تعجب ہوا #—

رانا اودے پور کو خالی کر کے پہاڑون مین جا چہپا بادشاہ رانا کے تعاقب مین راجہ مان سنگہ اور اوسکے باپ بھگوان داس کو چھوڑ کر مالوہ کی طرف چلا گیا — اغلب شیخو کا چھوڑ جانا ثابت نہین ہوتا اور یہہ نام اوس وقت جہانگیر کا تھا کیونکہ خود جہانگیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر بادشاہ اوسکو شیخو بابا کہتے تھے دیکھو تزک جہانگیر کا آغاز —

سنہ ۹۸۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۸ع موافق سمت ۱۶۳۴ مین اکبر بادشاہ کی فوج نے جو لبدر کرد کی شہباز خان اور مرزا خان اور قاسم کے آنیکی کوبھل میر کو فتح کر لیا اور اودے پور و گوگنڈہ وغیرہ مقامون کو لوٹا اور ایک روایت سے رانا بھی کوبھل میر کے قلعہ مین بادشاہی فوج سے لڑکر بانسوارہ کے پہاڑون مین چلا گیا —

* معلوم ہوتا ہے کہ اس رانا نے چیتور مین بادشاہی عمل اٹھا کر اپنا دخل کر لیا تھا —
# یہہ بات جو لکھی ہے بہت کچہہ مطلب ہے اگرچہ مصنف کتاب نے نہین لکھا کہ رانا امر سنگہ خان خانان کے قبایل کہان سے پکڑ کر لیگیا تھا اور پھر کس مقام پر خانخانان کے پاس بھیجدیے مگر ایسا قیاس مین آتا ہے کہ سمت ۱۶۳۴ مین جو مرزا خان اور قاسم خان میواڑ مین آئے تھے تو کسی مقام پر بسبب عدم احتیاط مرزا خان کے اوسکے قبایل کو امر سنگہ گرفتار کر لیگیا ہوگا یا مرزا خان کے قبایل ارتش دور کسی ایسے موقع پر رہگئے ہونگے کہ جہان امر سنگہ کا بخوبی قابو تھا اگر یہہ مرزا خان وہی مرزا خان بیرم خان کا بیٹا ہووے کہ جسکا خطاب خان خانان تھا تو یہہ رائے البتہ بہت صحیح پڑیگی — اور امر سنگہ کی جرات پر شیخ سلیم کے متعجب ہونے سے ہمکو بھی تعجب آتا ہے کیونکہ اوس وقت مین شیخ سلیم بیٹے شاہزادہ جہانگیر کا میواڑ پر متعین ہونا کتب تواریخ کے خلاف ہے بعد اسکے واقعات کے تو البتہ ایک دفعہ اوسکی چڑھائی میواڑ مین ہوئی سو وہ رانا امر سنگہ کا تھا نہ رانا پرتاپ سنگہ کا اس سے پایا جاتا ہے کہ یہان کچہہ غلطی ہوا ہو رانا پرتاپ سنگہ کی وفات اور رانا امر سنگہ کی مسند نشینی ہوئی تو البتہ بڑی غلطی ہے جسکا رفع کرنا آسان نہین جیسا کہ آیندہ لکھا جائے گا —

بعد ازان شیخ جہانگیر دہلی مین تخت نشین ہوا اور واسطے لڑائی کے اودے پور کیطرف آیا اور اپنے بیٹے خورم کو واسطے فتح میواڑ کے چھوڑ گیا اوس نے پرتاب سنگہ کو ہر طرف سے گھیر لیا مگر پرتاب سنگہ چوراسی سپہ سالار کو لے کر دیویر کے گھاٹ مین گیا وہان سلطان

بعد کوچ کر جانے امرائے مرقوم الصدر کے رانا پرتاب سنگہ نے پھر بادشاہی عاملون کو جو اوسکے علاقہ مین تھے مزاحمت پہونچائی اور اکثر پرگنہ و علاقہ اون سے چھین لیے یہہ خبر سنکر اکبر بادشاہ نے پھر شہباز خانکو مع فوج روانہ کیا رانا پرتاب سنگہ نے ایک سخت لڑائی اوس سے کی اور بعدہ قریب ایک برس کے ہر منزل اور ہر مقام پر وہ بادشاہی فوج کے ساتھہ لڑتا رہا آخر شہباز خان نے جا بجا فوج بٹھا کر اوسکا ایسا قافیہ تنگ کر دیا کہ پھر وہ میدان سے کنارہ کر کے پہاڑون مین چلا گیا اور شہباز خان کچھہ فوج میواڑ مین چھوڑ کر آگرہ کی طرف کوچ کر گیا تب رانا پرتاب سنگہ نے پھر پہاڑون سے سر نکال کر اپنا علاقہ سنبھالا اور بادشاہی فوج سے پھر چپقلش شروع کی بادشاہ نے اس فوج کشی کا تہہ کچھواہہ راجہ مان سنگہ کے چچا کو بھیجا اوسنے یہان آکر چند روز رانا سے چھیڑ چھاڑ کی اور پھر گجرات کو چلا گیا —

بعد اوسکے اکبر بادشاہ نے میواڑ کو کوئی فوج نہ بھیجی اور وہ چودہ پندرہ برس برابر پنجاب مین مقیم رہا یہان رانا پرتاب سنگہ کی بن آئی اوسنے اولوالعزمی اور ہوشیاری سے کے ساتھہ دشمن کے خرخشون سے فرصت پاکر تہہ رفتہ سب علاقہ اپنا بادشاہی عاملون سے چھڑا لیا اور پچھلے دلون مین جو جو نقصان ہوئے تھے اونکو رفع کر کے چین سے رہنے لگا اور شہر اودے پور کو بخوبی آباد کر کے اپنے باپ کے نام کو روشن کیا —

ابو الفضل اکبرنامہ مین لکھتا ہے کہ بہمن سنہ ۱۰۰۵ ہجری کو رانا پرتاب سنگہ کا روزگار سپری ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے بیٹے امر سنگہ نے زہر دیکر اوسکی لذت حیات کو سکرات ممات سے بدل کی اور یہہ بھی مشہور ہے کہ ایک سخت کمان کے چلہ چڑہانے مین اوسکو سخت کوفت پہونچی تھی —

راج پرستی کے مصنف کی تحریر سے یون واضح ہوتا ہے کہ رانا پرتاب سنگہ جہانگیر بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد تک زندہ تھا ملکہ اوسنے شاہزادہ خورم کے ساتھہ لڑائی بھی کی جیسا کہ وہ اوپر لکھتا ہے —

چغتہ کو جو بادشاہ دہلی کا چچا تھا ہاتھی پر سوار دیکھا (اسکا نام سیرم بھی لکھا ہے) وہ
رانا کے مقابل آیا رانا نے بھی مع دو سردار سولنکی اور پڑہار کے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے
ہاتھی کے سر پر ایک بھالا مارا کہ ہاتھی اوس کے صدمہ سے گر گیا تب وہ سیرم چغتہ گھوڑے
کے اوپر سوار ہوا کنور امر سنگہ نے بڑہ کر اوسکے سر پر ایسا بھالا مارا کہ سر کو مع خود کے
چھیر کر دوسری طرف نکل گیا امر سنگہ نے اوسکے نکالنے مین بہت زور کیا جب وہ نہ نکلا
تو رانا پرتاب سنگہ نے کہا کہ دشمن کو پانو سے داب کر بھالا کھینچ لے وہ یہ سنکر بہت
خوش ہوا اور بھالے کے صدمے کو بھول کر امر سنگہ کی بہادری اور نیزہ افگنی پر آفرین
کرنے لگا جب امر سنگہ نے بھالا کھینچ کر نکال لیا تو وہ پھر اوٹھکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مین
اوس شخص کو پھر دیکھنا چاہتا ہون پرتاب سنگہ نے اوسوقت مشار الیہ کے پاس امر سنگہ
کو تو نہ بھیجا اور کسی اور بہادر سوار کو بھیجدیا سیرم چغتہ نے کہا کہ اسکو نہ بھیجو اوسی آدمی کو بھیجو

اور جو اکبر نامہ توزک جہانگیری وغیرہ مین بابت واقعات میواڑ کے کہین کہین جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر
برعکس اسکے ہے اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رانا پرتاب سنگہ کا مرنا اور امر سنگہ کا مسند نشین ہونا سنہ ۱۰۰۵
ہجری مین واقع ہوا اور سنہ ۱۰۰۸ مین اکبر بادشاہ نے شاہزادہ سلیم عرف جہانگیر بادشاہ اور راجہ مان سنگہ کو میواڑ کیطرف
واسطے مدافعت رانا امر سنگہ کے بھیجا جب سلطان سلیم اودیپور کے اوپر حملہ آور ہوا تو رانا امر سنگہ نے دوسرے
طرف سے نکلکر مالپورہ وغیرہ بہت سے بادشاہی علاقون کو لوٹ لیا تب سلطان سلیم نے ناتھو سنگہ وغیرہ امیرون
کو رانا کے تعاقب مین بھیجا رانا یہ خبر سنکر پہاڑون کیطرف لوٹا اور اس بازگشت مین بادشاہی فوج پر
شبخون بھی مارا مگر کچھ فائدہ نہ اوٹھایا ناکام پہاڑون مین چلا گیا اور سلطان سلیم اپنے باپ سے باغی ہوکر بہ صلاح راجہ
مان سنگہ کی تجویز سے بنگالہ کی طرف روانہ ہوا۔

سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق سنہ ۱۶۰۵ع مطابق سمت ۱۶۶۲ مین جہانگیر بادشاہ بعد انتقال اکبر بادشاہ کے تخت پر بیٹھا اور اپنے
بیٹے سلطان پرویز کو بیس ہزار سوار دیکر اودیپور کی مہم پر روانہ کیا اور رانا شنکر رانا امر سنگہ کے چچا بھی جو کسی
وجہ سے آگرہ میں چلا آیا تھا اوسکے ساتھ دیکر بھیجا اور کہدیا کہ رانا امر سنگہ کو نکال کر رانا شنکر کو میواڑ کا حاکم
کردین القصہ چند روز تک شاہزادہ پرویز اور رانا امر سنگہ کے درمیان مین مجادلہ اور مقابلہ رہا آخر باگہ سنگہ ولد
رانا امر سنگہ کے حاضر ہو جانے پر صلح ہو گئی شاہزادہ اوسے ساتھ لیکر آگرہ چلا گیا۔

تب رانا پرتاب سنگہ نے کنور امر سنگہ کو اوسکے پاس روانہ کیا اوسنے دیکھہ کر کہا یہہ وہ
ہی جوان ہے جسنے میرے بھالا مارا تھا اور مین بہادر کے ہاتھہ سے مرکر اوس مقام
کو جاؤنگا کہ جہان تلوار کے مارے ہوئے جاتے ہین بعد رفع ہونے اس لڑائی

سنہ ۱۰۱۷ مین پھر جہانگیر نے ایک با استعداد فوج روانہ کی یہ فوج میواڑ مین چھہ سات برس برابر پڑی رہی
اول افسر اوسکا مہابت خان تھا بعد اوسکے عبد اللہ خان ہوا پھر راجہ باسو جو تمام رؤسائے پنجاب سے
معزز تھا افسر ہوکر یا راجہ باسو نے اس مہم کے سر کرنے مین یہان تک تکدو کی کہ اپنی جان بھی کھو دی
تب ماہ محرم سنہ ۱۰۲۲ ہجری مین خود جہانگیر بادشاہ اجمیر مین آیا اور شاہزادہ خورم کو بارہ ہزار سوار کے ساتھہ
میواڑ مین بھیجا شاہزادہ نے جا بجا تھانہ بٹھا کر رانا امر سنگہ کا قافیہ ایسا تنگ کیا کہ وہ صلح کی درخواست
کرکے سنہ ۱۰۲۳ ہجری مین اوسکے پاس چلا آیا اور متاع عنا و وفسا و کا جنس کا اتحاد و دوستی کے ساتھہ مبادلہ کیا
دیکھو ان تحریرات کی رو سے جہانگیر کا تخت پر بیٹھنا رانا پرتاب سنگہ کی وفات سے دس برس بعد
اور شاہزادہ خورم کا میواڑ مین تعینات ہونا اٹھارہ برس کے بعد واقع ہوا اور اس عرصہ مین جو جو سانحے
ملک میواڑ مین پیش آئے وہ سب رانا امر سنگہ کے عہد مین گذر گئے اور ان کتابون مین بھی ہر جگہہ
رانا امر سنگہ کا نام ہے بخصوص تزک جہانگیری مین جہانگیر بادشاہ نے رانا پرتاب سنگہ کا نام ہے کہین
ایسے موقع پر نہ لکھا کہ جس سے رانا مذکور کا اوسکے وقت تک زندہ رہنا ثابت ہووے پس ان واقعات کی رو سے
جو مسلسل اور ترتیب وار بیان کیے گئے ہین راج پرستی کے مذکورہ بالا تحریر پر غلطی کا گمان ہوتا ہے
اور حقیقت مین وہ غلط ہے رنچھوڑ بھٹ نے اس مقام کے اوپر منصب و تاریخ نگاری سے سہو آ
یا قصداً بڑی خطا کی ہم اوسکے بیان کو ایک دوسری تحقیقات سے بھی غلط ثابت کر سکتے ہین جو بڑی
دشواری اور غور و فکر سے عمل مین آئی ہے یعنے اسبات کا معلوم اور ثابت کرنا کہ جب ابو الفضل کی
تحریر کے بموجب رانا پرتاب سنگہ کا انتقال ہجری سنہ ۱۰۰۵ مین ہوگیا تو اوسوقت ہندی سمت کیا تھے
چونکہ میرے پاس کوئی کتاب یا کوئی ذریعہ ایسا نہ تھا کہ جس سے رانا پرتاب سنگہ کی وفات کا سمت آسانی
معلوم ہوجاتا اور مولف راج پرستی نے خود کیکی سال سمت نہ لکھے اور جو بعض انگریزی کتب یا اردو
میگزینون مین سنہ عیسوی کہین کہین اس بحث کے مفید مطلب پائے جاتے تھے تو اونپر اسوجہ سے
کامل بھروسا نہ ہوتا تھا کہ آیا یہ سنہ اوس سمت سے مطابق ہونگے یا نہیں کہ جو رانا پرتاب سنگہ کی وفات

سے کے رانا اودیپور مین جابسا اور وہ چوراسی بہادر سپاہی کو بہی وغیرہ شہرون سے کے چلے
گئے اوس عرصہ مین کوئی بھاٹ کہین سے آیا تھا اوسکو رانا پرتاب سنگہ نے اپنے بدن
کی پوشاک مع پگڑی کے انعام کے ساتھہ دی تھی وہ بھاٹ بادشاہ کے پاس بہی
گیا جسوقت کہ بادشاہ سے سامنا ہوا اوسنے اول وہ پگڑی اوتار کر ہاتھہ مین لے لی
اور پھر بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے یہہ حال دیکھہ کر اوسکا سبب پوچھا اوسنے
عرض کی کہ یہہ پگڑی رانا پرتاب کے سر کی ہے جسنے اپنا سر کسیکو نہین جھکایا اسواسطے

کا ہے علاوہ اسکے بھارت بنتی کی مختلف فہرست مین اور راناؤن کے سنہ سال تو لکھے ہوئے ہین مگر رانا پرتاب سنگہ
کا نام وہان بھی سنہ سے خالی ہے غرض ایسے ایسے وجوہات سے مجھکو سنہ ہجری کے مطابق سمت پیدا
کرنے مین بڑی وقت ہوئی آخر مینے شمشی قمری سنون کی تفاوت کو دریافت کر کے اور اوسکا حساب لگا کے
یہہ بات حاصل کی کہ سمت ۱۶۵۳ مطابق سنہ ۱۰۰۵ ہجری کے تھے مگر پھر بھی بمزید احتیاط کے ایسے ذریعہ کی
تلاش تھی کہ جس سے اسکی تصدیق ہو جاوے اور کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہے سو خدا کی قدرت سے
ایک معتبر فہرست بڑی جستجو کے بعد ہم پہونچے کہ جسمین اکثر راناؤن کے نام بقید سال سمت کے لکھے
تھے رانا پرتاب سنگہ کی مسند نشینی کا سمت دیکھا گیا تو ۱۶۲۸ تھے اور رانا امر سنگہ کی مسند نشینی کا
۱۶۵۳ پس یہہ ہی سمت رانا پرتاب سنگہ کے انتقال کا ہے جو خلاف توقع سنہ ۱۰۰۵ سے مطابق ہو گیا
اور یہہ بھی تحقیق ہوا کہ مولف نے جس قاعدہ کو مقرر کر کے یہہ حساب کیا تھا وہ قاعدہ کلیہ نکلا اور ہمین سے
اسی طرح بہت سے سمت بنائے اور اونکی تصدیق بخوبی ہو گئی اب یہہ ارادہ ہے کہ اس قاعدہ کے
رو سے ایک جنتری ایسی بنائی جاوے کہ جس سے سنہ ہجری اور عیسوی اور ہندی سب ایک دوسرے کے معلوم
ہو جایا کرین اور شائقین تواریخ کو ایک ملک کے واقعات سے دوسرے ملک کے واقعات کو مطابق
کرنے مین از روے سنہ اور سمت کے کامل مدد پہونچے۔

پس اس حساب سے اکبر بادشاہ کا مرنا اور جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور شاہزادہ پرویز کا میواڑ مین
آنا سمت ۱۶۶۲ مطابق سنہ ۱۶۰۵ء مین ہوا اور مہابت خان کی چڑہائی سمت ۱۶۶۶ مطابق سنہ ۱۶۰۸ء مین اور شاہزادہ خرم
کی لشکر کشی سمت ۱۶۷۰ مطابق سنہ ۱۶۱۳ء مین اور رانا سے مصالحت سمت ۱۶۷۱ مطابق سنہ ۱۶۱۴ء مین واقع ہوئی آخر سمت
مین یہہ واقعات رانا پرتاب سنگہ کی حیات مین کس طرح ہو سکتے ہین مولف راج پرستی نے اپنے

مین سے آپ کو سلام کرتے وقت اوسکی پگڑی سر سے اوتار لی تاکہ اوسکی حرمت باقی رہے
کیونکہ یہہ پگڑی جس سر کی ہو وہ کسی ہندو مسلمان کے آگے جھکتا نہین ــ یہہ رانا پرتاب سنگہ
کی نیکنامیون کا ذکر ہے جو چوتھے سرگ مین لکھا گیا ــ

پانچوان سرگ

امر سنگہ بعد پرتاب سنگہ کے مسندنشین ہوا اسکی لڑائیون اور بہادریون کا حال
چوتھے سرگ مین لکھا گیا ہے بعدہ اوسنے عبداللہ خان سے بہت بڑی لڑائی کی پھر
بادشاہی فوج نے چوبیس جگہہ تھانہ بٹھا کر رانا امر سنگہ کو گھیر لیا اوس حالت مین رانا
نے بادشاہ کے ایک بڑے امیر قایم خان کو مارا اور اودیٹ واڑہ مین جا کر ہا پہوڑہ نیشا لیا

کتاب کو یہان تک سال سمت کی قید سے نہین لکھی اگر سال سمت سب کے اوپر ان واقعات کا مدار رکھتا
تو کبھی غلطی مین نہین پڑتا ــ

اب رہی یہہ بات کہ جب جہانگیر بادشاہ کی چڑہائیان رانا پرتاب سنگہ کے وقت مین نہوئین تو
رانا پرتاب اور امر سنگہ کی اون لڑائیون کو جو انھون نے سلطان سرم چینتہ وغیرہ سے کین کیا سمجھا جاے
اس بارہ مین میری راے ناقص تو یہہ قیاس لگاتی ہے کہ جو ان واقعات کو رانا پرتاب سنگہ سے منسوب
کرین تو یہہ اوسوقت مین ہوے کہ اکبر بادشاہ کی فوجین قبل از ۹۸۴ ہجری کے میواڑ مین آتی تھین اور
سلطان سرم چینتہ جسکو دہلی کے بادشاہ کا چچا کر کے لکھا ہے نہین معلوم کون تھا کیونکہ اس قسم کا
نام اکبرنامہ تزک جہانگیری وغیرہ مین نظر نہ آیا مگر اغلب ہے کہ کسی فوج کے چھوٹے افسرون مین سے کوئی ہوگا
نام مین اوسکے بسبب تحریر شاہی کے البتہ غلطی ہوگئی ہے اور اوسوقت جہانگیر کا بادشاہ ہونا جو مولف راج پرستی
قرار دیتا ہے سراسر غلط ہے اولیٰ الغرض و التسلیم اگر اوسوقت جہانگیر بادشاہ کا عہد تھا تو یہان رانا پرتاب سنگہ نہ تھا رانا
امر سنگہ تھا پس یہہ سب ماجرا اوسکے ہی وقت مین ہوا مولف موصوف نے بھول کر اوسکی جگہ رانا پرتاب سنگہ کا نام
سلطان پرویز کے بدلہ خورم کا نام لکھدیا کیونکہ خورم پرویز سے بہت عرصہ کے بعد آیا تھا عبداللہ خان جسکا نام راج پرستی
کے مصنف نے آگے لکھا ہے خورم سے پہلے بادشاہی فوج کا افسر ہو کر میواڑ مین آیا تھا اس صورت مین سلطان سرم
چینتہ پرویز یا خورم کے ساتھ کوئی شخص ہو جسکو امر سنگہ نے مارا ــ

اور وہان کی رعیت سے تاوان بھی لیا اوسکا بیٹا کرن سنگھ تھا اوسنے سرونج وندھیرہ وغیرہ مالوہ کے بہت سے ملکون کو تاخت و تاراج کرکے خراب کر ڈالے تب جہانگیر کے حکم سے خورم نے رانا کے ساتھہ صلح کی موضع گوگھونڈہ مین رانا امرسنگھ اپنے قیام گاہ سے آیا اور خورم اودے پور سے غرض دونون سردارون نے بڑے تپاک سے ملاقات کی بعد ازان رانا امرسنگھ اودے پور مین جابسا اور سکھہ چین سے راج کیا اسی خوشی مین ہولی نام اپنے گرد لکھشمی ناتھہ بھٹ کو جاگیر کے طور پر دیا اور بہت دان کئے‡

مہارانا کرن سنگھ

بعد کرن سنگھ مسندنشین ہوا اس نے اوایل عمر مین گنگاجی کے سورون گھاٹ

‡ یہہ حال اکثر توزک جہانگیری سے ملتا ہے مولف راج پرستی کی تحریر بہت ہی مختصر ہے ہر بات کا اسیا خلاصہ کرکے لکھا ہے کہ سر اور پانو معلوم نہین ہوتے چنانچہ رانا امرسنگھ کا باوجود محصور ہونے کے مالپورہ وغیرہ کو اوٹنا اور کرن سنگھ کا مالوہ مین لوٹ مار کرنا اور پھر رانا کا خورم سے ملکر اودے پور مین جابسنا یہہ سب حال تفصیل طلب ہے اسمین بہت باتین ایسی ہین جنکی مطابقت تواریخ سے نہین ہوتی اونکی نسبت تو یہہ سمجھ سکتے ہین کہ مورخون نے ناچیز اونکو نہ لکھے ہونگے باقی رانا اور خورم کے ملاقات کی مطابقت بخوبی ہوتی ہے نیاز مند نے اس تمام حال کو بڑی شرح و بسط کے ساتھہ اپنی کتاب تاریخ میواڑ مین لکھا ہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد مصالحہ کے شاہزادہ خورم اودے پور وغیرہ رانا کے شہر اور قصبہ جو فتح کرلیے تھے اوسکو دیکے معہ کنور کرن سنگھ کے اجمیر کو روانہ ہوا اجمیر مین جہانگیر بادشاہ موجود تھا کرن سنگھ نے شاہزادہ کے ذریعہ سے اوسکی ملازمت کی بادشاہ نے کرن سنگھ کے حال پر عنایت کرکے اوسکو ایسی ایسی چیزین عنایت فرمائین کہ جس سے وہ بدل وجان بادشاہ کا خواہان ہوگیا اور بعد رخصت کے اپنے گھر آیا پھر کنور جگت سنگھ اوسکا بڑا بیٹا اجمیر مین بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اوسکو بہت عزت اور سرفرازی بخشی غرض کہ جب تک رانا امرسنگھ زندہ رہا اوسکے بیٹے اور پوتے کی آمدورفت اسیطرح بادشاہ کے پاس ہوتی رہی آخر ۱۰۲۹ ہجری مطابق سمت ۱۶۷۶ موافق ۱۶۲۰ع مین رانا امرسنگھ نے ۲۱ برس راج کرکے وفات پائی اور کرن سنگھ اوسکا بڑا بیٹا اوسکی جگہ مسند ریاست پر بیٹھا جہانگیر بادشاہ نے اوسکو ماتمی خلعت بھیجا —

پر جاکر چاندی کی تلا کی تھی اور وہان سے برہمنون کو وندیہیڑہ نام گانو جاگیر مین دیا تھا اور سرونج
کو اوڈی ہتی پھر لکھے راج والی سروہتہ کو اپنا مطیع کیا اور جہانگیر بادشاہ سے اوسکا بیٹا
خورم باغی ہوکر رانا کے یہان پناہ گیر ہوا رانا نے اوسکو اپنا دوست کرکے رکھا
اور جب جہانگیر بادشاہ جان بحق ہوا تو ارجن نامی اپنے بھائی کو ساتھ کرکے اوسے
دہلی مین پہونچا دیا کہ وہ وہان جاکر بادشاہ ہوا اور شاہ جہان نام رکھا؎ —

مہارانا جگت سنگ

مہارانا جگت سنگ متی بھادون سدی دوج سمت ۱۶۶۴ کو جسونت سنگہ راٹھور کی
بیٹی سے جسکا نام جانبوتی رانی تھا پیدا ہوا اور متی بیساکھ سودی تیج سمت ۱۶۸۴ کو بید

؎ شاہ جہان کا اپنے باپ سے بغاوت کرنا فی الواقع درست ہے مگر رانا کے یہان اوسکا پناہ گزین
ہونا نہین معلوم کس سال و سمت مین ہوا اگر مولف راج پرستی سمت لکھدیتا تو وہ تحقیق ہو جاتا مگر یہہ
ظاہر ہے کہ شاہ جہان سنہ ۱۰۳۱ ہجری مطابق سمت ۱۶۷۹ موافق سنہ ۱۶۲۲ ع سے اپنے باپ کی وفات تک جو سنہ ۱۰۳۷ ہجری
مطابق سمت ۱۶۸۴ موافق سنہ ۱۶۲۷ مین واقع ہوی سات آٹھ برس باغی رہا اور اس عرصہ مین کئی بار اوسکا ہندوستان سے
دکن اور دکن سے ہندوستان کو آنا جانا ہوا عجب نہین کہ جو اثناے سفر مین وہ رانا کے گھر جو راستہ مین پڑتا ہے
مہمان رہ جایا کرتا ہو علاوہ اسکے رانا کا بھائی راجہ بھیم سنگ اور بہت سیسودیہ سردار اوسکے مصیبت مین شریک تھے
اور جب بیا انھون نے بادشاہی لشکر کے مقابلون مین شاہ جہان کا ساتھ دیا کسی نے ندیا —

؎ توزک جہانگیری کے آخر مین لکھا ہے کہ جب جہانگیر بادشاہ کا انتقال ہوگیا تو شاہ جہان
دکن سے واسطے تخت نشینی کے ہندوستان کو روانہ ہوا جب رانا کی عملداری مین مقام گوگھوندہ
پر آکے پہونچے ہوئے تو رانا کرن سنگ نے آکر ملازمت کی چونکہ شاہ جہان اول ہی سے اوس سے
بہت خوش تھا اور اوسنے عہد شاہزادگی مین اوسکے باپ امر سنگ سے اوسی مقام پر ملکر صلح قایم کی
تھی اور اوسکے بھائی بھتیجون نے بھی ایام نکبت اور فلاکت مین اوس کا خوب ساتھ دیا
اس لیے شاہ جہان اوس سے نہایت اخلاص اور اخلاق کے ساتھ پیش آیا اور خلعت گران بہا دیکر رخصت
کیا اور آپ بھی ہندوستان کو کوچ کر گیا —

وفات اسپنے پدر بزرگوار کے مسند ایالت پر بیٹھا اوسکا مصاحب اکھے راج فوج سے کر ڈونگر پور کے اوپر گیا اور پونجا راول کو شکست دیکر بھگایا اور اوسکی صندلی چہروکے کو گرا کر تمام سامان لے آیا اور ڈونگر پور کو بھی خوب لوٹا اسی طرح رام سنگہ راٹھور مہارانا کے حکم سے دیولیہ کی طرف فوج لے کر گیا راوت جسونت سنگہ اور اوسکے بیٹے مان سنگہ کو مار کر بھگا دیا اور دیولیہ کو لوٹ لیا —

سمت ١٦٨٦ مین کاتک بدی ۲ وج کو مہارانا جگت سنگہ کے ہان راج سنگہ پیدا ہوا اور ایک برس بعد ارسی پیدا ہوا انکی مان مرتیہ کے راٹھور راجا کی بیٹی تھی جس کا نام جنادے موہن داس حرم سے پیدا ہوا —

پھر رانا نے اکھے راج سروہی کے راجہ کو مغلوب کرکے تونگا والی[٭] لے لی اور اوسکو منہدم کرکے اوسکے پتھرون اور مصالح سے اپنے یہان میرو مندر نام محل بنایا اور پچھولا تالاب کے کنارے پر ایک عمارت بنائی جسکا نام موہن مندر رکھا —

راجہ جگت سنگہ کا مصاحب بھاگ چند نامی فوج لے کر بانسواڑہ کو گیا وہان اوس وقت راول سمرسی مالک تھا سو شہر چھوڑ کر مع نوکر چاکرون کے پہاڑون مین چلا گیا اور پھر ہی صلح کا پیغام بھیجا آخر دو لاکھ روپیہ جرمانہ کے اوسکے اوپر قرار پائی راول نے وہ روپیہ ادا کرکے آیندہ کے لیے دربار اودے پور کی زبردستی قبول کی —

بعد اسکے رانا نے اپنی دختر کی شادی راو ستر سال والی بوندی کے بیٹے بہادر سنگہ سے کردی اور اوسکے ساتھ ستائیس لڑکیان اپنے خاندان کی بھی دین[٭٭] اور ایکلنگ مہادیو جی کے مندر کے اوپر سونے کا کلس اور سونے کی دھجا چڑہائی —

یقین ہوتا ہے کہ رانا کرن سنگہ نے ارجن نامی اپنے بھائی کو اس موقع پر اوسکے ساتھ کر دیا ہوگا —

[٭] تونگا والی سروہی مین کوئی عمارت ہوگی —

[٭٭] واضح ہو کہ اول رانا لوگ اپنی دخترون کی شادی جے پور جودہ پور کے راجون کے ساتھ کیا کرتے تھے مگر جب سے اونھون نے بادشاہون کو بیٹیان دین تو راناؤن نے اونسے قطع تعلق کر دیا اور جب اونکی بیٹیان پیدا ہوتی تھین تو اونکا بیاہ کسی اشراف خاندانی راجپوت کے ساتھ کر دیتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے

سمت مین رانی جامبوتی دوارکا جی کے درشنون کو گئی چنانچہ دیوالی کے تہوار بھی وہین اوس نے رنچھوڑجی کی پرستش کی اور چاندی کی تلا کرکے برہمنون کو دی اور بہت قسم کے دان دئے اور اسی رانی نے بدرناتھ گشائین کی دختر مسماۃ بینی کو موضع آہر سے دو ہل کی زمین دیکر اوس کے خاوند مدہ سودن بھٹ کے نام پٹہ کر دیا —

مہارانا جگت سنگہ روز مسند نشینی سے ہر سال چاندی کی تلا کرتا تھا مگر سمت ۱ مین اساڑہ بدی اماوس کو سورج گرہن ہوا اوس دن اوسنے امرکنٹک مین جاکر بریا ماندھاتا کے استہان کے ہوئے جوترلنگ مہادیوجی کی پوجا کی اور وہان سونے کی تلا مین بیٹھہ کر تلادان کیا تب سے ہر برس سونے کی تلا کرتا تھا اور ہر سال اپنی سال گرہ کے دن مہادان کرتا تھا جسمین یہہ چیزین ہوتی تھین سونے کا کلپ برکش سونے کی زمین سونے کی ساتون سمندر سونے کا سو ہکبر —

بعدہ رانی جامبوتی تیرتھون کو گئی کاتک کے مہینے مین متھرا کی جاترا کی دیوالی گوکل اور گوردہن ناتھہ کی دیکھی اور انّ کوٹ بھی وہین کیا پھر کاتک سودی پورنماشی کو سورون گھاٹ پر گنگاجی کا اشنان کیا اور چاندی کی تلا کی بیکانیر کے راجہ کرن سنگہ کی بیٹی اور رامپورہ کے راجہ ہٹی سنگہ کی رانی انند کنور بائی نے بھی اپنی نانی جامبوتی کے ساتھہ تلا کی رنچھوڑ بھٹ کہتا ہے کہ اوس نے وہ تلادان اور آتما مہیشور کا دان اپنے نانی کے روبرو بڑی خوشی سے مجھکو دیا تھا بعدہ رانی نے پریاگ کاشی اور اجودہیا کی زیارت کرکے وہان بھی تلادان کئے اور وہان سے لوٹ کر اپنے گھر آگئی —

پھر رانا جگت سنگہ نے اپنی رانی کے ساتھہ بیٹھہ کر آیا مہیشور کا دان کیا اور مولف کی مان بیٹی اور باپ مدہ سودن کو دیا اسی طرح رانا امر سنگہ کی رانیون اور خود

که اور خاندان والون کی بیٹیون کی شادی بیاہ کا اختیار بھی رانا ہی کو تھا اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ اوسنے اپنے دختر کا بیاہ ۵۰ پچاس خاندان کے لڑکیون کی ایک شخص کے ساتھہ کر دیا ہے اور کبھی اون لڑکیون کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ ہوتی تھی —

رانا موصوف نے بھی بہت دان دیئے تھے ۔۔

اسی برس مین بیساکھ سدی پونون کو رانا جگت سنگھ نے ایک مندر بناکر اوسمین جگناتھ جی کی مورت استھاپن کی اور بارہ ہزار ساده گاؤ اور پانچ گانو جگناتھ جی کی نذر کیے اور مہادان وکلپ لتا دان[١] اور برن اشو ہا[٢] برہمنون کو دیئے اور رمہ سودن بھٹ کو گو دان دیا اور کرشن بھٹ کو کو بھیڑا گانو رتن دہنو ہا[٣] کے مرحمت کیا ۔ فقط اس سنگ کے اخیر مین یہہ لکھا ہے ۔

اودے سنگھ پرتاب سنگھ امر سنگھ کرن سنگھ جگت سنگھ راج سنگھ جے سنگھ جنہون نے راج سمندر تالاب کے نوچوکیا محل واقع بر سر بل کے طاقون مین یہہ راج پرستی جو اوس تالاب کی پرتشٹھا مین رنچھوڑ راے بھٹ نے بنائی ہے سمت ۱۷۳۲ مین پھاگن سودی پورنماشی کو پتھرون پر کھدوا دی ۔

	ذکر رانا راج سنگھ چھٹا سنگ	

سمت ۱۷۰۹ مین راج سنگھ نے چاندی کا تلادان کیا اور پھاگن بدی دوج کو اپنی بہن کی شادی کرن سنگھ بجو ر بٹھیہ کے بیٹے انوپ سنگھ کے ساتھ کر دی اسکے ساتھ آٹھ لڑکیان اور اپنے خاندان کی دین ۔

سمت ۱۷۱۰ مین پوس بدی گیارس کو اندر بھان بہواڑ کی بیٹی سدا کنور سے جو رانا راج سنگھ کی رانی تھی کنور جے سنگھ پیدا ہوا علاوہ اس کے راج سنگھ کے یہہ اور بیٹے تھے بھیم سنگھ گج سنگھ سورج سنگھ اندر سنگھ بہادر سنگھ

[١] ہیرن اسو یعنے سونے کا گھوڑا ۔

[٢] رتن دہنو یعنے جڑاؤ گائے ۔

[٣] یہہ رانا شاہ جہان کا ہمعصر تھا اور اسنے جہانگیر بادشاہ کو بھی خوب دیکھا تھا چنانچہ رانا کرن سنگھ کے عہد مین کئی بار دہلی کو گیا تھا اور اکثر اوقات بادشاہی مہمات مین مصروف رہا اسنے سمت ۱۷۰۹ مین وفات پائی ۔

نرایندو اس خواس وال*—

اس رانا نے تخت نشینی سے پہلے ایام رائی زادگی مین واسطے سیر ہر موسم کے سربدرت بلاس نامی ایک باغ لگایا تھا اور اوسکی باوڑی کا نام کھیشنہ** نندی رکھا تھا اوس جگہہ وہ راجہ ہمیشہ عیش کیا کرتا تھا—

سمت ۱۷۱۱ پوس کے مہینے مین یہہ خبر پہونچی کہ شاہ جہان بادشاہ اجمیر مین آیا اور اوسکا وزیر سعد اللہ خان چتوڑ کی طرف روانہ ہوا ہے رانا راج سنگہ نے مدھوسودن بھٹ کو واسطے سوال جواب کے اوسکے پاس بھیجا سعد اللہ خان نے اوسکو دیکھکر کہا کہ رانا نے اس غریب داس کو کیون بھیجا ہے اوسنے راے سنگہ کے بیٹے مہونہ ایسے جواب دیا کہ ایک تو رانا پرتاب سنگہ کا بھائی سکت سنگہ غریب تھا اور ایک بیہ سنگہ نامی راوت میواڑ مین غریب تھا اور یہہ بھی اون ہی غریبون کا کام تھا کہ دہلی سے دو بادشاہ آئے اونکو پناہ دیکر اپنے پاس رکھے اور پھر اپنے مالک بناے*** خان نے کہا سچ ہے اور پوچھا کہ رانا کے سوار کس قدر ہین جواب دیا کہ بائیس ہزار ہین خان نے کہا کہ بادشاہ کے لاکھہ سوار

* راجون کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹا خواص یعنے حرم سے ہوتا ہے اوسکا نام سنگہ کے اوپر نہین رکھتے ہمیشہ واس کا لفظ اوسکے نام کے ساتھہ لگا رہتا ہے تاکہ اوسکی اصلیت کی تمیز رہے—

** یعنے دودہ کا دریا—

*** سنہ ۱۰۶۳ مطابق سمت ۱۷۱۱ مین رانا راج سنگہ کو شاہ جہان نے منصب ۶ ہزاری چھہ ہزار سوار اور خطاب رانا کا مرحمت کیا

**** افسوس ہے کہ اس مقام پر کاتب نے خبط الملم کیا ہے کئی اشلوک ایسے ناموزون اور غلط لکھے ہین کہ اونکا مطلب کسی طرح پر اچھی طرح حل نہین ہوا یعنے مدھوسودن بھٹ کا پہلا جواب ایسا مشکوک اور مہمل ہوگیا ہے کہ سمجھہ مین نہین آتا مگر ظاہرا اوسنے جہانگیر بادشاہ اور شاہ جہان بادشاہ کے اوپر یہہ طنز کی جو ایام بغاوت مین کچہہ کچہہ مدت رانا کے گھر مہمان رہگئے ہین شاہ جہان کا مہمان رہنا تو خود اسی کتاب سے ثابت نہے اور جہانگیر کی نسبت اگرچہ کچہہ نہین لکھا مگر عجب نہین کہ اوسنے اپنے باپ سے باغی ہوکر رانا سے سازش کرلی ہوگی اور وہ اوس وقت رانا کی مہم کے اوپر متعین بھی تھا۔

ہین پھر کیسے ہوگا مدہ سو ون بھبت نے کہا ای خان سنو دہلی کے بادشاہ کے لاکھہ سوار اور رانا کے بائیس ہزار پیدا کرنے والے نے برابر پیدا کیے ہین خان یہہ سنکر دلمین خفا ہوا پھر جے سنگہ اور خان نے کہا کہ رانا کو ہمارے ساتھہ چلکر بادشاہ کی ملازمت کرنا لازم ہے جب رانا راج سنگہ کو اس گفتگو سے اطلاع ہوئی تو اوسنے بادشاہ کو خوش کرنا مصلحت سمجھہ کر اپنے بیٹون کو بادشاہ کی ملازمت کے لئے بھیجا اور سلطان سنگہ رانا کا بڑا بیٹا شاہزادہ دارا شکوہ کی معرفت شاہ جہان سے ملا*** —

پھر رانا راج سنگہ نے اپنی مان جنادی رانی کو چاندی کی تلا مین بیٹھا کے اور ہاتھی کی قیمت خیرات کروائی اوسوقت روپ سنگہ راٹھور مانڈل گڈہ مین تھا رانا نے اوسکے سر پر اکھوا اس مہاجن کو مع فوج کے بھیجا جب وہ قریب پہونچا تو روپ سنگہ وہان سے بھاگ گیا*** —

*** سیر المتاخرین مرات العالم مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۰۶۴ ہجری مطابق ۱۶۵۴ع موافق سمت ۱۷۱۱ مین شاہ جہان واسطے سیر اجمیر کے گیا وہان سنا کہ چتور کی قلعہ کی مرمت ہو رہی ہے چونکہ یہہ بات بخلاف قرار داد تھی اور عہد جہانگیر بادشاہ مین جب کہ کرن سنگہ والد رانا امر سنگہ نے ملازمت کی تھی تو یہہ بات ٹھہر گئی تھی کہ رانا امر سنگہ اور بعد اوس کے جو کوئی اوسکا جانشین ہو چتور کی مرمت اور درستی نکرے اس لئے جلا الملک سعد اللہ خان وزیر کو تیس ہزار سوار کے ساتھہ واسطے مسمار کر دینے قلعہ مذکور کے اوس طرف روانہ کیا اوس نے چودہ پندرہ دن کے عرصہ مین قلعہ مذکور کو گرادیا اور رانا نے خبردار ہو کر دارا شکوہ سے رجوعات کی بادشاہ نے دارا شکوہ کے واسطہ سے اوسکی تقصیر عفو فرمائی سے انتہی مولف راج پرستی نے قلعہ کا کچھہ ذکر نہ لکھا اور سب بات کچھہ مطابق ہے —

*** اوس زمانہ مین روپ سنگہ راٹھور کشن گڈہ کا راجہ تھا مگر مانڈل گڈہ کے قلعہ مین اوس کا موجود ہونا بجز اس کے اور کسی طرح سمجھہ مین نہین آتا کہ وہ بادشاہ کی طرف سے وہان کا حاکم ہوگا اور مانڈل گڈہ مین بادشاہی عملداری سے ہوگی —

سمت ۱۷۱۲ مین کاتک بدی کو اکلنگ مہادیو جی کے مندر مین رانا راج سنگہ نے

[illegible] موسے ہاتھی دان کیا اور برہمانڈ کا بہی دان دیا —

۱۷۱۹ مین پوس بدی گیارس کو رانا نے اسمید جگ کرنے کی تیاری کی تھی مگر

پنڈتون نے کہا کہ کلیگ مین اسمید جگ کرنا منع ہے اس لیے رانا نے وہ سفید سیاہ

گوش گھوڑا جو جگ کے لیئے آیا تھا مع زین پوشش زرین اور زیور جڑاؤ کے مدہ

سودن بہٹ تیلنگ برہمن کو دان کر دیا اور بیٹو پیتری چھتر وغیرہ جو کچھ سامان

اوس گھوڑے کے تیار ہوئے تھے وہ سب دے ڈالے برہمن نے اوس

گھوڑے پر سوار ہو کر راناکو اچھی اچھی دعائین دین اور جب وہ اپنے گھر کو جانے

لگا تو رانا گھوڑے کی لگام پکڑ کر ستر قدم اوسکو پہونچانے گیا لبدہ مدہ سودن کاشی

جی مین جا بسا اور راجہ کے حق مین دعائین دیتا رہا وہ اس دان مین سب ملا کر ایک

لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے —

ساتوان سرگ

رانا راج سنگہ کی سواری و فتوحات کے بیان مین

اس سرگ کے شروع مین رنچھوڑ بہٹ نے رانا کی سواری اور اوسکے لشکر کی

آراستگی اور سوار پیادون کی شان شوکت اور نقارہ نوبت کی زور شور اور توپ

بندوق [illegible] وغیرہ آلات حرب کی تعریفین بڑی فصاحت بلاغت اور شاعرانہ تکلفات

سے کی [illegible] —

*خلاصہ یہ ہے کہ رانا راج سنگ لشکر جمع کر کے سمت ۱۷۱۴ مین بیساکھ سودی

[illegible] کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ اپنے ملک کے دورے کو اودے پور سے

*مصنف نے اکثر واقعات کو آگے پیچھے لکہا ہے چنانچہ چھٹے سرگ مین جو اسمید جگ کا ذکر بیان

کیا تو وہان سمت ۱۷۱۹ لکہے اور ساتوان سرگ سمت ۱۷۱۴ سے شروع کیا

اور جو باقی رہی اوسکو رانا کے سپاہیون نے خوب لوٹی اون کی چپقلش سے بہت کچھ زمین پر بھی گر گئی تھی وہ گھوڑون کی ٹاپون سے چارون طرف اوڑی اوڑی پھرتی تھی —

اس لوٹ مین بہت سے مسلمانون نے راجپوتون کے ساتھ ہوکر خوب مال لوٹا تھا مگر راجپوتون نے مطلع ہوکر اونسے چھین لیا مسلمانون نے رانا راج سنگھ سے فریاد کی چنانچہ رانا نے اونکی لوٹ راجپوتون سے اونکو واپس دلوا دی —

پھر ٹونک نگر سانبھر لالسوٹ چاٹسو کیکڑی رنتھنبور فتح پور بیانہ اجمیر کو بھی رانا کی فوج نے تاخت و تاراج کیا اور ان شہرون کے رہنے والون سے خاطر خواہ تاوان لیا نیز الجملہ ان جگہون پر رانا امر سنگھ نے دو دو پہر ٹھہر کر لوٹ مار کی تھی اون علاقون پر رانا راج سنگھ چار پہر ٹھہرا اور خوب دل کھولکر اونکو لوٹا اخیر چھاپنی ندی تک جا کر واپس چلا آیا —

اب ٹونک نواب امیر خان کی ریاست ہے سانبھر مین جے پور جودھ پور کا عمل ہے لالسوٹ چاٹسو رنتھنبور مین جی کا راج اور کیکڑی و رنتھنبور مین سرکار دولتمدار کی عملداری ہے بیانہ بھرت پور کی ریاست مین شامل ہے مگر مین اونچا گاؤن اور راجہ جے پور والہ کا بھائی ہے دخیل ہے ان دنون یہہ سب بادشاہی مکان تھے ان کو لوٹ کر رانا نے اپنے دلکا وہ غصہ نکالا ہوگا جو بسبب غارت ہونے میواڑ کے شاہان دہلی کی فوجون سے پشت در پشت اوسکے دلمین ابلا آتا تھا —

اب اس امر مین بحث کیجاتی ہے کہ رانا راج سنگھ نے دراز دستی بادشاہی علاقون مین کس وقت مین واقع ہوئے اور اوس وقت دہلی کے سلطنت کا کیا حال تھا سو حساب کی رو سے سمت ۱۷۱۴ جسمین رانا راج سنگھ نے یہ چڑھائی کی اور حساب تاریخ ۱۰۶۸ ہجری کے مطابق ہے اس سال مین شاہ جہان ایسا سخت بیمار ہوگیا تھا کہ تمام ہندوستان اور سب صوبون کے مضمون منتشر ہوگئی تھی دارا شکوہ سلطنت کے امور کو انجام دیتا تھا اور محمد شجاع اور مراد بخش و اورنگ زیب دارا شکوہ کے تینون بھائی دارا شکوہ سے سلطنت چھینی کے لئے اپنے اپنے مقامو نسے روانہ ہو چکے تھے اور اونکے فتنہ و آشوب سے ہندوستان کا عام انتظام برہم اور سر رشتہ امن و امان کم ہوگیا تھا پس ایسے وقت مین رانا راج سنگھ نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کام کر لیا —

آٹھوان سرگ

رانا راج سنگہ کی ممالک غیر سے واپسی اور ڈونگرپور وغیرہ ملکون مین دست اندازی

ماہ جیٹھ سمت ۱۷۱۴ مین رانا راج سنگہ کے ڈیرے چھاپنی ندی پر تھے* کہ وہان یہہ خبر آئی کہ اورنگ زیب دہلی مین تخت نشین ہوا رانا راج سنگہ نے ارسنگہ کو تقریب تہنیت کے دلی کو بھیجا اوسنے وہان پہونچکر بادشاہ کو رانا کی پیشکش دی بادشاہ نے ڈونگرپور وغیرہ ملکا کا اختیار نامہ اور ہاتھی گھوڑے رانا کے واسطے اوسکے حوالہ کئے پھر ارسنگہ دلی سے رخصت ہوکر اپنے وطن مین آیا اور جو لایا تھا وہ رانا کے نذر کیا **ــــ

اسی سال مین اورنگ زیب اور اوسکے حقیقی بھائی شجاع کے درمیان لڑائی قایم ہوئی رانا راج سنگ نے اورنگ زیب کی خوشنودی کے لیے اپنے بیٹے سردار سنگہ کو اورنگ زیب کے پاس بھیجا اوسنے اورنگ زیب کے روبرو لڑکر شجاع کو مغلوب کیا اورنگ زیب نے خوش ہوکر اس جانفشانی کے صلہ مین سردار سنگہ کو خلعت مع ہاتھی وغیرہ کے دیا جب سردار سنگہ رانا کے پاس آیا تو کچھہ بادشاہ سے لایا تھا رانا کی خدمت مین پیش کیا رانا نے

* چھاپنی ندی کا حال معلوم ہوا شاید کہ چنبل سے مراد ہے ــ

** جب اورنگ زیب نے اکبرآباد پہونچ کر اپنے بڑے بھائی دارا شکوہ پر فتح پائی اور سلطنت اوسکی طرف رجوع ہونے لگی تو کنور لال سنگہ پسر راج سنگہ رانا کا بیٹا اپنے باپ کیطرف سے مبارکباد کے لیے اورنگ زیب کے پاس حاضر ہوا اوسنے خلعت فاخرہ مع ایک عقد مروارید کنور لعل سنگہ کو دیا اور رانا کے لیے سرپیچ مرصع بھیجا اور کچھہ روز بعد سرپیچ اور مرصع طرہ کنور لعل سنگہ کو بھی عطا کیا بعد اورنگ زیب داراشکوہ کے تعاقب مین پنجاب کیطرف گیا کنور لعل سنگ بھی ساتھہ تھا ماہ ذیحجہ میں ستلج ندی کے کنارے پر رانا راج سنگہ کا منصب ششش ہزاری شش ہزار سوار کا ہوگیا جسمین ایک ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ تھے اور دو کروڑ دام کا ملک عطا ہوا پھر شجاع کی لڑائی درپیش ہوئی کنور سنگہ اوسمین بھی موجود تھا اورنگ زیب نے شجاع پر فتح پاکر کنور لعل سنگہ کو موتیون کی سمرن گلے کے دی اور رخصت کیا دمرات العالم سند دوکروڑ دام پانچ لاکھہ روپیہ ہوتے ہین معلوم مین کہ یہ ملک ڈونگرپور اور بانسواڑہ کا تھا یا علاوہ اسکے ــ

دو — سب چیزین باوسی کو دی دین —

سنہ ۱۷ۓ مین رانا راج سنگہ نے راول گردہر والی ڈونگرپور کو ہوا کر مع اور ٹہاکرون کے اپنا تابع کر لیا راول نے بہی براہ اطاعت اور فرمانبرداری کے رانا کی خوب خدمت کی اور جو چیز اوسکے پاس تہی وہ راکو نذر مین دی —

ماہ ساون سنہ ۱۷ۓ مین رانا راج سنگہ اپنی فوج لیکے ادیپور گیا میر گو گیا سلطان سنگہ چوہان سنگہ راوت سنگہ راوت محکم سنگہ چونڈاوت اودے سنگہ راوت یہہ سب اول ہری سنگہ راوت دیولیہ والا آکر راجہ کے پانون پر پڑا اور پچاس ہزار روپیہ اور ایک پنج بیل معہ فیل مادہ کے نذر کئے —

سنہ ۱۷ۓ مین بیساکہہ سودی نو مین منگل کے دن مہا رانا کے حکم سے بانسواڑہ کے اوپر فتح چند منتری مع پانچ ہزار سوار اور کئی سردارون کے گیا اور راول کی فوج کو شکست دی آخر راول سمرسی نے ایک لاکہہ روپیہ نقد اور ایک فیل مع مادہ فیل کے دیکر صلح کر لی اور دس گانو اوسکے خالصہ ہوگئے رانا نے وہ دس گانو اور اوسکا ملک اور بیس ہزار روپیہ واپس کر دئے —

پہر یہہ ہی فتح چند رانا کے حکم سے فوج لیکر دیولیا کو گیا وہان کے ٹہاکرون سے لڑکر فتح پائی اور ہری سنگہ فرار ہوگیا مگر ہری سنگہ کی مان اپنے پوتہ پرتاب سنگہ کو لے کر رانا کے پاس آگئی رانا نے پرتاب سنگہ کو اپنے مصاحبون مین داخل کیا اور فتح چند نے مہربان ہوکر اوس سے بیس ہزار روپیہ معہ ایک مادہ فیل کے جرمانہ مین لیا ان عمدہ خدمتون کے بجا لانے سے رانا کے دل مین فتح چند کی بہت کچہ نگہہ ہوئی —

بعد ازان اکہے راج سروہی کا راجہ رانا راج سنگہ کی مہربانیون اور حسن اخلاق سے خود بخود اوسکا مطیع و محکوم ہوگیا —

بانسواڑہ شاید کہ بانسواڑے سے مراد ہے جو یہان سمجہتے ہین —

اغلب ہے کہ پرتاب گڈہ اسی پرتاب گڈہ کا بسایا ہوا ہے جو اب دیولیہ کی راست کا صدر مقام ہے —

معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جرمانہ فتح سنگہ نے راوت ہری سنگہ سے لیا —

ماہ پھاگن سمت ۱۷۱۶ مین رانا راج سنگہ نے دہواری کا گھاٹ مضبوط پتھرون اور لوہے کی کیلون سے بند ہوایا اور وہان دروازہ بنا کر کواڑ چڑہائی۔

سمت ۱۷۱۸ مین رانا راج سنگہ فوج لے کر کشن گڈہ پر چڑہ گیا اور روپ سنگ راتہور جسنے جو اپنی بیٹی بادشاہ کو دینے کے لئے رکھی تھی اوس سے اپنی شادی کرلی۔

سمت ۱۷۱۹ مین رانا نے میول دیس مین * لشکر کشی کرکے وہان کے مینون کو مغلوب کیا اس لڑائی مین بہت مینی مارے گئے اور رانا وہ ملک سے مال غنیمت کے اپنے بہادر سپاہیون کو دے آیا۔

سمت ۱۷۲۰ مین رانا دت رام سنگہ رانا راج سنگہ کا سردار سروہی کو گیا ملنے راج کا بیٹا اودے بہان اوسکے ساتھ تھا اوسنے لکھے راج کو سروہی کی مسند سے اوتارا اور آپ اوسکی جگہ مسندنشین ہوا اِس سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ رانا اپنے حمایتون کا مددگار اور دشمنون کو نیست نابود کرنے والا ہے **

سمت ۱۷۲۲ مین رانا راج نے انوپ سنگہ راجہ بگھیلہ کے بھائی کنور بہادر سنگہ کو سجے کنوری بائی اپنے بیٹے دئے اور اٹھانوے لڑکیان اپنے خاندان کی اور اوسکو دین اوس شادی مین جب رانا راج سنگہ اپنے بھائی بیٹون سمیت واسطے تناول طعام کے بگھیلون کے ساتھہ بیٹھے تو بہت سے بگھیلا ان مین ایسے تھے کہ کسی کے ساتھہ کھانا نہین کھاتے تھے مگر اس مقام پر انھون نے متفق ہو کر رانا سے کہا کہ آپ کے یہان کا کھانا ایسا ہے کہ جیسا جگناتھہ جی کا پرشاد ہوتا ہے ہم اوسے تناول کرکے پاک ہو گئے راجہ نے اس تقریر سے خوش ہو کر اونکو ہاتھی گھوڑے اور زیور بخشے۔

سمت ۱۷۲۱ مین ماگھ بدی ۱۵ اوس کو سورج کا گہن ہوا رانا نے سونے کی گاے

* میول دیس شاید مگرے اور میرواڑے کے پہاڑے علاقہ سے مراد ہے جہان میر و مینا و بھیل قوم آباد اور اودے پور کی ریاست سے ملحق ہے۔

** اس تغیر متبدل کی وجہ مولف راج پرستی نے کچھہ بھی نہ لکھی۔

بنا کر سب دو ہزار اور بہت سامان اور اپنے وزن کے موافق گج موتیون کی قیمت خیرات کی اور ہاتھی دان مین دیا —

سمت ۲۵ مین ماگھ سودی دسمی کو جھی گانو کے تالاب کی پرتشٹھا مین چاندی کی تلا کی اور اوس تالاب کا نام جناساگر رکھا اور غریب داس پروہت کو گن ہنڈا اور دیو پورہ دو گانوڈی اوس کی تیاری مین چھ لاکھ اٹھاسی ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے راجہ نے اپنی والدہ کے نام پر جو انتقال کر گئی تھی یہہ تالاب بنایا اور اس چشمہ فیض اور اوس خیرات کا ثواب اپنی مان کی روح کو بخشا —

اوسی دن اودے پور مین رانا کے حکم سے کنور جی سنگہ نے رنگ سرودر تالاب کی پرتشٹھا کی اور ایسے ایسے دان کئے کہ جیسے سخی اور فیاض کرتے ہین اور اوسکی طبیعت کو سخاوت اور فیاضی سے کمال فرحت حاصل ہوتی ہے —

پھاگن سودی پورنماشی سمت ۲۲ کو یہہ کتاب جسمین راج سمند تالاب کے پرتشٹھا کا حال لکھا ہے اور نام اوسکا راج پرستی ہے تمام ہوئی اس سرگ کے اخیر مین رانا اودی سنگہ سے لے کر رانا راج سنگہ تک کرسی نامہ اور میواڑ کی زبان مین اتنا اور لکھا ہے سمت ۱۱ مین ماگھ بدی ستمین کو بدھ کے دن رانا راج سنگہ نے راج سمند کی تعمیر شروع کی اور سمت ۲۲ مین ماگھ سودی پورنماشی کو جمعرات کے دن راج سمند کی پرتشٹھا کی اور چھ دن مین اوسکا ڈیرہ پھیر کر سونے کا تلادان دیا اور سب برہمنون اور بھاٹ چارنون کو انعام دیئے —

اور یہہ نام بھی لکھے ہین رنچھوڑ بھٹ اور اوسکا بیٹا لچھمی ناتھ گجدہر کلیان گجدہر موہن سنگہ جی کیشو جی سندر جی لالہ جی سوم پورہ باس اودے پور —

ہنود کے مذہب مین یہہ ایک رسم اسواسطے مقرر ہے کہ عمارت کے بنوانے مین جو بہت سے جانور تلف ہوتے ہین اوسکے عذاب دور ہو جانی کی غرض سے فرائض متبرکہ بجا لاتے ہین اور بے ثباتی عالم اور بیوفائی عمر مد نظر کرکے اوس عمارت کو خدا کے نذر کر دیتے ہین اور جو عمارت کہ مثل سرای اور باغ اور تالاب وغیرہ کے مفید عام ہوتی ہے تو اوسکو خلق اللہ کے فیض رسانی کے لیئے وقف کر دیتے ہین —

نوان سرگ

راج سمندر تالاب کے شروعات کے بیان مین

سمت ۱۶۹۸ مین مہارانا جگت سنگھ کے جین حیات کنور راج سنگھ جیلمیر کو واسطے شادی کے جاتا تھا اوسوقت اوسکی عمر بارہ برس کی تھی راستہ مین ایک مقام پہ جہیل دیکھکر ارادہ کیا کہ جو لپنے گانو کی سرحد مین ایک بڑا تالاب بنوایا جاوے تو خالی از مفید عام نہوگا گوگہونڈا سنوار شوالی بھگادوا مورچھا جپ سوند کھیری چھاپر کھیری تاسول سید اور بہا گانو توہان ریاسوئی کھیلے کانکرولی ندہ ـ بعدہ جب یہہ رانا مسندنشین ہوا تو ماگھ سمت ۱۷۱۸ مین روپ چتر بھوج جی کے درشن کو گیا اتفاق سے اوسی سرزمین مین گذر ہوا اور وہ ہی بات یاد آئی جو اول تجویز کی تھی تو اپنے پروہت سے اوسکا اظہار کیا اور کہا کہ یہہ ایسی ایک بہت بڑی مہم ہے کہ اسمین لاکھون روپیہ خرچ کو چاہیئے اور بہت بلندی کی رات دن اسی کام مین برابر مصروفی رہی تو یہہ انجام کو پہونچے ہمکو دہلی کے بادشاہ سے ہمیشہ مقابلہ رہتا ہے اوسکی فوجون کی مدافعت اور ممانعت سے اسقدر فرصت کہان جو اس طرف متوجہ ہووین پروہت نے رانا کو ایسی ترغیب دی اور اوسکی ہمت بڑھائی کہ وہ اس کار خیر کے پورے کرنے کو بڑی سرگرمی سے مستعد ہوگیا اور پہلے پہل گومتی ندی کے پل باندہنے کا ارادہ کیا جو دو بڑے پہاڑون کے درمیان مین ہوکر آتی تھی ـ

پس ہتی ماگھ سودی ستمین روز چہارشنبہ کو کہ یہ مہورت عمارت کے لیے بہت مفید تھا اس کام کی بنا ڈالی اوستادون اور معمارون نے وہان نیو کھودنے اور پل باندہنے پر عہد باندہا مزدورونکی کچھ تعداد نہ تھی جیسے راجہ سگر کے ساٹھ ہزار بیٹون نے زمین کھودنے پہ کمر باندہ لی تھی ویسی ہی یہان ایک مخلوق زمین کھودنے پر اولٹ پڑی تھی اور رانا راج سنگھ اس کام کو بہت بڑا سمجھ کر آپ اوسکا اہتمام کرتا تھا اور اپنے ہوشیار و معتمد آدمیون پر اونکی لیاقت کے لایق اس کام کو تقسیم کر دیا تھا جب نیو کھدکر تیار ہوگئی تو رانا نے اسپنے سوبرجول بند ہوانا شروع کیا ـ

پل باندہنے سے پہلے نیو اوسکی ایسی گہری کھودی گئی تھی کہ اوسمین پانی نکل آیا تھا اور پانی
نکالنے کے لیے جابجا کلین گہری کی گئین تھین اوسکے ذریعہ سے پانی نکالا جاتا تھا اور
کئی جگہ سینکھ پال یعنے گھڑون کے رہٹ نصب تھے جنکو بیلون سے حرکت دیکر پانی کھینچا جاتا
تھا غرض کہ سارے ہندوستان کے علم وہنر اس پل کے بنیاد سے پانی نکالنے مین مستعمل
ہوئے تھے اور اس کام کے آدمیونکی بہت کچھہ قدر تھی جو دور دور سے آکر ترکیبین بتاتے
تھے اور جابجا پختہ نہرین بنادین کہ وہ پانی جو نیو سے نکالا جاتا تھا اونمین جاری تھا اور
زمین دار لوگ مفت اوس پانی سے اپنے کھیتون کو سیراب کرتے تھے۔

غرضکہ بعد تیار ہوجانے نیو کے سمت ۱۶۲۱ مین بیساکھہ سودی تیرس ۱۳ کو سوموار کے دن
پل باندہنے کا مورت تھا جب وہ ساعت کہ مہت مبارک اختیار کی گئی تھی آئی تو غریب
داس پروہت کے بڑے بیٹے رگھو ناتھہ رائے نے اپنے ہاتھہ سے پانچ بڑی سل وہان رکھین
اور اون پر کئی قسم کے جواہرات رکھے گئے اور معمارون نے بنیاد کی تعمیر شروع کی پھر
پل مین ہاتھیون کے ذریعہ سے پتھر بھرے گئے جب سات دن کے عرصہ مین یہہ نیو
پتھرون سے بھر کر اوپر تک آگئی تو پھر پل کے اور دیوارون کو اوٹھانے لگے اور قبل از تعمیر
پل کے ندی کا مونہہ بند کر دیا تھا۔

رامچندر جی نے تو اپنے قوت بازو سے سمندر مین پل باندہا تھا اور رانا نے بہت سے
آدمیونکی حکمت سے زمین مین پل بنایا۔

جب کہ وہ نیو اس قدر گہری کھودی گئی تھی کہ زمین سے پانی نکلنے لگا
تھا تو ایک طرف کی نیو مین جو مغرب رویہ تھے پانی کے ساتھہ تین قسم کی
ٹھیلیان یعنے سفید اور زرد نکل آئین تھین سلپ شاستر کے جاننے والون نے
یہہ حکم دیا تھا کہ اس شگون سے ایسا جانا جاتا ہے کہ اس تالاب مین پانی ہمیشہ بھرا
رہیگا اور اوسکے بنانے سے مہاراج کی تعریف اور نیکنامی جابجا مشہور ہوگی اور اینکو مشکل پایا
اوس مقام پر بسبب جاری ہونے اوس کارخانہ کے شہر سے زیادہ آبادی اور رونق تھی

سلپ شاستر مین عمارت بنانے کی ترکیبین اور اونکی سعادت و نحوست کے احکام ہین۔

دسوان سرگ
رانا راج سنگہ کے اور تعمیرات کا ذکر

وہان سے قریب بسبرن سیل ایک پہاڑ ہے اوسپر بھی رانا راج سنگہ کی ایک عمارت بطور قلعہ کے راج مندر نامی بنائی تھی سوسمت ۱۷۲۳ مین ماہ منگسر کی ماگھ وسمی کو راج مندر مین داخل ہونے کا مہورت تھا اوسدن راج سنگہ رانا محل مذکور مین رونق افروز ہوا اور سمت ۱۷۳۲ مین کارتک بدی ۷ کو اوسی محل مین سیکڑہ بھر سونے کے پانچ کلپ برکش اور سونکہ بھر سونے کا ایک مہابھوت گھٹ تھا اور ایک ہزار روپیہ بھر سونے کا ہر بنیا سو برہمنون کو دان مین دیا ان سب مین گیارہ ہزار چھ سو ستر روپیہ صرف ہوئے تھے سمت ۱۷۲۶ مین بیساکھ سودی ۱۳ کو راج سمندر تالاب کے اندر کی سیڑھیان اور باہر کے پشتے کی تعمیر شروع ہوئی اور جیٹھہ کے اخیر اور اساڑہ کے شروع مین سات کا پانی اوس تالاب مین آیا اور پانچ چھ مہینے دن مین پل کا مونہہ پتھرون سے بھر گیا اور پل کے اوپر بڑے بڑے اوستادون نے سنگ مرمر کی چوکیان تیار کر کے ایک عمدہ ترکیب سے جڑ دین وہ مکان نوچوکیا کھلاتا ہے کیونکہ اوسپر نو نو چوکیان سنگ مرمر کی جڑی گئی ہین اور وہ مٹی جو پل کی بنیاد سے نکلی تھی اور جابجا ڈھیر پڑی تھی وہ سب اسی مین لگ گئی۔

سمت ۱۷۲۷ مین رانا راج سنگہ نے اپنی سالگرہ کے دن اکہتر ہزار بتیس تولہ زر خالص کا ہیم ہستی رتھہ دان کیا ہزہزہز

سمت ۱۷۲۷ مین اساڑہ بدی چوتھ کو رانا کے ناو مین بیٹھنے کا مہورت مقرر کیا تھا اور ناو بھی تیار ہو گئی تھی لیکن تیج کے دن تالاب مین پانی کم تھا اس لئے لوگون نے متردد

ہز یعنے ایک قسم کا گھڑا۔

ہزہز یعنے پیپل کا درخت طلائی۔

ہزہزہز یعنے سونے کا رتھہ معہ ہاتھیون کے۔

ہوکر کہا کہ چوتہہ تو کل آگئی اور پانی تالاب مین ناوسکے لایق آجتک نہین ہوا اگر یہہ مہورت
خالی جاسے گا تو آیندہ عمدہ مہورت نہین کیونکہ بعد چوتہہ کے سنگہ کا برہسپت آجائیگا
غرض یہہ بڑی تشویش اونکو تھی خصوص رانا دت رام سنگہ کو جو اس تعمیر کا سردار تھا بڑی
فکر ہوئی اوسنے رانا راجسنگہ سے جاکر عرض کی کہ مہاراج پانی تالاب مین ناوسکے لایق
نہین اور ناوڈالنے کا مہورت کل کا ہے اگر کل یون ہی چلی جائیگی تو پھر بسبب حائل
ہونے برہسپت سنگہ کے تیرہ ۱۳ مہینے تک اور مہورت اس کام کا نہ نکلے گا آپ برہمن
لوگون سے اس امر کی چارہ جوئی کیجئے ورنہ ہم سب کی محنت اور خوشی یون ہی ضایع
جاویگی راجہ نے غریب داس پنڈت سے اس معاملہ مین صلاح پوچھی اوسنے کہا کہ
مہاراج براہ شکتیون کا جپ کرواوین پہی مہاراج فضل کرے گا رانا نے فوراً برہمنون کو
جپ کرنے کا حکم دیا برہمنون نے جپ شروع کی چونکہ رانا کے سارے کام مطابق فرضیات
الٰہی کے تھے اس لیے اوسی دن دوپہر کے بعد ابر گھر آیا اور خوب بارش ہوئی یہانتک
کہ وہ تالاب بھر گیا چوتہہ کے دن رانا نے ناو مین بیٹھ کر تالاب کی سیر کی لوگون نے اپنے
راجہ کو فایز المرام دیکھ کر بہت خوشی منائی —

ماہ جیٹھ سمت ۱۷۲۸ مین راجہ کے حکم سے تالاب کی موریان بند کر دی گئین اور پانی کا نالہ
بھی بند کر دیا —

سمت ۱۷۲۹ مین ماہ سودی پورنماشی کو چندرمان کا گہن ہوا اوسوقت رانا راجسنگہ
نے اوڈہائی سوٹکہ بھر سونے کا کلپ لتا دان اور ایک سو اسی توله سونے کے پانچ ہل
اور بھاولی نام گانو برہمنون کو دیا ایک ہزار اٹھائیس ۱۰۲۸ توله سونا ان دانون مین
صرف ہوا تھا —

سمت ۱۷۲۹ مین پھاگن بدی گیارس ۱۱ کو بھوانی گڑنام پہاڑ کے پاس رانا کے
حکم سے ایک اور بند باندہنے کا کارخانہ قایم ہوا ایک بڑا مضبوط اور خوبصورت
بند باندہا گیا —

سمت ۱۷۲۹ مین جیٹھ سدی ستمین کو رانا راجسنگہ نے اکلنگ مہادیوجی کے اندر سر دیو

نام تالاب کے گھاٹ کی مرمت کی اور چوپولیا تیار کرایا اور وہان کے ہر کوٹھی کی مرمت
اور درستی ہوئی اسمین اٹھارہ ہزار روپیہ اوٹھے تھے راج پرستی کا مصنف
لکھتا ہے کہ مین نے اسکی تاریخ بھی رانا کے حکم سے لکھی تھی رانا نے اوسکو سنکر وہان پتھرون
پر کھدوانے کا حکم دیا ۔

گیارہوان سرگ

اسی مین راج سمندر تالاب اور کانکرولی کے پل اور سب عمارتون کی لمبائی چوڑائی
اور بلندی کی مفصل مقدارون اصطلاحون اور قاعدون کے ساتھ لکھی ہے جو شلپ شاستر
سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ بغیر دیکھنے موقع اور نیز مترجم واقف شلپ شاستر کے نہین ہونے کی
اس لیے بمجبوری قلم انداز کی گئی۔

بارہوان سرگ

اسمین بھی وہ ہی گفتگو ہے مگر اخیر کی عبارت سے اس قدر سمجھا گیا کہ وہ پل چھ ہزار
چار سو تیرہ ذرعہ لمبا سنگ مرمر کا ہے اور اوس کے بارہ حصے ہین اور اکیس عمدہ
مکان اوسپر بنے ہین اور چھوٹے مکان اور شوالے وغیرہ کی تعداد اڑتالیس ہے اسمین
سنگین اور چوپولی اور بارہ چہ کے بنے ہوئے سب آ گئے اس مقام پر رانا اودی سنگھ نے بھی بند
باندھنے کا ارادہ کیا تھا مگر اوسنے اس بڑے کام کو اپنے حیطہ امکان سے باہر دیکھ کر اودی
ساگر نام تالاب اودے پور مین بنایا اب سو برس کے بعد رانا راج سنگھ نے یہان پل اور عمارت
بنا کر اپنے اور اپنے دادا کا نام روشن اور ارادہ پورا کیا۔

بہتر ان سمتون مین اسوجہ سے کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو ماہ سدی پورنماشی سمت ۱۷۲۹ اسکھا اور
بعدہ پھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۷۲۹ اور بعدہ جیٹھ سودی ستمین ۔ اور سال ہندی چیت سے پلٹ
جاتا ہے اسصورت مین پچھلے سمت ۱۷۳۰ ہو سکتے ہین یا مصنف نے آگے پیچھے کردی یا شاید میواڑ مین کاتک سے
نیا سال جاری ہوتا ہو۔

سمت۱ مین رانا راجسنگہ نے تال نامی ندی کا بند بندہوا گراوسکو بھی راج سمندر مین ڈال دی اور اسی سال مین آدھی رات کے وقت گومتی ندی بھی اگر اس تالاب مین داخل ہوئی چنانچہ ایک رات مین آٹھ ہاتھ پانی اوپر آیا تھا۔

اسی سال مین ماہ سودی پورنماشی کو پانسو ٹکہ بھر سونے کی زمین بناکر مہادان کیا جسمین اٹھائیس ہزار روپیہ صرف ہوئے۔

سمت۱۷۳۱ مین ساون سدی پنچمین کو رانا نے راج سمندر مین جہانتک الااوس تہا زمین رانا کے مجلس اور جلوس کے لیے اچھے اچھے مکان بنائے تھے لاہور سورت اور گجرات کے اوستادون نے ملکر یہ جہاز تیار کیا تھا اسی سال مین سالگرہ کے دن رانا نے پانسو ٹکہ بھر سونے کا بسوچکر بناکر مہادان کیا۔

تیرہوان سرگ
راج سمندر کی پرتشٹھا کے بیان مین

جو کہ اب راج سمندر پرتشٹھا کے لایق ہوگیا تھا اس سے رانا راجسنگہ کو بہت خوشی ہوئی اور ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کرکے اپنے دوست راجون کو بلوایا جب وے آنے لگے تو ہر ایک کی پیشوائی بقدر حیثیت عمل مین آئی یا اونکی پیشوائی کے لیے تجویز مناسب کرکے اپنے سردارون اور عزیزون کو بھیجا اور جسکا جیسا مرتبہ تھا اوسکو رتھ پالکی ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواری کے لیے بھیجکر بلوایا اور جب وے آئے تو اونکو طرح طرح کے ریشمی اور مخملی وغیرہ خیمون مین فروکش کیا یہ راجے بڑے بڑے قلعون کے مالک یا رانا کے خاندان والے سردار تھے۔

بازار کی دکانین ایسی عمدہ سجائی گئین تھین کہ اونکے شامیانہ ہر قسم کی آرایش اور پیرایش سے آراستہ و پیراستہ تھے اور اونین سب طرح کے اجناس اور سامان موجود تھے عمدہ عمدہ خوشبو مثل زعفران مشک اگر عود صندل اور کافور وغیرہ سے ہر جگہ مہک رہی تھی اور پھولون کے تروتازہ گلدستہ جابجا رکھے تھے لوگون نے چیزون کی کثرت جیسی

وہان دیکھی تھی اور کہین کبھی نہین دیکھی تھی اس راناکے گھر مین دولت ایسی پھیلی ہوئی تھی کہ گویا کبیر کا خزانہ کھلا ہوا ہے گھی تیل شہد دودہی کی باولیان اجتک دس پل کے اوپر موجود ہین جنمین یہ چیزین بھری ہوئی تھین —

عمدہ اور نفیس شیرینی اور ہر رنگ اور ہر ذایقہ کے کھانے رانا راج سنگہ کے ہان بہ کثرت سے تیار ہوتے تھے کہ دیکھنے والے حیرت اور تعجب کرتے تھے اور اون طعامون اور ساما نون سے ہر شخص کو اوسکے مانگنے کے بموجب دیتے تھے راجون اور سردارون کو واسطے تناول طعام اور خاصہ کے پیشوائی بھیجکر بڑی تواضع اور احترام سے بلاتے تھے غرض ہر روز یہہ ہی سامان موجود اور یہہ ہی طریقہ مرعی تھا خیرات اور راجون کی رخصت کے لیئے ہاتھی گھوڑے پارچہ اسلحہ جواہرات و مروارید وغیرہ خلعت کے سامان تہیہ ہی سے فراواں مہیا کیے گیے تھے —

ایک راجہ نے جسکا نام بلارک لکھا ہے بیس مست ہاتھی راناکے نذر کیے رانا نے اونمین سے سترہ ہاتھی پسند کرکے رکھ لیے اور باقی تین زنجیر واپس کر دئے دوسرے راجہ نے دو ہاتھی دئے —

جن جن راجاؤن کو رانا نے بلوایا تھا وہ معہ گھر بار اور لاؤ لشکر کے آئے تھے علاوہ اون کے بیشمار آدمی مثل برہمن پنڈت سوداگر تماشبین کبشیر چارن اہل ہنر اور فقیر محتاج لوگ اطراف ہندوستان سے آکر وہان جمع ہوئے تھے رانا راج سنگہ ہر فرد بشر کی خاطر داری بخوبی کرتا تھا قصبہ راج نگر مین آدمیون کے اژدحام اور رتھ گھوڑے ہاتھیون کی کثرت سے کوئی جگہ خالی نہین ملتی تھی —

سمت ۱۷۳۲ مین ماگھ سودی دوج کو رانا راج سنگہ کی رانی سری رام رس دیبی نے جو کہ بیدرا کی خاندان سے تھی ایک باوڑی کی پرتشٹہا کی جو اوس نے دیبار ٹی کے گھاٹ مین بنوائی تھی اوس کی تعمیر مین چوبیس ہزار روپیہ راناکے صرف ہوئے تھے پھر رانا نے اوس تالاب کے جل آشئہ پرتشٹہا کی طرف توجہ فرمائی کاریگرون نے اوسکے حکم سے نو کنڈ اور ایک سیڑھی، چار ہاتھ لمبی، اور چار ہاتھ چوڑی، ستلدرگا، اور ایسا

منڈہپ یعنے سائبان واسطے حفاظت ہوم کے سولہ ستون اور چار دروازون پر قایم
کیا اور دو منڈہپ واسطے تلادان اور سیت ساگر دان کے اور بنائے اور ادتسنگ
یعنے پوجن مین بیٹھنے کا مہورت پھاگن بدی دسمین سمت ۱۷۳۲ کو سنیچر کے دن قرار پایا تھا
اور ہوم کرنے والون کی تقرری اور تعیناتی بموجب حکم مندرجہ متس پران کے اسطورپر
ہوی تھی — ہوم کرنے والے برہمنون کے افسر دو برہمن — گیارہ یعنے اوسکے حکم کو
یاد دلانے والے دو — دوارپال جو چار ون دروازون پر بیٹھے ہوئے حفاظت کے
منتر پڑہتے تھے چار — اور چارون بید کے حافظ چار — یعنے ایک ایک بید کے
پڑہے ہوئے — ہوم کرنے والے چوبیس برہمن اور بجاے برہما کے سب کا موں کا
دیکھنے والا اور اچھے برے کا بندوبست کرنے والا ایک برہمن اور ایک اچاریج جسکا حکم
سب پر جاری ہوتا ہے اور وہ حکم خلاف شاستر نہین ہوتا —

چودھوان سرگ
پرشستھا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگھ کی پٹ رانی رام رس دیبی اور دوسری رانی اگپا کنوری نے جو
اندر بھان پنوار کی بیٹی تھی اس جگ کی تقریب سے چاندی کا تلادان کیا اور بچھرا
غریب داس پردہت نے دو منڈہپ بنوا کر مع اپنے بیٹے کے دو تلاکی ایک چاندی
کی دوسری سونے کی رانا امر سنگھ کے بیٹے بھیم سنگھ کی رانی اور لوڈہ کے راجہ رای سنگھ
کی مان نے بھی چاندی کے تلادان کرنے لگا ارادہ کیا رانا راج سنگھ نے اوسکے
واسطے پردہ دار منڈہپ بنوادیی جن مین وہ رانی واسطے تلادان کے شب باش
ہوئی اور اوسی شب مین رانا نے تلادان کا سب سامان مرتب کروادیا اس طرح
جب سب راے کے رئیس بلو راے اور اوسکے بیٹے رام چندر نے تلادان کی تیاری
کی تو راوت کیسری سنگھ نے اپنے بھائی سبل سنگھ سے کہا کہ تجکو رانا جی نے سلوم
کا دوسرا راو کیا ہے سو تو بھی تلا کر پس وہ دو تو بھائی بھی منڈہپ بنا کر

تلادان لیے بیٹھ گئے جب
ماہ سودی ستمین سمت ۲۲ اکو راج سنگہ کی رانی روپ سنگہ راٹھور کی بیٹی نے جسکا لقب بودہ پوری تھا تنتیس ہزار روپیہ صرف کرکے راج نگر مین باولی بنوائی تھی اوسکی پرتشٹھا کی —

ماہ سودی نومین کے دن منڈپون کے اوپر طرح طرح کے رنگین نشان اور کلس چڑھائے گئے جنسے وہ عجیب وغریب معلوم ہوتے تھے اور ہر قسم کے رنگ سے وہانکے زمین کے اوپر سات منڈل بنائے گئے ان منڈپون مین بارہ منڈل کا ہونا ضرور تھا سو وہ بھی ہوا کیونکہ جل آسے پرتشٹھا مین بارہ منڈل ضرور ہوتا ہے پھر رانا راج سنگہ مع اپنے پروہت کے پوجن مین بیٹھا اوس وقت اوس کے بھائی بیٹے جاگیردار عہدہ دار قلعہ دار سب موجود تھے اور اس دن رانا نے برت اور دیہی سدہی پراجہت کیا ؞

دوسرے دن یعنے پھاگن بدی دسمین کو سرتی اور سمرتیون کے احکام کے بموجب ہوم کا کام شروع کیا اول گنیش پوجن کل دیبی کا پوجن کرکے پھر اور پوجنون کی توجہ کی جیسے سری رام چندر جی نے اپنے پروہت بسشٹ جی سمیت اسمیدہ جگ مین بیٹھ کر پوجن کئے تھے ویسے ہی اس راجہ نے غریب داس پروہت کے ساتھ بیٹھ کر پوجن کئے اور سب برہمنون کو جو اس تقریب سے حاضر ہوئے تھے طرح طرح کے دان دے سب سے بڑا دان وہ تھا جو غریب داس پروہت اور اوسکے رشتہ دارون کو دیا اور جسمین جڑاؤ زیور اور قیمتی پوشاک اور سونے چاندی کے باسن اور ہر قسم کے جواہرات تھے علاوہ اوسکے اور برہمنون کو بھی سونے کے جنیو اور پہونچی اور گوشوارے اور کھانے پینے کے لیے طلائی ظروف بخشے —

ہ جن اشلوکون مین کہ بیدلا اور سلو مر کے رشیون کی تلادان کا حال لکھا ہے وہ ایسے مشکوک ہین کہ مطلب اونکا اچھی طرح سمجھ مین نہین آیا —

ہ برت تو روزہ کو کہتے ہین اور دیہی سدہی پراجہت وہ ہوتا ہے کہ بغرض صاف و پاک کرنے اپنے جسم کے گناہون سے وہ کفارہ دیا جاوے جو از روی فرایض مذہبی کے واجب ہو —

پندرہوان سرگ

راج سمندر کے پرتشٹھا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگہ نے مصارف ہوم کے لیے پانی لانے کو سواری کی بڑا اوس
سواری کی جلو کا بیان یہہ ہے کہ سب سے آگے باجے بجانے والے اور اوسکے بعد
پیادہ اور سواروں کے پیچھے اوسکے بعد برہمن لوگ ہاتھیون پر سوار تھے
اون کے بعد سب فوج کے بیچ مین رانا راج سنگہ مع مہمان راجاون اور اپنے
تمام بھائی بیٹون جاگیردارون اور عہدہ دارون کے تھا رانا کی سواری کی پیچھے تمام
رانیون کی سواریان تھین رنچھوڑ بھٹ لکھتا ہے کہ جیسے راجہ جدہشٹر کے راجسوجگ
مین رونق اور شوکت تھی ویسے ہی یہان تھی سے الجملہ اس تزک واحتشام کے ساتھ
پانی کی جگہ پر پہونچکر اول برن دیوتا کے نذر ونیاز جو مقرر ہے وہ دی اور پانی
کو گھڑون مین بھرا اور وہ گھڑے عورتون کے سر پر رکہکر بیدی کی جگہ پر لائے اون گھڑون
کے سر پر طرح طرح کے کپڑے بندہے ہوئے اور اوسکے اوپر پھول پھل رکھے
ہوئے تھے پھر دیوتون کی پوجن اوس دستور سے شروع کی گئی جو جگون مین مروج ہے
اوس رات کو رانا راج سنگہ نے جاگرن یعنے بیداری مین بسر کی اور صبح کو اشنان اور
سندہا کرکے مع رانیون اور بھائی بیٹون اور اونکی عورتون اور بیٹا بیٹیون کے
اور پروہت اور اوسکی آل اولاد اور عورات کے پوجن مین بیٹھا اور گئودان کرکے
تالاب مین جواہرات مٹھی بھر بھر کر ڈالے اوسوقت گایون کے ہنکار شبد یعنے آواز
رانا نے سنی اور اوسکا پھل اپنے پروہت سے پوچھا پروہت نے کہا کہ اس موقع پر
گاے کا ہنکار سب تین بید کے آہنگ کے برابر پھل رکھتا ہے راجہ نے خوش ہوکر اور گئودان
کیا بعد اوسکے رانا نے پروہت سے کہا اس تالاب کا کوئی نام نکالو پروہت نے کہا کہ ارسنگہ کہتین کہ

✲ یہہ بھی ایک رسم مقررشدہ ہی مگر اوسکا تالاب یا چشمہ سے پوجن کے لیے پانی لاتے ہین کہ جسکی پرتشٹھا ہوگئی اور جسکی پرتشٹھا ہوئی ہو اوسکا پانی پینا بھی منع ہے تاکہ ہوم و پوجن کے لیے آوے +

٭٭ معلوم ہوتا ہے کہ ارسنگہ بڑا قابل اور طباع تھا +

رانا نے فرمایا کہ آپ ہی تجویز کرین پروہت نے کہا کہ اسکے دو نام ہو سکتے ہین ایک ؛ راج
ساگر ؛ دوسرا راج سمندر جو ہوم کے شروعات سے پانچوین دن مین نے نکالے ہین
اوسوقت کچھہ کچھہ پانی برستا تھا لوگون نے جانا کہ راجہ اندر بھی یہہ تماشا دیکھنے آیا ہے
بعد اس کام کے راج سمندر کے پرکشنا کی تیاری کی رانا نے حکم دیا کہ راستہ صاف کرین
سو راستہ سے کنکر پتھر دور کئے گئے اور ہر جگہہ صفائی ہو گئی اور جب دیب ڈال کر تالاب
کا دورنا پا گیا ـ

سولھوان سرگ
راج سمندر کی پروکشنا کا ذکر

جب رانا نے تالاب کے گرد دورہ پھرنے کے واسطے چلنے کا ارادہ کیا تو راول جسونت سنگھ
نے کہا کہ سمت ۱۷۳۲ مین رانا اودے سنگہ نے پالکی مین سوار ہو کر اودے ساگر تالاب
کی پروکشنا کی تھی سو آپ خواہ پالکی مین سوار ہووین خواہ گھوڑے کے اوپر
سواری کرین اور بعد فراغت کے اوسکو خیرات کر دین پیادہ پا چلنے کے برابر ثواب
ہو جاویگا راجہ نے یہہ دو باتین سنین تو چپ ہو رہا اور آخر کو پیادہ پا چلنا ہی منظور کیا ـ
بعدہ مولف راج پرستی اوسوقت کی کیفیت یون لکھتا ہے کہ سام بید کے
پڑہنے والے اور رتج برہمن اور چوبدار آگے کھڑے تھے اور طرح طرح کے باجے
بج رہے تھے اور کوتل گھوڑے اور پالکیان جلو مین موجود تھین اور عورتین سر کے
اوپر کلس لیے ہوئے کھڑی ہین اور اون کلسون پر پھول اور سبزہ چڑہا ہوا ہے اور راجہ
کا گٹھ جوڑہ رانیون کے ساتھہ ہو گیا ہے اور اوسکے ہاتھہ مین سوت کا ڈورہ ہے لوگون
نے راہ مین راجا کے لیے پانداز کے طور پر نرم نرم روی اور ریشم کی گدیان ڈال رکھی
ہین مگر راجہ اونپر پانو نہین رکھتا ہے بلکہ جو اوسکے پانو مین کپڑے کے موزہ تھے وہ بھی
اوتار دیے ہین اور بموجب علم بید کے ننگے پاؤن چلا جاتا ہے اور راستے مین جو لوگ

× یہہ بھی ایک رسم منجملہ رسوم مقررہ پرتشٹھا کی ہے کہ عمارت کو تعمیر کو ڈورے سے ناپتے ہین ٭ ـ

جہان جہان سوال کرنے والے ملتے ہین اونکو خیرات تقسیم ہوتی جاتی ہے اس سے مین
کہتا ہون کہ اس راجہ کو اسمید جگ کا بھی ثمرہ حاصل ہوگا کسواسطے کہ اس طرح یہ خیرات
اسمید جگ مین تقسیم ہوتی ہے اور وہ ڈورہ جو راجہ کے ہاتھ مین ہے لوتار کا ہے گانوکے
لوگ بڑی خوشی سے ڈھول بجاتے ہوئے راجہ کے دیکھنے کو آتے ہین اور اونکے
آنے سے جو ہجوم ہوتا ہے اور چوبدار لوگ اوسکو روکتے ہین تو راجہ چوبدارون کو منع
کرتا ہے کہ کسی کو مت ہٹاؤ اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے سری من نارائن کو یاد کرتا ہوا
تالاب کے گرد ڈورہ پھیرتا چلا جاتا ہے —

کنور رسنگہ جو نازک اندام جوان تھا بسبب پیادہ روی کے تھک گیا رانا نے
اوسکے چہرہ سے ماندگی کے آثار دیکھکر اوسکو پالکی مین بیٹھنے کا حکم دیا اسی طرح پاٹ
رانی پرمر اینس والی کو بھی پالکی مین سوار ہونے کی اجازت بخشی باقی آپ درانیون کے
ساتھ آہستہ آہستہ تالاب کے گرد روان تھا اور اوسکے گرد ڈورہ لپٹتا ہوا جاتا تھا راجہ
کے مانند سب بھائی بیٹے اور رشتہ دارون کے گٹھہ جوڑے اونکی عورتون سے بندھے
ہوئے تھے اور جو کیفیت ما تحت دستو نظر آتی تھی بیان مین نہین آتی —

واسطے شب باشی کے پانچ ڈیرے ہمراہ تھے کہ جہان رات ہوجاتی تھی تو اونمین
رہکر بسر کرتے تھے غریب غربا محتاجون کو کھانا پانی اور پوشاک وغیرہ ہر جگہ پر دی جاتی
تھی اور آپ رانا پھل آہار کرتا تھا یعنے اناج نہین کھاتا تھا پھل اور میوہ کی قسم سے کسی قدر
تناول کرلیتا تھا چھہ دن کے عرصہ مین یہ پرکشنا پوری ہوئی اون روزون مین بسبب بارش
کے چودہ کوس تک وہ تالاب بھر گیا تھا رانا نے پانی کی افراط دیکھکر کنول برج کے اوپر
بلند محل مکان اور بنانے کا حکم دیا چھٹے دن چودس کے روز رانا نے اپنے مقام پر آکر
تلادان اور سکت ساگر دان کیا اور جو پوجن باقی رہی تھی اونکو تمام کرنے غرض
سے پھر شہر میں گئے —

تمام ہوا

خاتمہ مشتمل اوپر چند تتمون کے

پہلا تتمہ رانا راج سنگہ کا بقیہ بیان

چونکہ ناتمام راج پرستی کا ترجمہ تمام ہو چکا اور رانا راج سنگہ کی پچھلی سرگذشت
باقی رہ گئی اس لئے راقم الحروف کتب تواریخ معتبرہ سے وہ حالات قلمبند کرکے
اپنے ترجمہ کو پورا کرتا ہے —

واضح ہو کہ جہانگیر بادشاہ کے عہد مین بادشاہ موصوف اور رانا امر سنگہ سے
بعد محاربات عظیمہ کے ۱۶۱۴ع مطابق سمت ۱۶۷۱ مین صلح ہو کر جو کچھ عہد و پیمان قایم ہوئے
تھے اوسپر طرفین کا عمل رہا اور یہہ ہی باعث تھا کہ ساٹھہ ستر برس تک میواڑ مین امن
چین اور بادشاہی فوجون کو اس ملک کی طرف سے فراغت و جمعیت حاصل رہی مگر
عالمگیر نے اپنے عہد مین دو تین باتین ایسی کین کہ جس سے میواڑ کے ساتھہ جو عہد و پیمان
تھے وہ منسوخ ہو گئے اور تنہا راج سنگہ ہی نے اوسکے مقابلہ پر اپنی فوجکو تیار نہ کی
بلکہ راجستان کی سب ریاستین باستثنائے راجہ جے پور کے اوس سے باغی ہو گئین
اس بغاوت عام کی بنیاد اوس جدید محصول سے قایم ہوئی جو اورنگ زیب نے جزیہ
کے نام سے ہندوون پر لگایا تھا اور راجون کو بھی اوسکے ادا کرنے کی ہدایت تھی
چونکہ رانا راج سنگہ دربار دہلی کا ایسا مطیع نہ تھا جیسے کہ اور راجے تھے اسلئے اوسنے
اداے جزیہ سے انکار کیا اور اورنگ زیب کے مقابلہ پر مستعد ہو بیٹھا علاوہ اس کے
مہاراجہ جسونت سنگہ والی جودہ پور کے انتقال پر جو جزیہ کے جاری ہونے سے چھہ
مہینے کے بعد واقع ہوا اورنگ زیب نے اوسکے دو خورد سال بچے اور رانیون کو
جو کابل سے دہلی مین آ گئے تھے محاصرہ کرکے چاہا کہ اونکو جبر مسلمان کر لے اگرچہ راجپوتون
کی فطرت اور چالاکی سے مہاراجہ کے زن او بچے اورنگ زیب کے پنجہ سے نکلکر
اپنے وطن مین چلے آئے مگر اونکے اوپر یہی آفت آئی کہ ملک مارواڑ مین جابجا تھانہ

بیٹھ سکے اور کسی مظلوم راجہ نے اون معصوم یتیمون کی دستگیری نہ کی مگر رانا راج سنگھ
جی جان سے اونکا شریک ہوا اور جزیہ کے دینے سے انکار کیا تب ماہ جنوری ۱۶۷۹ء مطابق
سمت ۱۷۳۶ مین اورنگ زیب اجمیر مین آیا اور فوج کے مختلف ٹکڑے اودیپور کی لوٹ کھسوٹ
پر بھیجے اور رانا راج سنگھ کو اطاعت کی درخواست کرنے پر مجبور کیا چنانچہ جب اوسنے
بھی مصلحت سمجھکر صلح کی درخواست گذرانی تو عمدہ عمدہ شرطین اوسکو عنایت ہوئین اور جزیہ
کے عوض مین تھوڑا ٹکڑا اوسکے ملک کا قبول کیا اور کوئی کام اوس کام کے سوا اوسکے
ذمہ نہ ڈالا کہ جودھپور والون کی امداد اور اعانت نکرے —

بعد اس معاملہ کے بادشاہ دلی کو چلا گیا اور رانا راج سنگھ نے پھر جودھپور والے کو
خفیہ مدد پہونچائی اون روزون مین جودھپور والے کا حال ایسا ابتر تھا کہ اگر اوسکو رانا
کی دستگیری کی توقع نہوتی تو مایوس ہوکر اپنا وطن چھوڑ دیتا یہ بات بادشاہ کے اوپر
کھل گئی تب اوسنے ماہ جولائی ۱۶۷۹ء مطابق ماہ رجب ۱۰۹۰ ہجری موافق سمت ۱۷۳۶ مین پھر اجمیر کا
قصد کیا اور اس دفعہ ساری قوت و طاقت اپنے راجپوتون کے پس پا کرنے مین مصروف
کی شاہزادہ معظم کو دکن سے اور شاہزادہ اعظم کو بنگالہ سے واسطے زور دہی راجپوتون کے
طلب کیا اور ایک بڑی فوج شاہزادہ اکبر کی زیر حکومت سیدہی اودیپور کو روانہ کی اودہر سے
شاہزادہ معظم نے جو دکن سے آتا تھا رانا کے ملک خراب کرنے کو ایک طرف سے بھیجی
اور گجرات کے نایب السلطنت نے گجرات کی طرف سے رانا پر حملہ کیا اسی طرح راٹھورون پر
بھی چڑھائیان ہوئین رانا راج سنگھ چارون طرف سے دشمنون کا غلبہ دیکھکر اربلی پہاڑون
مین چلا گیا اور اودےپور وغیرہ شہرون کو بادشاہی فوج نے تباہ کر ڈالے اس عرصہ مین
مارواڑ کے راٹھورون نے اپنے ملک مین جمع ہوکر بادشاہی افواج کا مقابلہ کیا تب شاہزادہ
اکبر کو مارواڑ مین جانے کا حکم ہوا اوس موقع پر رانا راج سنگھ نے اونکی کمک اور امداد کی غرضکہ
مارواڑ مین بادشاہی آدمیون کو بڑی بڑی سختیان پیش آئین اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ راٹھورون
کی ترغیب سے شاہزادہ محمد اکبر اونکے شامل ہوگیا اور بادشاہی کے لالچ سے اوسنے اپنے
باپ کے اوپر خروج کیا جو اوسنے اوسے سیکھا تھا اورنگ زیب ایسے نازک وقت مین اسنے

سبب سے کے بگڑ جانے سے بڑی مشکلون مین گرفتار ہوا مگر اپنے حیلہ وری اور چالاکی سے وہ چال چلا کہ اکبر کی فوج مین تفرقہ پڑگیا اور جو جو بادشاہی سردار اوسکے شامل ہوئے تھے وہ بادشاہ کی ترغیب و تالیف سے اوسکو چھوڑ گئے اسی طرح راٹھوڑون نے بھی جب مسلمان رفیقون کو شریک نہ دیکھا اوسکی رفاقت سے پہلوتہی کیا یہان تک کہ اکبر بیدل ہوکر دکن کیطرف فرار ہوا —

اکبر کے ہنگامہ سے پہلے اور اوسکے فرو ہو جانے سے بعد بھی جو لڑائی کا نقشہ تھا میواڑ اور جودہ پور سے قایم رہا چنانچہ ان ملکون مین بادشاہی فوج والے تاخت و تاراج برابر کرتے رہے اور راجپوت اوس تاخت و تاراج کا انتقام مالوہ گجرات سے لیتے رہے آخرکار اپنے ظالم دشمنون کی خوی و خصلت کو کام ناکام اختیار کرکے مسجدون کو توڑا اور قرانون کو جلایا اور ملا لوگون کو طرح طرح سے ستایا مگر تاہم اس قسم کی لڑائی سے بڑا نقصان اودے پور کو پہونچا جسکی زرخیز قلمرو مغلون کے قلمرو کے متصل واقع تھی اور مغلون کی فوج اوسمین متصرف تھی مگر جودہ پور کا ملک ان بھاری نقصانون سے محفوظ رہا جودہ ور راجپوتونکو لڑنا پڑا۔ اوس پر پڑا اتفاق اب خود اورنگ زیب کو ایسی لڑائی کے اختتام کی خواہش ہوئی جسکے باعث سے اور بڑے کامون مین دست انداز نہو سکا چنانچہ تدبیر و حکمت سے اودے پور کے رانا راج سنگہ کو آشتی کی درخواست پر آمادہ کیا اور جب کہ درخواست اوسکی طرف سے گذری تو فی الفور اوسپر توجہ فرمائی چنانچہ جزیہ سے اغماض ہوگیا اور ملک کے جس ٹکڑے کو جزیہ کے * معاوضہ مین رکھا تھا اکبر کی اعانت کے جرمانہ مین رکھا گیا باقی کل شرطین رانا کے حق مین مفید تھین جس کے عزت کا لحاظ اس وعدہ سے کیا گیا اور عہدنامہ لکھا گیا کہ جب اجیت سنگہ جوان ہو جا لیگا تو اوسکا ملک اوس کو دیا جاسے گا۔ * — **

* یہ ٹکڑا پرگنہ مانڈل گڈہ اور پرگنہ بدمہنور سے مرکب تھا — ماثر عالمگیری —

** اورم صاحب کے پرچہ صفحہ ۱۰۶ — اور ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۸۵ —

دوسرا تتمہ رانا راج سنگہ کے جانشینون کے بیان مین

رانا جی سنگہ

بعد اس مصالحہ کے جسکا بیان اول تتمہ مین ہوا بادشاہی فوج رانا کے علاقون سے اوٹھہ گئی اور رانا راج سنگہ اودے پور مین پہونچکر بہت جلد مر گیا جی سنگہ جو اوسکا فرزند رشید تھا ریاست آبائی پر بیٹھا اور بھیم سنگہ اوسکا بھائی کسی وجہ سے میواڑ چھوڑ کر اجمیر مین بادشاہ کے پاس چلا گیا بادشاہ نے اوسکو راجہ کا خطاب دیا اور محمد نعیم نامی ایک امیر کو واسطے تعزیت رانا راج سنگہ کے رانا جی سنگہ کے پاس بھیجا اوس نے وہان پہونچکر رانا کو ماتمی کا خلعت پہنایا رانا نے بعد چند روز کے اوسکو رخصت کیا اور چار ہزار روپیہ نقد اور اونیس تھان پارچہ کے اور چار شتر عنایت فرمائے — بہ ✻

بعدہ اورنگ زیب اجمیر سے دکن کیطرف چلا گیا جہان مرہٹون کے تسلط اور فسادون کے باعث اوسکی بڑی ضرورت تھی اور تھوڑی مدت گذرنے پر اودے پور کے دربار سے پھر لڑائی شروع ہوئی یہانتک کہ ساری راجستان کی ریاستین باستثنائے جے پور اور مشرقی جانب کے چھوٹی چھوٹی ریاستون کے علانیہ اورنگ زیب کے اخیر سلطنت تک بدخواہ رہین اگرچہ ان ملکون مین مغلون کی فوجین دوڑتی رہین مگر باوصف اس کے راجپوتون نے اونکو نہایت تنگ کیا اور گجرات

✻ یہہ احوال جو اوپر لکھا گیا اکثر الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان کے اردو ترجمہ سے لیا گیا ہے اگرچہ ماثر عالمگیری مین بھی یہ سب حالات بتفصیل مندرج ہین مگر چونکہ وہ کتاب تعصب اور رعایت سے خالی نہین اسلئے تاریخ الفنسٹن جو بہت سے معتبر کتابون کا خلاصہ ہے اور ایک بڑے مورخ کی تصنیف ہے اوسکی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہے مثلاً یہ مین رانا راج سنگہ اور اورنگ زیب کے جو فیصلہ ہوا اوسمین شاہزادہ محمد اعظم کی وساطت تھی اور بعد ملاقات شاہزادہ اور رانا کے جو راجسمندر تالاب پر ہوئے یہ عہدنامہ لکھا گیا — ماثر عالمگیری —

بہ ✻ ماثر عالمگیری —

مالوہ وغیرہ صوبون کو بہت سا لوٹا کھسوٹا ہے —

یہ لڑائی سنہ ۱۷۰۹ع مطابق سمت ۱۷۶۶ تک تخمیناً ۳۰ برس کچھ نہ کچھ قایم رہی اودےپور اور جودہپور کے راجپوتون نے بادشاہی افواج کا خوب خوب مقابلہ کیا جب غالب ہوگئے تو گجرات اور مالوہ تک جا مارا اور جب مغلوب ہوئے تو پہاڑون کی گھاٹیون مین گھس کر اپنے پرپرزہ درست کئے اودہر دکن مین مرہٹون نے مغلون کے لشکر پر آفت ڈہا رکھی تھی —

رانا امر سنگہ

سنہ ۱۶۹۸ع مطابق سمت ۱۷۵۵ مین راناجی سنگہ نے وفات پائی اور امر سنگہ اوسکا بیٹا مسند نشین ہوکر اپنے بزرگون کے طور پر لڑائی بھڑائی مین مشغول ہوا اسکے مسند نشینی سے سات برس بعد اورنگ زیب راجپوتون اور مرہٹون کی سرکوبی کی فکر کرتا کرتا سنہ ۱۷۰۷ع مطابق سمت ۱۷۶۳ مین مرگیا اور اوسکے جانشینون مین تصفیہ تقضایہ ہونے لگا راجپوتون نے دو برس تک مغلون کے مقابلہ سے کچھ فرصت پائی اور اپنے استقلال کی تدبیرون پر بہت صرف کی جب سنہ ۱۷۰۸ع مطابق سمت ۱۷۶۵ سندی مین بہادر شاہ دکن کو جانے لگا تو راستہ مین راجپوتون کو بہ نسبت سابق کے زیادہ مفسد اور آسودہ حال پاکر بنظر مصلحت وقت اونسے تصفیہ کرنا چاہا اول رانا امر سنگہ سے عہد نامہ کیا جسکے ذریعہ سے وہ ملک جو عالمگیر نے اکبر کی اعانت کے جرمانہ مین رکھا تھا واپس دیا گیا اور وہان کے ساری مذہبی رسمون کو ویسا ہی جاری کیا کہ جیسے اکبر کے عہد مین جاری تھین اور جو فوج رانا سے بطور کمک کے بادشاہی لڑائیون مین لیجاتی تھی اوسکا لینا آیندہ کو موقوف ہوا غرض کہ رانا کو ساری باتون سے خود مختاری حاصل ہوگئی صرف نام کی اطاعت باقی رہی ۞ سو آیندہ کو رفتہ رفتہ وہ بھی جاتی رہی اسی طرح جودہپور کے راجہ اجیت سنگہ سے جسکے لیے یہ سب کشت و خون ہو رہا تھا صلح قرار پائی اور بادشاہ راجہ اجیت سنگہ

۞ الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان صفحہ ۱۰۷ اور کرنیل ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ۱ صفحہ ۶۹ —

۞ تاریخ الفنسٹن صفحہ ۱۱۴ اور ٹاڈ راجستان جلد ایک صفحہ ۴۵ —

اور راجہ سوائی جی سنگہ کو ہمراہ لیکر دکھن کو روانہ ہوا جب بادشاہی لشکر نربدہ سے اوترا
تو یہہ دونو راجہ بادشاہ سے ناراض ہوکر بے حکم وہان سے چلدیئے تھے میواڑ مین آئے چونکہ
فیمابین راجگان جے پور اور رانا ادن کے مدت سے دشمنی چلی آتی تھی اس لئے رانا
امر سنگہ نے اونسے لڑائی کا ارادہ کیا مگر اپنی مان کی فہمائش سے اس ارادہ کو چھوڑا
اور اونکو مہمان سمجھکر اپنے گھر لے گیا اور دشمنی کو دوستی کے ساتھہ بدل ڈالی بروقت
تناول طعام کے جب رانا اونسے ہم پیالہ اور ہم نوالہ نہوا تو انھون نے اس معاملہ مین
اصرار کیا تب رانا نے کہا کہ جو تم آیندہ کو بادشاہون سے رشتہ داری نکرو اور اسبات
کی قسم کھاؤ تو مضائقہ نہین ہم تمھارے ویسے ہی بھائی بند ہین جیسے پہلے تھے انھون
نے اسبات کو منظور کی اور عہد و پیمان پختہ کرلیا مگر اوسکے ساتھہ یہہ بات بھی بیان کی
کہ اب فیمابین بیاہ شادی کی رسم بھی جاری ہوجاوے تاکہ بالکل مغایرت جاتی رہے
رانا نے کہا کہ اگر اسبات کا عہدنامہ لکھدو کہ یہان کی بیٹی سے جو اولاد ہووے
وہ دوسری رانیون کی اولاد سے ترجیح پاکر مسند نشین ہوا کرے تو ہمین منظور ہے
راجون نے اس بات کا بھی عہدنامہ لکھدیا اور رانا سے رخصت ہوکر اپنے اپنے
ملک کو روانہ ہوئے ۔

بعد چندے مہاراجہ جیسنگہ سوائی کی شادی اس رانا کی دختر سے ہوئی جس سے
سوائی مادہو سنگہ پیدا ہوا مگر مہاراجہ مذکور نے برخلاف قرارداد کے اوسکی کچھہ
عزت اور توقیر نہ کی بلکہ سوائی ایسری سنگہ کی بہ نسبت جو دوسری رانی سے تھا
مادہو سنگہ کو بہتر نہ سمجھا رانا کو یہ خبر سنکر بہت رنج ہوا اور حکمت عملی سے مادہو
سنگہ کو اوسکی مان سمیت اپنے پاس بلوالیا اور یہ ارادہ کیا کہ بعد وفات سوائی جیسنگہ کے
شمشیر کے زور سے اوسکو جے پور مین مسند نشین کرینگے ۔

	رانا سنگہہ امر سنگہ	

سمت ۱۶۷۳ مطابق ۱۶۱۶ عیسوی رانا سنگہ امر سنگہ مسند آرای اودے پور ہوا اسکے

عہد مین کہنیہ ن کا غلبہ مالوہ مین ہوا اور اونکی فوج نے گجرات مین بھی لوٹ مار مچادی
تب رانا کو باجی راؤ پیشوا سے موافقت کرنے کی ضرورت پڑی اور اوسکے ذریعہ
سے ساہو راجہ کے ساتھہ عہد و پیمان ہوئے سنہ ۱۷۳۴ع موافق سمت ۱۷۹۱ مین رانا سنگرام سنگھ
نے وفات پائی اور ـــ

رانا جگت سنگھ

اوسکی جگہ مسند نشین ہوئے سمت ۱۸۰۰ مطابق سنہ ۱۷۴۳ع مین راجہ سوائی جیسنگھ کا انتقال
ہوا اور سوائی ایسری سنگھ مسند پر بیٹھا جوکہ ازروی عہد و پیمان سنہ ۱۷۰۹ع مطابق سمت ۱۷۶۶
کے جے پور کے مسند نشینی کا حق سوائی مادہو سنگھ کو پہونچتا تھا اسواسطے رانا
جگت سنگھ کو اوسکے باب مین کوشش کرنی پڑی چنانچہ مادہو سنگھ کو ایک جرار فوج
کے ساتھہ جے پور کو بھیجا جب سوائی ایسری سنگھ سے مقابلہ ہوا تو سلومبر کا راؤ
جو میواڑ کے سپاہ کا سردار تھا اور ایسری سنگھ کا خسر اپنی صف سے جدا ہوکر
ایسری سنگھ سے جاملا اور اوسکے ساتھہ ہوکر مادہو سنگھ سے لڑنے لگا یہہ حال
دیکھہ کر میواڑ کی فوج بھاگ نکلی اور مادہو سنگھ شکست کھاکر رانا
کے پاس آیا رانا کو بہت رنج ہوا اور اوسیوقت ملہار راؤ ہلکر کو خط لکھا کہ جو تم ہمارے
بھانجہ مادہو سنگھ کو جے پور مین مسند نشین کرادو تو تمکو کئی لاکھہ روپیہ نقد اور کچھہ
علاقہ راج جے پور سے دلایا جاوے گا ملہار راؤ یہہ پیغام سنکر اودے پور مین
آیا اور رانا سے دستار بدل کر مادہو سنگھ کے ساتھہ جے پور پر حملہ آور ہوا اور
بعد واقعات چند در چند کے مادہو سنگھ کو جے پور مین مسند نشین کیا مگر مادہو سنگھ
نے وہ شرطین ادا نکین تب ملہار راؤ وہان سے کوچ کرکے اودے پور مین آیا اور
اون معاہدون کا مطالبہ رانا سے کیا رانا نے اوسوقت تو اوسکو چرب و شیرین
باتون اور وعدہ وعید سے خوش کرکے رخصت کیا لیکن ملہار راؤ اپنا دعوا بدستور

۱؎ تاریخ مالکم وامر نامہ ـــ

کرتا رہا جس سے میواڑ کو طرح طرح کے نقصان پہونچے —

رانا پرتاب سنگہ اور رانا راج سنگہ

سمت ۱۸۰۹ مطابق ۱۷۵۲ء مین رانا جگت سنگہ کا انتقال ہوا اور پرتاب سنگہ اور اس سے تین برس بعد ۱۷۵۵ء مطابق سمت ۱۸۱۲ مین راج سنگہ ثانی گدی پر بیٹھا اِن دونون راناون کے وقت مین ملہار راؤ ہلکر نے جاود نیمچہ مندسور رامپورہ بھانپورہ وغیرہ پرگنات متعلقہ میواڑ پر تصرف کر لیا —

رانا ارسی

۱۷۶۲ء مطابق سمت ۱۸۱۹ مین رانا راج سنگہ کے وفات کے بعد رانا ارسی مسند نشین ہوا چونکہ یہہ اگلے راناؤن کے بہ نسبت کچہہ الوالعزم اور صاحب حوصلہ تھا اسواسطے اسنے بدعواے استرداد پرگنات مذکور کے اہلیا بائی پر جو ملہار راؤ کی جانشین تھی چڑہائی کی مگر اہلیا بائی کے لشکر سے شکست کھائی —

۱۷۷۲ء مطابق سمت ۱۸۲۹ مین رانا ارسی اجیت سنگہ ہاڑہ والی بوندی کی ہاتھہ سے مارا گیا مختصر بیان اسکا یہہ ہے کہ راؤ اجیت سنگہ نے واسطے بند و بست قوم مینہ کے موضع بٹھلیاس کے قریب جو میواڑ کے علاقہ مین تھا ایک قلعہ بنایا تھا رانا ارسی اس مداخلت سے ناراض ہو کر کچہہ عرصہ بعد اوس طرف شکار کھیلنے کو گیا اور راؤ اجیت سنگہ کو بھی واسطے شمول شغل شکار کے بلوایا چندروز یہہ دونو سردار بکمال اتحاد سیر و شکار مین مشغول رہے مگر جب رانا کے سردار واسطے مسماری قلعہ مذکور کے راؤ اجیت سنگہ سے گفتگو کرتے تھے تو وہ بہت برا مانتا تھا ایکدن اس معاملہ مین ایسی تکرار ہوئی کہ اجیت سنگہ بہت برہم ہوا اور جب رانا ارسی نے اوسکو پان دیکر رخصت کیا تو وہ کچہہ دور جا کر لوٹا اور رانا ارسی کو برچھا مار کر ہلاک کیا اور بکمال سرعت اپنے گھر جا پہونچا ارسی کے سردارون سے کسی نے معاوضہ نہ لیا

ارا اودنکیا اور اوسکو موقع واردات پر جلا کر اودے پور کو چلے آئے ایک کسبی راناکے
ساتھہ ستی ہوئی اوس نے جلتے وقت یہہ کہا کہ اے عالم الغیب اگر راو اجیت سنگہ نے
راناکو بیوجہ مارا ہے تو وہ بھی اسی برس مین مرجاوے اوسکی دعا مستجاب ہوئی اور
اجیت سنگہ چھہ مہینے بعد چیچک سے مرگیا۔

رانا ہمیر

ارسی کے بعد رانا ہمیر مسند ایالت پر بیٹھا اور ستائیس برس راج کر کے سمت ۱۸۵۶ مطابق
سمت ۱۷۹۹ع مین سرگباشی ہوا اور۔

رانا بھیم سنگہ

نے ریاست پائی اِن راناؤن کے وقت مین میواڑ کی ریاست بہت ضعیف ہوگئی
تھی اور ڈونگرپور بانسواڑہ دیوبیہ پرتاب گڈھ کے راجہ جو پہلے اُنکے محکوم تھے
خودسر ہوگئے خاص میواڑ کی سردار بھی بہت کم اطاعت کرتے تھے اور دکھنیون
کا زور شور مزید برآن تھا رانا کی یہہ حالت تھی کہ جو پانچہزار روپیہ ماہانہ بعوض ہن
چند پرگنہ راج رانا ظالم سنگہ جھالا کوٹہ کا مدار اوسکو دیتا تھا کہ اوسمین اوسکی
گذر اوقات ہوتی تھی مہا اس عرصہ مین جے پور اور جودہ پور کے راجاؤن مین
کرشن کنور بائی دختر رانا موصوف کی نسبت پر جو اول راجہ بھیم سنگہ والی جودہ پور
سے ہوئی تھی اور بعد انتقال راجہ بھیم سنگہ کے راجہ جگت سنگہ والی جے پور سے
قرار پائی اور مان سنگہ برادر بھیم سنگہ متوفی نے یہہ دعوی کیا کہ کرشن کنور
بائی سے مین شادی کرونگا دشمنی واقع ہوئی اور راجہ جگت سنگہ نے مارواڑ پر چڑھائی
کرکے مان سنگہ کو شکست فاحش دی اور بعدہ بسبب چپقلش نواب امیر خان کے
جو اول راجہ جگت سنگہ کے ساتھہ تھا اور بعدہ مان سنگہ سے ملگیا راجہ جگت سنگہ
اودے پور نہ جا سکا اور اپنی ریاست کو لوٹ آیا اور نواب امیر خان نے رانا بھیم سنگہ

ملو کتاب عہدنامجات راجپوتانہ۔

کے پاس جاکر اپنی فوج کے خرچ کے بدلہ مین نماسیٹرہ کا پرگنہ لے لیا اور کرشن کنور بائی کو مہر
دلوا دیا جس سے جے پور اور جودہ پور کے راجون مین صلح ہو گئی بعد اس معرکہ کے صاحبان
انگریز بہادر اور رانا بھیم سنگہ سے سنہ ۱۸۱۸ء مطابق سمت ۱۸۷۵ مین عہدنامہ ہوا جسکی رو سے
دہنون کا تسلط میواڑ سے اوٹھایا گیا اور رانا بھیم سنگہ کو طرح طرح کی آفات سے چھوڑا کر
اوسکی ریاست مین امن و امان قایم کیا —

رانا جوان سنگہ

سنہ ۱۸۲۸ء مطابق سمت ۱۸۸۵ مین اس رانا کا انتقال ہوا اور رانا جوان سنگہ گدی پر
بیٹھا اسنے اپنی شادی ریوان علاقہ بگھیل کھنڈ مین جاکر بڑی دہوم دہام سے کی
اور اپنی لڑکی کو راجہ محکم سنگہ والی کشنگڈہ کے ساتھ بیاہ دی —
سنہ ۱۲۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۲ء موافق سمت ۱۸۸۹ مین بروقت دربار گورنری کے
رانا نے سرکار کے اصرار سے اجمیر پہونچکر لارڈ ولیم بینٹک بہادر گورنر جنرل ہند کی
ملاقات کی اس دربار مین رانا موصوف کی بہت عزت اور توقیر ہوئی چونکہ رانا جوان سنگہ
کے کوئی اولاد نہتی اس لیے اوسنے سردار سنگہ باگھور کے راوجی کے بیٹے کو جو
مہاراج ناتھ جی رانا سنگرام سنگہ کے چھوٹے بھائی کا پوتا تھا متبنے کیا چنانچہ
سردار سنگہ —

رانا سردار سنگہ اور سروپ سنگہ

بعد انتقال رانا جوان سنگہ کے رانا ہوا مگر یہہ بھی لاولد تھا اس لیئے اس نے
سروپ سنگہ اپنے برادر کو متبنے کیا جو بعد وفات اوسکے سمت ۱۸۹۹ مین گدی پر بیٹھیا رانا
سروپ سنگہ مرد فیاض اور بکمال سخی تھا اوسنے لاکھون روپیہ خیرات کیئے اور
ریاست کا خوب انتظام کیا اور غیر ملک کے آدمیون سے جو اوسکی قدردانی کا شہرہ
سنکر دور دور سے اودے پور مین آتے تھے اچھا سلوک برتا اور کسیکو بے نیل مرام

نہ جانے دیا چنانچہ اب تک سیکڑوں آدمی اوسکے احسان کے ممنون اور مشکور ہین۔
غدر ۱۸۵۷ء مین اپنے ریاست کا ایسا انتظام کیا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد نہونے
پایا صاحبان انگریز بہادر اوس سے بہت خوش ہوے مگر اوس ہنگامہ مین اوسنے
کپتان شور صاحب اجنٹ کے مشورت سے علاقہ نیاہیڑہ متعلقہ ریاست ٹونک
کو دبا لیا تھا سو دو تین برس بعد ۱۸۵۹ء کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر
نے نواب ٹونک کو واپس دلا دیا بعد انتقال رانا سروپ سنگہ کے ۱۹۱۸ مین

مہارانا سمبہو سنگہ

جو رانا سروپ سنگہ کے بھتیجے اور فرزند متبنی ہین میواڑ کی ریاست ملی جو کہ بوقت
مسند نشینی کے رانا سمبہو سنگہ بہادر خورد سال تھے اسلیئے نابالغ ہونے اونکے میواڑ
مین اجنٹی کا بند و بست رہا اور صاحب اجنٹ بہادر نے جو کرنیل ایڈن صاحب
تھے رانا صاحب کی تربیت کی چنانچہ رانا صاحب ہندی فارسی انگریزی سنسکرت
مین خوب ماہر ہوگئے ۱۸۶۵ء مطابق سمت ۱۹۲۲ مین کہ جب وہ فضل الہی سے حد بلوغ
کو پہونچے تو اونکو ریاست کے سب اختیار دے گئے اب رانا صاحب کمال ربط
ضبط اور عدل انصاف کے ساتھہ حکمرانی کرتے ہین خدا اونکو سلامت رکھے
سال گذشتہ یعنے ۱۸۷۰ء مین ماہ نومبر جب اجمیر مین دربار ہوا تھا تو مہارانا صاحب
واسطے ملاقات لارڈ میو بہادر کے تشریف لائے تھے اور دادو دہش سے اجمیر مین
خوب نام کر گئے کرنیل جان نکسن صاحب بہادر بالفعل اس ریاست کے اجنٹ ہین

فقط

تیسرا تتمہ

اسمین ضلع میواڑ کے سرداروں کی جو مہارانا کے خاندان سے ہین بقید سال سمبت انکے فہرست ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فلانا سردار فلان رانا کی نسل سے ہے					
نمبر	نام ریاست یا ٹھکانا	نام رئیس یا سردار	ولدیت یعنی کس رانا کا بیٹا تھا	سنہ جس مین مسند نشین ہوا	کیفیت
۱	نیپال	کوم کرن	مہاراول سمرسنگہ	سمبت ۱۱۰۱	مہاراول سمرسنگہ کے دو بیٹے تہے بڑا کرن سنگہ چہوٹا کوم کرن کرن سنگہ چیتوڑ مین مسند نشین ہوا اسی طرح چیتوڑ کے ہر مسند نشین کے لیے سمجہ لینا چاہیے کہ بڑا بھائی تو باپ کی جگہ بیٹھا اور چہوٹے کو دوسری جگہ نشست ملی کوم کرن نے نیپال مین راج کیا چنانچہ ابتک اسکی اولاد نیپال مین خود مختار راج کرتی ہے —

* راج پرستی مین لکھا ہے کہ راول سمرسی پرتھی راج کی رفاقت مین شہاب الدین غوری سے لڑکر مارا گیا یہہ واقعہ سمبت ۱۲۴۸ یا سمبت ۱۲۴۹ مین ہوا تھا اور اس فہرست مین راول سمرسی کے مسند نشینی کے سمت ۱۱۰۶ لکھے ہین پہر یہہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ایکسو بتیس ۱۳۲ برس قبل از جنگ مسند نشین ہوا اس صورت مین اگر اوسکی مسند نشینی کے سمت ۱۲۰۶ ہون تو عجب نہین —

۲	ڈونگر پور	باپ جی	مہاراول کرن سنگھ	سمبت ۱۱۹۵ +	یہ ڈونگر پور ضلع بہاگر مین مابین گجرات اور میواڑ کے واقع ہے باپ کے جانشینون نے تلوار کے زور سے بھیلون کو مطیع کر کے اپنے علاقہ کو بہت وسعت دی یہانتک چار پانچ لاکہ روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست اونکی پاس ہوگئی اور وہ مہارانا کی اطاعت سے نکل گئے ۔
۳	رام پورہ	چندر وجی	مہارانا بھون سنگھ	سمبت ۱۲۱۹	رام پورہ کو چندر وجی کی اولاد نے سمبت [illegible] تک اپنے قبضہ مین رکہا [illegible] قبض مین ہے ۔
۴	ستارہ	سدن سنگھ	مہارانا اجی سنگھ	سمبت ۱۳۵۰	سدن سنگھ کی اولاد ابتک ستارہ مین راج کرتی ہے سیواجی اور سنبھاجی مرہٹہ جو بڑے الوالعزم اور نامی ہوگئے ہین اونہین سے تہے ۔
۵	سلومر	چونڈا جی	مہارانا لاکھا جی	سمبت ۱۳۲۹	سلومر والون کی بہت نسل بڑہی چنانچہ دو پشت کے بعد دیوگڑہ کا ٹھکانا تین پشت کے بعد آمیٹہ کا ٹھکانا چار پشت کے بعد بیگون کا ٹھکانا ہوا انکے بعد کوٹاریہ و دریہ وغیرہ کا ٹھکانا ہوا یہ سب چونڈاوت کہلاتے ہین انکا سرپشت سلومبر کا راوت جی ہے جو ریاست مین قدیم سے پیسالار کا دعوا رکہتا ہے ۔

+ سمبت ۱۱۹۵ اس حساب سے سارے سنون مین سو برس کی غلطی رہتی ہے اور یہی اختلاف جے پور کے راجون کی فہرست مین بہی ہے ۔

++ باپ جی کی بارہوین پشت مین راول اودے سنگھ تہا اوسکے دو بیٹے تہے بڑا تو ڈونگر پور کا رئیس ہوا اور چہوٹا جسکا نام جگمال تہا بانسواڑہ کا مالک ہوا ۔ سنہ [illegible] اسکے جانشینون نے اپنی محنت اور زور سے بانسواڑہ کو وسعت دیکر ایک جدا ریاست مقرر کرلی ۔

نمبر	نام ریاست یا ٹھکانہ	نام رئیس یا سردار	ولدیت یعنی کس رانا کا بیٹا تھا	وہ رانا کس سمت میں مسند نشین ہوا	کیفیت
۶	کانوڑ	اجاجی	مہارانا لاکھاجی	سمت ۱۴۴۹	اجاجی کی اولاد کانوڑ میں ہے۔
۷	دیولیا	کھیم کرن	رانا موکلجی	سمت ۱۴۰۴	دیولیہ والوں نے اپنی جاگیر کو وسعت دیکر جداگانہ ریاست قرار دی اور صدر مقام اسکا پرتاب گڑھ ہے۔
۸	دیرلود	سسمل	رانا پرتاب سنگھ	سمت ۱۶۲۸	ابتک سسمل کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔
۹	کھنڈولکادہ	پوراجی	ایضاً	ایضاً	اس ٹھکانہ سے گروپ وغیرہ ٹھکانہ دار ہوگئے۔
۱۰	شاہپورہ	سورجمل	رانا امرسنگھ	سمت ۱۶۰۳	شاہ پورہ اب جداگانہ ریاست اجنبی ہڈوتی کے تعلق ہے۔
۱۱	کالوکرنیہ	عزیب داس	رانا کرن سنگھ	سمت ۱۶۶۴	ابتک بدستور ہے۔

۱۲	کالوتھیا	ارسی	رانا جگت سنگھ	سم ۱۷۰۸	ابتک بدستور برقرار ہے۔
۱۳	نبھیڑہ	راجہ بھیم سنگھ	رانا راج سنگھ	۱۷۱۰	یہ ٹھکانہ اب خالصہ مین ہے۔
۱۴	بجونیاس	ناہر سنگھ	ایضاً	۱۷۱۰	ابتک موجود ہے۔
۱۵	کاروہی	امید سنگھ	رانا جی سنگھ	۱۷۳۸	ایضاً
۱۶	باولیاداس	۱۵ پرتاب سنگھ	ایضاً	ایضاً	ایضاً

مہر راج پرس

نمبر	نام ٹھکانہ	نام رئیس	اولاد ہیں کس رانا کا بیٹا تھا	اوس راناکی مسند نشینی کے سمبت	کیفیت
١٧	باگور	مہاراج ناتھ سنگھ	رانا امر سنگھ	سمبت ١٧٥٥	مہاراج ناتھ سنگھ کے پوتے سردار سنگھ پسر سنگھ بسبب لاولدی مہارانا جوان سنگھ کے اودے پور میں مسند نشین ہوے ہے۔
١٨	سیوتی	ارجن سنگھ	ایضاً	ایضاً	موجود ہے۔
١٩	کرجالی	باگھجی	ایضاً	ایضاً	ایضاً

مہارانا سمر سنگھ سے لے کر مہارانا امر سنگھ تک چہ سو باون یا پانسو باون برس میں اس خاندان عالیشان سے اونیس ٹھکانے برآمد ہوئے اور ان اونیسوں ٹھکانوں سے جنہیں کئی کئی بڑی پاٹین ہیں اس قدر ٹھکانے ہو گئے ہیں کہ اونکا کچھ شمار نہیں ۔۔۔ سنے الجملہ اس خاندان سے بڑھ کر ہندوستان میں راجپوتوں کا کوئی خاندان اس قدر بڑھا ہوا نہیں کہ جو دکن اوتر پچھم میں پھیلا ہوا ہو جیسیوں بے شمار سردار ہوں۔

٭ اس اختلاف کا سبب وہی ہے جو راول سمر سنگھ کی مسند نشینی کے سنہ میں واقع ہو رہا ہے۔

خاتمہ

لاکھہ لاکھہ شکر ہے اوس خداوند حقیقی کا کہ جسکی فضل و کرم سے راج پرستی کا ترجمہ معہ تتمون اور حواشی کے اختتام کو پہونچا اسکی تکمیل اور ترتیب جس طرح اس ہیچمدان کے پیش نہاد خاطر تھی اوسی طرح ظہور مین آئی —

اب صاحبان علم ہنر و خاندان فضل و کرم سے امید ہے کہ اسمین جہان کہین غلطی دیکھین قلم اصلاح سے درست فرماوین اور حق تو یون ہے کہ اس ہیچمدان نے کتاب ہذا کی صحت اور اوسکے مطالب کی تحقیقات اور تاریخی کتابون سے مطابقت کرنے مین کمال محنت کی ہے اور ہندی فارسی انگریزی سنون کے ملانے اور اونکے اختلافات کو دور کرنے مین نہایت خون جگر کھایا ہے جو لوگ کہ تصنیف تالیف اور تحقیقات علمی کے مشکلات اور نشیب و فراز کو جانتے ہین وہی اس ہیچمدان کے محنت اور مشقت کو سمجھین گے یا صاحبان انگریز بہادر دام اقبالہم جو اہل علم کے قدردان اور نکتہ نواز ہین اس کار دستہ کی داد دین گے فقط مرقوم ١٦ ماہ اگست سنہ ١٨٧١ء العبد

بندہ دیبی پرشاد

فہرست مطالب راج پرستی

حاشیہ کے مطالب کی فہرست

خاتمۃ الطبع

اول ستایش پرستی اور نیایش سستی سے بعدہ خدمت عالی درجت شایقین با تمکین مین یہ التماس سرد ستی ہے کہ اندنون نسخہ یادگار ہستی تاریخ راج پرستی کارنامہ رانایان راجپوتانہ تصنیف رنچھور بھٹ مورخ یگانہ جسے کنور بیچ سنگہ نے سمبت ۱۷۳۲ مین راج سمند کے تالاب کے طاق پر کندہ کرایا اور جادو راے برہمن عالم فن کی کوشش سے حسب خواہش میجر این بروس صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سابق باڈوتی اور کپتان جے سی بلیر صاحب اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سنسکرت زبان سے انگریزی زبان مین ترجمہ آیا اور جامع ہر گونہ استعداد منشی دیبی پرشاد صاحب نے انگریزی سے اردو سلیس خاطر نشین کا پیرایہ دیا ہر طرح سے صحت یافتہ مین ترتیم کیا مطبع نامی و گرامی جناب فیضمآب منشی نولکشور صاحب واقع کانپور مین باہتمام